۹

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

چہار شنبہ — ۱۰ جنوری ۱۹۷۳ء

جلد سوم ★★★ شمارہ ہفتم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک	۲
۲	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۳
۳	تحریک استحقاق :- (بی۔ ایس۔ او کو ممبران اسمبلی کو دھمکیاں دینے سے باز رکھنے میں حکومت کی ناکامی) سردار غوث بخش رئیسانی	۲۱
۴	دی بلوچستان (امنڈمنٹ آف لاز) بل ۱۹۷۲ء پر دفعہ وار بحث	۲۵
۵	دی لینڈ ریفارمز ریگولیشن (امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۲ء پر دفعہ وار بحث	۲۸
۶	دی بلوچستان ڈیولپمنٹ فنڈ سیس بل ۱۹۷۲ء پر دفعہ وار بحث	۳۲
۷	دی بلوچستان مائننگ کنسیشنز (ایکوزیشن) بل ۱۹۷۲ء پر دفعہ وار بحث ..	۳۵

★

اسمبلی کے افسران

۱- سردار محمد خان باروزئی ... ... اسپیکر

۲- مولوی محمد شمس الدین ... ... ڈپٹی اسپیکر

حزب اقتدار

کابینہ کے ارکان

۱- سردار عطاالله خان مینگل ... وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)

۱- محکمہ داخلہ

۲- محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

۲- میر گل خان نصیر

۱- محکمہ عمارات و شارعات

۲- محکمہ صحت

۳- محکمہ مال

۴- محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن

۵- محکمہ لوکل گورنمنٹ

۶- محکمہ محنت

۳- مولوی صالح محمد خان

۱- محکمہ زراعت

۲- محکمہ ٹرانسپورٹ

۳- محکمہ اوقاف

۴- سردار عبدالرحمان بلوچ

۱- محکمہ آبپاشی و برقیات

۲- محکمہ تعلیم

۳- محکمہ خوراک

۵- میر احمد نواز خان بگٹی

۱- محکمہ قانون و پارلمانی امور

۲- محکمہ مالیات

۳- محکمہ صنعت و تجارت

۴- محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی

حزب اقتدار کے دوسرے ارکان

۶- آغا عبدالکریم خان
۷- سردار خیر بخش خان مری
۸- میر شیر علی خان لوشیروانی
۹- میر دوست محمد خان بلوچ
۱۰- میر چاکر خان ڈومکی
۱۱- مولوی محمد حسن شاہ
۱۲- مس فضیلہ عالیانی

حزب اختلاف

۱- سردار غوث بخش خان رئیسانی ... ... (قائد حزب اختلاف)
۲- میاں سیف اللہ خان پراچہ
۳- خان عبدالصمد خان اچکزئی
۴- میر شاہ نواز خان شالیانی
۵- سردار محمد انور جان کھیتران
۶- جام میر غلام قادر خان
۷- میر یوسف علی خان مگسی

آج کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ارکان اسمبلی غیر حاضر تھے

۱- میر چاکر خان ڈومکی
۲- سردار عطاءاللہ خان مینگل
۳- جام میر غلام قادر خان
۴- سردار انور جان کھیتران
۵- میر یوسف علی خان مگسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی

پہلی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیسرا اجلاس

۱۰ جنوری ۱۹۷۳ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر کوئٹہ۔

میں

زیرِ صدارت سردار محمد خان باروزئی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

بوقت ۹ بجے صبح منعقد ہوا۔

تلاوتِ کلامِ پاک و ترجمہ

از

مولوی سید محمد شمس الدین صاحب سیکرٹری صوبائی اسمبلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ○

(پارہ ۱۲ - رکوع ۱۱)

ترجمہ :- اور ہم نے قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور تم کو اس میں آباد کیا، تو تم ایسے گناہ اس سے معاف کراؤ پھر اسکی طرف متوجہ رہو۔ بے شک میرا رب قریب ہے، قبول کرنے والا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے صالح تم تو اس کے قبل ہم میں معلوم ہوتے تھے۔ کیا تم ہم کو ان چیزوں کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں۔ اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو، واقعی ہم تو اس کی طرف سے بڑے شبہ میں ہیں۔ جس نے ہم کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

*223- میر شاہنواز خان شاھلیانی :- کیا وزیر داخلہ مہربانی کرکے بتلائیں گے کہ

(ا) - ۱۵ ۶/۷۲ سے ۳۱ ۱۰/۷۲ تک ڈپٹی کمشنر سبی نے کتنے اسلحہ کے لائسنس دیئے ہیں اور ان میں رائفل ریوالور اور شاٹ گن کے لائسنسوں کی تعداد کتنی تھی ؟

(ب)- جن کو یہ لائسنس دیئے گئے ہیں، ان کے نام اور رہائش۔

(ج)- کس کی تصدیق اور کس کی سفارش پر یہ لائسنس دیئے گئے ہیں ؟

میر گل خان نصیر :-

(ا) - ۱۵ ۶/۷۲ سے ۳۱ ۱۰/۷۲ تک اسلحہ کے لائسنس، جو ڈپٹی کمشنر سبی نے دیئے، کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

رائفل	=	۲۰۷
ریوالور/پستول	=	۹۱
شاٹ گن	=	۴۱۸

(ب و ج) جن افراد کو لائسنس دیئے گئے ان کے نام و رہائش کی فہرست ملاحظہ ہو شیڈول نمبر (الف)

صفحہ ۱۳۳۰ پر

یہ لائسنس قواعد و ضوابط کے مطابق جاری کئے گئے ہیں۔

میر شاہنواز خان شاھلیانی :- جو میری معلومات ہیں ان کے مطابق دیئے گئے لائسنسوں کی تعداد اس لسٹ میں کم ہے۔ کیا وزیر متعلقہ ضلع کی Original لسٹ دکھا سکتے ہیں ؟

میر گل خان نصیر :- لسٹ کی کاپی آپ کو دی جا چکی ہے۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔

میر شاہنواز خان شاھلیانی :- اسلحہ کے جو لائسنس دیئے گئے ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں ۹۵ فیصد سے زیادہ تعداد مری اور بگٹی قبائل کی ہے۔ کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ ان لوگوں کو پہلے اسی طرح لائسنس دیئے جاتے رہے ہیں۔ یا صرف ڈپٹی کمشنر تاج محمد کے وقت میں اس طرح لائسنس دیئے گئے ہیں؟

میر گل خان نصیر :- اگر آپ نیا سوال کریں اور اس میں یہ پوچھیں کہ جو لائسنس دیئے گئے ہیں، ان میں مری اور بگٹی قبائل کی تعداد کیا ہے۔ اور اُن کے علاوہ دوسرے لوگوں کی تعداد کیا ہے، تو مطلوبہ Information فراہم کر دی جائے گی۔ جن اطال جو لائسنس دیئے گئے ہیں، اُن کی فہرست آپ کے سامنے ہے۔

میر شاہنواز خان شاھلیانی :- فہرست سے پتہ چلتا ہے کہ جن لوگوں کی سفارشات پر یہ لائسنس دیئے گئے ہیں، ان میں سردار۔ ایم۔ پی۔ اے۔ ایم۔ این۔ اے۔ کے علاوہ کچھ اور حضرات بھی ہیں۔ کیا لائسنس ان سب کی سفارش پر دیئے جاتے ہیں؟

میر گل خان نصیر :- آپ اُن آدمیوں کے نام بتائیں، تاکہ پتہ چلے کہ آیا وہ اس قابل ہیں کہ سفارش کر سکیں۔

میر شاہنواز خان شاھلیانی :- نام فہرست میں درج ہیں۔

میر گل خان نصیر:- جناب! آپ مجھے نشان دہی کرائیں۔

میر شاہنواز خان شالیانی:- ان میں کچھ [illegible] ہیں اور کچھ ایم۔پی۔اے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اور حضرات ہیں۔ کیا ان سب کی سفارش پر لائیسنس دیئے جاتے ہیں؟

میر گل خان نصیر:- سفارش ہر معتبر اور قبیلے کا مقدم کر سکتا ہے۔ لیکن جن آدمیوں کا آپ ذکر کر رہے ہیں اُن کے متعلق معلوم تو ہو کہ آیا وہ معتبر ہے یا مقدم۔ لائیسنس ڈپٹی کمشنر کی صوابدید پر دیئے جاتے ہیں۔ وہ کسی کی سفارش مانے یا نہ مانے۔ اُس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

میر شاہنواز خان شالیانی:- اگر یہ ڈپٹی کمشنر کی صوابدید پر ہے تو یہ دو فارم ہیں، جو میں نے ایم۔پی۔اے کی حیثیت میں سفارش کر کے بھیجے تھے۔ دونوں فارم واپس کر دیئے گئے ہیں۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ اصولاً، رواجاً، قانوناً اور اخلاقاً درست ہے؟

میر گل خان نصیر:- اصولاً تو یہی ہے کہ ایم۔پی۔اے صحیح آدمی کی سفارش کرتا ہے اور اُس کو لائیسنس ملنا چاہیئے۔ لیکن ممکن ہے کہ ڈی۔سی کے پاس کچھ اور وجوہات ہوں، جن کے پیش نظر وہ آدمی اس [illegible] دیا جا سکے۔ بہر حال اگر آپ چاہیں تو ڈپٹی کمشنر سے دریافت کر لیا جائیگا کہ انہوں نے آپ کی سفارشات کو کیوں تسلیم نہیں کیا۔

میر شاہنواز خان شالیانی:- دونوں فارم حاضر ہیں۔ آپ اُن سے

پوچھ سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ آپ وضاحت کریں کہ ان کو ڈپٹی کمشنر سے کیوں پوچھنا چاہیئے؟

میر شاہنواز خان شالیانی:۔ ان فارموں میں میری سفارشات کے ساتھ سب انسپکٹر کی سفارش بھی ہے لیکن اس کے باوجود انہیں لائسنس نہیں دیئے گئے۔

مسٹر اسپیکر:۔ پھر تو واقعی بڑا ظلم ہوا۔

میر شاہنواز خان شالیانی:۔ میں نے صرف دو کی سفارش کی ہے حالانکہ سات سو لائسنس دیئے جا چکے ہیں۔

میر گل خان نصیر:۔ جناب! ہم اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر سے دریافت کریں گے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ اگر ہمارے وزیر صاحب نے یہ فہرست ملاحظہ کی ہو، تو انہیں معلوم ہوگا کہ سارے ضلع سبی میں صرف بارہ ۱۲ پٹھانوں کو اسلحہ کے لائسنس دیئے گئے ہیں۔ کل انہوں نے کہا تھا کہ سب سے زیادہ لائسنس ان لوگوں کو دیئے گئے ہیں جن کی عبدالصمد نے سفارش کی تھی۔ میں نے سبی، خیارت اور ہرنائی وغیرہ کے کم از کم دو سو پٹھانوں کے لئے لائسنسوں کی سفارش کی تھی۔ کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ باقی پٹھانوں کو لائسنس کیوں نہیں دیئے گئے؟

میر گل خان نصیر:۔ جناب والا! اس سلسلے میں گذارش ہے کہ میں اس بارے میں

کچھ نہیں کہہ سکتا کہ خان صاحب نے سفارشیں کی ہیں کہ نہیں۔ جب میں نے بیان کہ سب سے زیادہ لائسنس خان صاحب کی سفارش پر دیئے گئے ہیں۔ تو اس سے میری مراد اُن لائسنسوں سے تھی، جو کوئٹہ میں دیئے گئے تھے۔ کوئٹہ میں سب سے زیادہ لائسنس خان صاحب کی سفارش پر دیئے گئے ہیں۔ سبی ڈسٹرکٹ میں اگر زیادہ پٹھانوں کو اسلحہ کے لائسنس دیئے گئے ہیں، تو میرے خیال میں دوسرے پٹھانوں کو اس کی ضرورت محسوس نہیں کی ہوگی۔ ممکن ہے کہ خان صاحب نے جن لوگوں کی سفارش کی تھی، ڈپٹی کمشنر نے انہیں لائسنس قابل نہ سمجھا ہو، یا بعض وجوہات کی بنا پر اُن کو لائسنس نہ دیا ہو۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے آدمیوں کی بھی سفارش کی جاتی ہے، جو یہاں کے باشندے نہیں ہوتے۔ مثلاً قبائلی یا دوسرے ملکوں سے پاوندوں کی حیثیت سے آتے ہیں اور بعض اغراض کے لئے اُن کی سفارش کی جاتی ہے اور یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ وہ یہاں کے باشندے ہیں، تو ڈپٹی کمشنر ان حضرات کے بارے میں تحقیقات کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا وہ یہاں کے باشندے ہیں کہ نہیں۔ اگر وہ یہاں کے باشندے نہیں ہوتے ہیں، تو انکو لائسنس نہیں دیئے جاتے ہیں۔ تو صحیح طور پر میں نہیں کہہ سکتا کہ واقعی خان صاحب کی درخواستوں کا کچھ ایسا ہی حشر ہوا ہے۔ اگر خان صاحب چاہیں، تو ہم معلومات حاصل کریں گے۔ اور آئندہ اُن کو تسلی بخش جواب دے دیا جائیگا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ وزیر صاحب فہرست میں دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسا لائسنس نہیں ہے جس میں کسی نے سفارش کی ہو۔

میر گل خان نصیر:۔ جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ اس کے بارے میں میں صحیح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ ایسے آدمی ہوں، جن کو لائسنس دیا جانا مناسب سمجھا گیا ہو۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ مناسب سمجھنے کیلئے کوئی قانون یا قاعدہ یا

— ڈپٹی کمشنر کی مرضی پر منحصر ہے؟

میر گل خان نصیر: — جی نہیں۔ یہ ڈپٹی کمشنر کی مرضی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ تاسیس ایکٹ کے تحت رولز ہیں اور یہ تمام کام انہیں رولز کی روشنی میں چلتا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: — وزیر صاحب کے جواب سے اور کچھ دوسری باتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تفصیل کی بات جو ہے بعد میں آئے گی۔ یہاں پر پنجابی کو غیر ملکی سمجھا جاتا ہے۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا یہاں پر پنجابی کو پاسپورٹ لینا پڑیگا؟

میر گل خان نصیر: — جناب والا! میں نے یہ تو نہیں کہا ہے کہ ہر پنجابی کو غیر ملکی سمجھا جائیگا۔ لیکن وہ لوگ جو غیر ملکی ہیں یا قحط کی وجہ سے افغانستان سے نقل مکانی کر کے یہاں آتے ہیں یا وہ لوگ جو یہاں پر سال یا چند مہینے کے لئے آتے ہیں، وہ یقیناً غیر ملکی سمجھے جائیں گے۔ اس میں پنجابی کا سوال نہیں ہے بلکہ بلوچوں اور پنجابیوں کے لئے بھی یہی ہے۔ جو بلوچ یا پنجابی روزگار کے سلسلہ میں یہاں آتے ہیں اور یہاں مستقل سکونت اختیار نہیں کرتے ہیں، وہ یقیناً یہاں کے باشندے تصور نہیں کئے جائیں گے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: — کل بلوچوں کے متعلق وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ کراچی اور سندھ میں جو بلوچ رہتے ہیں، وہ یہاں سے گئے ہیں۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اس کے متعلق اسی قسم کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ نہیں؟

میر گل خان نصیر: — ان کے متعلق بھی یہی سوال ہے۔ جو بلوچ سندھ یا کراچی چلے گئے ہیں۔ ان کے متعلق میں نے کہا تھا کہ وہ۔ وہ لوگ ہیں جو سردیوں میں یا گرمیوں میں مستقل طور پر وہاں چلے گئے اور سال دو سال یا چند مہینے وہاں رہ کر واپس آجاتے ہیں۔ ان کا گھر بار اور

زمینیں یہاں ہوتی ہیں۔ اگر وہ مستقل طور پر وہاں جا کر آباد ہو جاتے ہیں تو [illegible]
دوسرے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

※ 240 میر شاہنواز خان شالیانی:-

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بتلائیں گے کہ

۱۔ اوستہ محمد شہر میں جون ۱۹۷۲ء و جولائی ۱۹۷۲ء میں کتنے قتل ہوئے ہیں اور کس کس جگہ ہوئے ہیں

۲۔ کیا قاتل گرفتار ہوئے ہیں؟

۳۔ اگر گرفتار نہیں ہوئے، تو کیوں نہیں۔ ان ملزموں کے نام اور گرفتاری نہ ہونے کی وجہ بتائی جائے

میر گل خان نصیر:-

۱۔ اوستہ محمد شہر میں جون ۱۹۷۲ء و جولائی ۱۹۷۲ء کے دوران تین قتل مندرجہ ذیل مقامات پر ہوئے۔

۱۔ ہوٹل آزاد خان — اوستہ شہر

۲۔ نزد بس سٹینڈ — " "

۳۔ ملا بخش علی کوچہ — " "

۲۔ ایک قاتل (مولا بخش) کے سلسلے میں غلام محمد ولد محمد عالم گرفتار ہوا ہے۔

۳۔ دیگر ملزمان، جو تینوں قتلوں میں ماخوذ ہیں، اور جن کی تفصیل حسب ذیل ہے، تا حال گرفتار نہیں ہوئے۔

۱۔ قتل مولا بخش:- (۱) محمد ہاشم ولد محمد عالم

۲۔ قتل عبدالکریم جمالی:- (۱) لیاقت ولد جھنڈا (۲) محمد رفیق ولد مولا بخش ذات جمالی

۳۔ قتل مسماۃ نور خاتون:- (۱) شاہنواز ولد عبداللہ (۲) [illegible]

(۳) گابی ولد سبل اقوام عمرانی [illegible]

رپورٹ ہے کہ یہ چھ ملزمان بطرف سندھ مفرور ہو کر روپوش ہو چکے ہیں۔ بہر حال ملزمان کو اشتہاری مجرم قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔

میر شاہنواز خان شالیانی: اس میں عبدالکریم کا جو قتل دکھایا گیا ہے۔ اس کے بارے میں ہماری اسمبلی کے پچھلے سیشن میں خان عبدالصمد خان نے ایک چٹھی پڑھ کر سنائی تھی کہ عبدالکریم کے گاؤں پر متواتر سات دن سے فائرنگ ہو رہی ہے۔ اور عبدالکریم کو قتل کر دیا جائیگا۔ اس کے بعد عبدالکریم [illegible] قتل ہو گیا۔ اس قتل کو پانچ چھ مہینے گذر گئے ہیں۔ لیکن اس وقت سے آج تک ان لوگوں کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ وہ لاپتہ ہیں۔ وہ مفرور نہیں ہیں، بلکہ تحصیل اوستہ میں رہتے ہیں۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ان مجرموں کو کیوں گرفتار نہیں کیا جاتا ہے؟

میر گل خان نصیر: جناب عالی! جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ ان مجرموں کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے اور ان کو ضرور گرفتار کیا جائیگا۔ ہماری اطلاع کے مطابق مجرم [illegible] فرار ہو کر روپوش ہو گئے ہیں۔ اگر وہ اوستہ محمد میں رہتے ہیں، تو ہم معزز ممبر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ پولیس اور ڈپٹی کمشنر کو ان لوگوں کی نشان دہی کریں اور وہ ان کو ضرور گرفتار کریں گے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ: ہمارے محترم دوست شاہنواز خان شالیانی نے ابھی فرمایا ہے کہ محترم خانصاحب نے اس ایوان میں یہ سوال اٹھایا تھا، تو کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا ڈپٹی کمشنر کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ اتنی اہم بات کے پیش نظر جو اسمبلی کے اندر ہوئی تھی۔ اس قتل کو روکنے کی کوشش کرتا؟

میر گل خان نصیر: جناب والا! یہ علیحدہ موضوع ہے۔ اس کے متعلق اگر آپ الگ سوال کا نوٹس دیں گے تو ڈپٹی کمشنر سے پوچھ کر اس کا جواب دے دیا جائیگا۔

میر شاہنواز خان شالیانی: جب اس قتل کی اتنی عام بات تھی تو وزیر صاحب کیا یہ بتائیں گے کہ آیا ڈپٹی کمشنر صاحب

میر شاہنواز خان شالیانی: اس میں عبدالکریم کا جو قتل دکھایا گیا ہے۔ اس کے بارے میں ہماری اسمبلی کے پچھلے سیشن میں خان عبدالصمد خان نے ایک چٹھی پڑھ کر سنائی تھی کہ عبدالکریم کے گاؤں پر متواتر سات دن سے فائرنگ ہو رہی ہے۔ اور عبدالکریم کو قتل کر دیا جائیگا۔ اس کے بعد عبدالکریم [illegible] قتل ہو گیا۔ اس قتل کو پانچ چھ مہینے گذر گئے ہیں۔ لیکن اس وقت سے آج تک ان لوگوں کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ وہ لاپتہ ہیں۔ وہ مفرور نہیں ہیں، بلکہ تحصیل اوستہ میں رہتے ہیں۔ کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ ان مجرموں کو کیوں گرفتار نہیں کیا جاتا ہے؟

میر گل خان نصیر: جناب عالی! جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ ان مجرموں کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے اور ان کو ضرور گرفتار کیا جائیگا۔ ہماری اطلاع کے مطابق مجرم [illegible] کی طرف فرار ہو کر روپوش ہو گئے ہیں۔ اگر وہ اوستہ محمد میں رہتے ہیں، تو ہم معزز ممبر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ پولیس اور ڈپٹی کمشنر کو ان لوگوں کی نشان دہی کریں اور وہ ان کو ضرور گرفتار کریں گے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ: ہمارے محترم دوست شاہنواز خان شالیانی نے ابھی فرمایا ہے کہ محترم خانصاحب نے اس ایوان میں یہ سوال اٹھایا تھا، تو کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا ڈپٹی کمشنر کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ اتنی اہم بات کے پیش نظر جو اسمبلی کے اندر ہوئی تھی۔ اس قتل کو روکنے کی کوشش کرتا؟

میر گل خان نصیر: جناب والا! یہ علیحدہ موضوع ہے۔ اس کے متعلق اگر آپ الگ سوال کا نوٹس دیں گے تو ڈپٹی کمشنر سے پوچھ کر اس کا جواب دے دیا جائیگا۔

میر شاہنواز خان شالیانی: جب اس قتل کی اتنی عام بات تھی تو وزیر صاحب کیا یہ بتائیں گے کہ آیا ڈپٹی کمشنر صاحب

نے اس قتل کو روکنے کے لئے کچھ کیا؟

میر گل خان نصیر:- جناب میں پہلے گذارش کر چکا ہوں کہ علیحدہ موضوع ہے۔ اگر آپ نئے سوال کا نوٹس دیں گے، تو جواب دے دیا جائیگا۔

٭ 272- خان عبدالصمد خان اچکزئی:-

کیا وزیر داخلہ بتلائیں گے کہ:-

(۱)۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ حالیہ اور گذشتہ مارشل لاء کے دوران صوبہ کے بعض لوگوں کا اسلحہ لائسنس شدہ اور غیر لائسنس شدہ ان سے لے کر سرکار کے پاس جمع کیا گیا تھا؟

(۲)۔ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سابقہ مارشل لاء کے زمانہ میں جمع شدہ تمام اسلحہ اصل مالکوں کو ضبط کئے بغیر بجز چند کے واپس کر دیا تھا؟

(۳)۔ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حالیہ مارشل لاء کے دوران لوگوں کا اس طرح جمع کرایا ہوا اسلحہ ابھی تک یا کچھ عرصہ قبل تک سرکار کے پاس جمع پڑا تھا؟

(۴)۔ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گذشتہ ستمبر میں اور اس کے بعد صوبہ کے گورنر اور وزیر اعلیٰ نے اس طرح کا جمع شدہ غیر ممنوعہ بور کا اسلحہ مالکان کو واپس کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(۵)۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس اعلان کے بعد حاجی افضل عشیزئی سکنہ چمن، جس کے دو سات ایم ایم لائسنس شدہ بندوقیں اس سلسلے میں سرکار کے پاس جمع تھیں جب سرکاری مال خانوں سے واپس لینے کیلئے گئے، تو ان کو بتایا گیا کہ وہ دونوں بندوقیں فروخت ہو چکی ہیں؟

(۶)۔ ان دو مذکورہ بندوقوں کا خریدار کون ہے، اس کا نام پیشہ سکونت اور قبیلہ بتایا جائے۔ اس نے کیا قیمت ادا کی ہے؟

(۷) اس سودا یا نیلام کی اجازت کس نے دی ہے اور کیوں؟

(۸) کیا حکومت اس اسلحہ کو ناجائز خریدار سے واپس لے کر اصل مالک کے حوالے کرنے پر تیار ہے۔ اگر نہیں، تو کیوں نہیں؟

میر گل خان نصیر

(۱) جی ہاں یہ صحیح ہے۔

(۲) نہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ بلکہ سابقہ مارشل لاء کا اسلحہ بھی تاحال ایف۔اے۔بی میں موجود ہے۔

(۳) نہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ جملہ اسلحہ جمع شدہ جمع تھا۔ بلکہ اس میں سے اکثر اسلحہ مارشل لاء اتھارٹی کے احکام کے مطابق ضبط ہوگیا، تو اسی وقت سے بروئے قواعد ایف۔اے۔بی۔ بکنا [illegible]

(۴) یہ [illegible] ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان نے اسلحہ جمع شدہ کی واپسی کا حکم دیا [illegible] مگر یہ حکم مشروط تھا، جس کی شرائط مندرجہ ذیل تھیں:

(۱) اول مالک لائسنس حاصل کرے اور بندوق لائسنس اسلحہ واپس نہ کیا جائے۔

(۲) صرف وہ اسلحہ مالکان کو واپس کیا جائے، جو کہ بوقت درخواست واپسی ایف۔اے۔بی میں موجود ہے۔

(۵) جی ہاں یہ صحیح ہے کہ حاجی افضل صاحب مورخہ ۷۲-۱۲-۳۱ کو اپنا اسلحہ واپس لینے کے لئے آئے مگر چونکہ ہر دو رائفل ہاء علی الترتیب مورخہ ۷۲-۵-۲۷ اور ۷۲-۶-۲۶ کو فروخت ہو چکی تھیں۔ اس لئے احکام کے مطابق یہ واپس نہیں ہو سکتی تھیں۔ حاجی صاحب کا اسلحہ تین سے زائد ہونے کی وجہ سے ضبط ہو چکا تھا اور مطابق قواعد انچارج کمیٹی ایف۔اے۔بی فروخت کرنے کا مجاز تھا۔

(۶) (i) رائفل نمبر 57 مورخہ ۷۲-۵-۲۷ کو عبداللہ جان ولد مولا داد۔ سارنگ زئی ملازم گورنر ہاؤس کوئٹہ کو مبلغ -/58 روپے میں فروخت کی گئی ہے۔

(ii) رائفل نمبر 30631 مورخہ ۷۲-۶-۲۷ کو میر عبدالنبی صاحب ایس۔پی سپیشل برانچ کو مبلغ -/75 روپے میں فروخت کی گئی۔

(۷) اس سودا کی اجازت انچارج کمیٹی ایف۔اے۔بی نے دی تھی۔ جو کہ یہ سودا کرنے کا مجاز تھا۔

(۸) تمہیں جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کے احکامات کی موجودگی میں اور مارشل لاء حکام کے احکامات کے مدِ نظر کمیٹی ایف - اے - بی - اسلحہ واپس کرانے کا مجاز نہیں ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے۔ یہ دو بندوقیں جن کا ذکر جواب میں کیا گیا ہے، یہ کس کے حکم سے اور کس وقت ضبط ہوئی تھیں ؟

میر گل خان نصیر :- جناب والا! سردست اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس کے حکم کے تحت ضبط ہوئی تھیں۔ اگر آپ دوسرے سوال کا نوٹس دے کر جواب چاہیں گے، تو آپ کو اس کا جواب دے دیا جائیگا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- جناب اسپیکر! وزیر صاحب اپنے جواب میں فرماتے ہیں کہ کچھ اسلحہ مارشل لاء اتھارٹی کے احکام کے مطابق ضبط ہوگیا۔ اور اسی وقت سے بکنا شروع ہوگیا۔ اور آگے چل کر اسی جواب میں بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں بندوق اس طرح سے فروخت ہو چکی ہے۔ اور اب یہ کہتے ہیں کہ یہ نیا سوال ہے۔ میں نے تو اس حکم کا مطالبہ کیا ہے، اس تاریخ کا مطالبہ کیا ہے۔ . . . . .

مسٹر اسپیکر :- کونسا حکم ؟

میر گل خان نصیر :- جس کے تحت یہ اسلحہ ضبط ہوا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- جواب میں لکھا ہے کہ اس میں سے اکثر اسلحہ مارشل لاء اتھارٹی کے احکام کے مطابق ضبط

ہو گیا۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا یہ حکم ان دونوں بندوقوں کے متعلق بھی تھا؟

میر گل خان نصیر:- اس کے بارے میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ اسلحہ مارشل لاء اتھارٹی کے حکم کے تحت ضبط ہوا تھا اگر اس کے متعلق ہمارے ریکارڈ میں کوئی بات ہے تو اس کا بعد میں جواب دے دیا جائیگا۔ سردست اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ جن دو بندوقوں کا آپ خصوصیت سے ذکر کر رہے ہیں وہ ضبط ہو چکی ہیں اور فروخت ہو چکی ہیں۔

جناب یہ اسی ضمن میں ہے۔

Martial Law Adminstrator zone (E) Quetta Cantt. Page No. 5530 No. 3081

to commissioner,

جس میں لکھا ہے کہ:-

Unlicensed arms - your letter No. 6-4 Page 5071 of the 14th July, reference Dupty Martial law Administrator Zone (E) has decided that the unlicensed arms in respect of Dumars, Pechi and Vanechi tribes of Sinjawi sub Tehsil of Loralai District, as recommended by you, may be returned to them on production of valid licenses. The unlicensed arms in respect of Quetta, Sibi, Chaghi, and Loralai Districts have been permanently confiscated and they will not be returned to their owners but will be disposed of under the normal rules.

خان عبدالصمد خان اچکزئی:- جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب نے جو حکم پڑھا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آرڈرز un-licenesed arms کے متعلق تھے۔ لیکن یہ دونوں بندوقیں لائسنس یافتہ تھیں۔ مالک کے پاس لائسنس موجود تھا اور اس نے ڈپٹی کمشنر کو License Produce کئے تھے۔ کیا ان دونوں بندوقوں کو اس سے مستثنیٰ کر کے واپس کر دیا جائیگا۔

میر گل خان نصیر:- جی نہیں۔ جب یہ فروخت ہوئیں، تو ان کے مالک کے پاس اس

وقت لائسنس نہیں تھے۔ اس کے بعد انہوں نے لائسنس حاصل کئے اور پیش کئے لیکن چونکہ وہ اسلحہ فروخت ہو چکا تھا، لہٰذا وہ پس نہیں کی جا سکیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: جناب والا! جس وقت بندوقیں فروخت ہوئیں اس وقت یہ آرڈر آیا، اس وقت اس آدمی کے قبضے میں valid license تھے۔ اگر ایسی صورت ہے تو کیا وزیر صاحب اس کے متعلق تحقیقات کریں گے؟

میر گل خان نصیر: اگر ایسی صورت ہے، تو اس کے متعلق تحقیقات کی جائے گی۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: ایک اور چیز کی طرف میں وزیر صاحب کی توجہ مبذول کراتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ 7-ایم-ایم رائفل کی قیمت اس وقت بازار میں تین ہزار روپے ہے۔ لیکن جواب میں کہا گیا ہے کہ ایک کو مبلغ 58/ روپے اور دوسری کو مبلغ 75/ روپے میں فروخت کیا گیا ہے۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اس کو آپ نیلام کہتے ہیں یا لوٹ؟

میر گل خان نصیر: جناب والا! ایک وقت میں 7-ایم-ایم رائفل کی قیمت 90/ روپے تھی۔ مجھے خود یاد ہے [illegible] خریدی تھی۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ: یہ رائفل آپ نے کب خریدی تھی؟

میر گل خان نصیر: جناب عالی! جب میں ملازمت میں تھا اس وقت میں نے یہ رائفل خریدی تھی۔ غالباً یہ ۱۹۳۷ء یا ۱۹۳۸ء کی بات ہے۔

اِس وقت رائفل کی قیمت ڈھائی تین ہزار روپے ہے۔ لیکن جو بندوقیں فروخت کی ہیں، یقیناً وہ نئی نہیں تھیں۔ جیسی بندوقیں دوکان سے ملتی ہیں۔ پتہ نہیں وہ کتنے سالوں سے استعمال میں تھیں۔ پتہ نہیں وہ ٹوٹی ہوئی تھیں یا اُن میں اور کیا کیا نقائص تھے۔ اُن میں یہ سب خرابیاں ہو سکتی ہیں۔ ایک ماہر ہی دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ اس وقت ان بندوقوں کی صحیح قیمت کیا تھی۔ کمیٹی نے دیکھ کر قیمت مقرر کی ہوگی اور انہوں نے جو قیمت لگائی، یقیناً وہ صحیح لگائی ہوگی۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس طرح کی بندوقوں کو کون جج کرتا ہے۔ اور کون اُن کی قیمت مقرر کرتا ہے؟

میر گل خان نصیر:۔ جناب عالی! اس کیلئے ایک کمیٹی مقرر ہے، جس کے ممبر سپرنٹنڈنٹ پولیس اسپیشل برانچ۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کوئٹہ ہیں۔ یہ کمیٹی قیمت مقرر کرتی ہے۔ اور پھر یہ رقم خزانے میں جمع کر دی جاتی ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ کیا یہ قیمتیں کمیٹی مقرر کرتی ہے؟

میر گل خان نصیر:۔ جی ہاں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ:۔ جب یہ بندوقیں فروخت کرنے کا ارادہ کیا گیا، تو کیا یہ مناسب نہ تھا اِن بندوقیں کی فروخت سے خزانہ میں جو رقم آنی تھی، اُس کو صحیح وصول کرنے کے لئے بندوقوں کے ڈیلروں سے ٹینڈر طلب کئے جاتے۔ اِس طرح ممکن تھا کہ آپ کو ایک ایک بندوق کے کم از کم ڈیڑھ۔ ڈیڑھ ہزار روپے مل جاتے؟

میر گل خان نصیر :- جناب والا! ان کو نیلام کرنا مقصود نہ تھا۔ طریقہ یہ ہے کہ جس کو ضرورت ہوتی ہے، وہ درخواست دیتا ہے اور اپنی پسند کے مطابق جا کر اسلحہ خرید لیتا ہے۔

٭ 273 خان عبدالصمد خان اچکزئی :-

کیا وزیر داخلہ بتلائیں گے کہ :-

(۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ شینگل شاہ سکنہ سنجاوی نے اپنا پستول ایوب خان کے جاری کردہ مارشل لاء کے زمانہ میں حکام کے مطالبہ پر سرکار کے پاس جمع کیا تھا ؟

(۲) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مارشل لاء کے خاتمے پر یہ پستول سرکاری طور پر اصل مالک کو واپس کیا گیا تھا ؟

(۳) کیا یہ حقیقت ہے کہ حالیہ مارشل لاء میں پھر مارشل لاء حکام کے مطالبہ پر یہی پستول سرکار کے پاس جمع ہوا ؟

(۴) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ حکومت کے اس اعلان پر کہ اس قسم کا اسلحہ مالکان کو واپس کیا جائیگا۔ اس پستول کے مالک نے باقاعدہ لائسنس حاصل کیا ؟

(۵) کیا یہ حقیقت ہے کہ لائسنس حاصل کرنے کے بعد جب اس نے کوئیٹہ آکر اپنے پستول کا مطالبہ کیا، تو اسے جواب ملا کہ وہ فروخت ہو چکا ہے ؟

(۶) اس پستول کے خریدنے والے شخص کا نام، پیشہ، سکونت اور قبیلہ بتایا جائے۔

(۷) اس پستول کی کیا قیمت ادا کی گئی ہے ؟

(۸) اس پستول کے فروخت کی اجازت کس نے دی اور کیوں ؟

(۹) کیا یہ خریداری عام نیلام میں ہوئی یا خفیہ طور پر ؟

(۱۰) اگر یہ خریداری عام نیلام میں ہوئی ہے، تو نیلام کرنے والے کا عہدہ، نیلام کا مقام اور دوسرے بولی کرنے والوں کے نام کیا ہیں ؟

(۱۱) اگر یہ سودا گفت و شنید کے ذریعے ہوا ہے۔ تو یہ گفت و شنید سرکار کی جانب سے کس افسر نے کی اور اس نے قیمت کا معیار کیا رکھا؟

(۱۲) کیا حکومت اس سودا کو منسوخ کر کے پستول اصل مالک کے حوالے کرنے پر تیار ہے۔ اگر نہیں، تو کیوں؟

میر گل خان نصیر:-

(۱) یہ درست ہے کہ شینگل شاہ کے چچا (کٹھا خان) نے سابقہ مارشل لاء میں پستول داخل کر دیا تھا۔

(۲) یہ درست ہے کہ وہ پستول داخل کنندہ کو مارشل لاء کے خاتمے پر واپس دیا گیا تھا۔

(۳) ہاں یہ بھی درست ہے کہ مارشل لاء ۱۹۶۹ء میں یہ پستول دوبارہ مارشل لاء کے حکام کے تحت مالخانہ میں داخل کیا گیا تھا۔

(۴) ہاں یہ بھی درست ہے کہ مارشل لاء کے آرڈر نمبر 3 ، 1/8/ML/1434 مورخہ 28 ستمبر ۱۹۷۱ء میں صرف وہ اسلحہ واپس کرنے کو کہا تھا، جس کا لائسنس حاصل کیا گیا ہو۔ اور اس کے مالک شینگل شاہ نے ڈی۔ ایم۔ لورالائی سے $2\frac{x}{72}$ کو لائسنس حاصل کیا تھا۔

(۵) یہ بھی درست ہے اور یہ پستول $10\frac{3}{72}$ کو فروخت ہو چکا تھا۔

(۶) یہ پستول میر نوشیروان خان ولد میر مصطفیٰ خان حال اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ کو فروخت ہو چکا ہے۔

(۷) اس پستول کی قیمت -/70 روپے مقرر کی گئی تھی۔

(۸) اس پستول کی فروخت کی اجازت انچارج کمیٹی ایف۔ اے۔ بی نے دی ہے، جو کہ اس کو فروخت کرنے کا مجاز تھا۔

(۹) یہ خریداری کمیٹی کے ممبران کی موجودگی میں ہوئی۔

(۱۰) یہ سودا مطابق احکامات ایف۔ اے۔ بی۔ کمیٹی اور انکی منظوری سے فروخت کر دیا گیا۔ جو ایسے فروخت کے مجاز ہیں۔ یہ سودا ایس۔ پی۔ کوئٹہ اسپیشل برانچ کی نگرانی میں اسلحہ کے حالات لکھ کر کیا گیا۔

(۱۱) چونکہ یہ پستول بغیر لائیسنس کا تھا، اور ضبط ہو چکا تھا۔ لائیسنس میعاد کے اندر مالک پیش نہ کر سکا تھا، اور ایسا ضبط شدہ اسلحہ مطابق قانون فروخت کیا جا سکتا ہے۔ اگر مالک بروقت یا بعد حکومت کو استدعا کرتا، تو شاید اس پر مطابق قانون غور کیا جا سکتا۔ ابھی تک محکمہ ھذا کو شیخگل کی طرف سے کوئی ایسی استدعا موصول نہیں ہوئی ہے۔

۲۷۴ خان عبدالصمد خان اچکزئی :-

کیا وزیر داخلہ بتلائیں گے کہ :-

(۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ عبدالرزاق خان اچکزئی ساکن گلستان کی ایک رائفل ۷-ایم ایم جو سرکاری مال خانہ میں جمع تھی، حال میں فروخت کر دی گئی ہے؟

(۲) کیا یہ حقیقت ہے کہ عبدالرزاق خان مذکور کے پاس اس بندوق کا قانونی لائیسنس موجود ہے۔

(۳) یہ بندوق کس نے خریدی ہے۔ نام، سکونت، پیشہ اور قبیلہ بتلایا جائے۔

(۴) یہ سودا کس کی اجازت سے ہوا ہے اور کیوں؟

(۵) یہ بندوق کس قیمت پر فروخت ہوئی ہے۔ اس قسم کی بندوقوں کا موجودہ نرخ کیا ہے؟

(۶) کیا اس سودا کو منسوخ کر کے یہ بندوق اصل مالک کو واپس کی جائیگی، اگر نہیں، تو کیوں؟

میر گل خان نصیر :-

(۱) یہ درست ہے کہ عبدالرزاق خان ساکن گلستان کی ایک رائفل ۷-ایم ایم سرکاری مال خانہ (ایف-اے-بی) میں جمع تھی، رائفل ۷ اگست ۱۹۷۲ء کو فروخت کر دی گئی۔

(۲) یہ درست نہیں ہے (جس وقت یہ بندوق مال خانہ میں جمع ہوئی تھی یا مال خانہ سے فروخت ہوئی تھی) اُس وقت عبدالرزاق خان مذکور کے پاس اس کا قانونی لائیسنس موجود نہیں تھا، ما بعد 25 نومبر 1972ء کو اسکو لائیسنس جاری کیا گیا۔

(۳) یہ رائفل ڈاکٹر اے۔ جے درّانی ساکن انسکمب روڈ کوئٹہ نے خریدی ہے۔

(۴) یہ سودا مروجہ قواعد کے تحت کمیٹی متعلقہ کے احکام کے تحت ہوا تھا، یہ رائفل مارشل لاء کے احکام کے تحت ضبط کی گئی تھی۔ چونکہ یہ ضبط شدہ اسلحہ تھا، اس لئے اس کی فروخت بموجب قواعد ہو سکتی تھی۔

(حکومت بلوچستان کے احکام مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۷۲ء، ایسے اسلحہ جات واگذار کئے گئے)

(۵) یہ رائفل مبلغ یکصد روپے پر فروخت ہوئی۔ مروجہ نرخ کوئی اسلحہ ڈیلر رائفل کی مالیت دیکھ کر بتا سکتا ہے۔

(۶) ہاں یہ سودا منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اے جے درّانی کو ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو رائفل کی واپسی کیلئے نوٹس دیا گیا ہے۔ جس وقت رائفل زیر بحث واپس مل جائیگی، مالک کو واپس کر دی جائیگی۔

٭ 276 خان عبدالصمد خان اچکزئی :-

کیا وزیر داخلہ بتائیں گے۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع سبی میں شیر محمد بجارانی مری کی سفارش پر حال ہی میں اسلحہ کے لائسنس دیئے گئے ہیں۔ اگر ہاں، تو کتنے اور کس کس کو؟

میر گل خان نصیر :- ضلع سبی میں شیر محمد بجارانی کی سفارش پر حال میں اسلحہ کے کوئی لائسنس نہیں دیئے گئے۔

نوٹ

لفظ "حال" سے یہ کوئی پتہ نہیں چلتا کہ اس سے مراد کتنا عرصہ ہے۔ تاہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب ضلع سبی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ موجودہ وزارت کے آنے سے لیکر آج تک ایسا کوئی لائسنس جاری نہیں کیا گیا۔

تحریکِ استحقاق۔

نواب غوث بخش رئیسانی :۔

I hereby move a motion of privilege which requires intervention of the Assembly and relates to a specific matter of recent occurrence namely- "The failure uptodate of the Govt. of Baluchistan to stop B S O from threatening the Members of the Assembly of consequences if they did not stop criticizing the unlawful actions of the B S O. In that a statement to the press appearing in daily 'JANG' Quetta dated the 9th January 1973 the Treasurer of B S O, Mr Mohammad Gul Baloch has said that it is a right of B S O and others to Gherao and kidnap anybody and it is not an unlawful act. They have also threatened that if in any place anyone criticizes the unlawful acts of BSO then those people will be responsible for the consequences."

Sir, They have mentioned specially my-self and Khan Abdul Samad Khan Achakzai. I would like to read that :—

" بی۔ایس۔او۔کے مرکزی خزانچی محمد گل بلوچ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ سردار رئیسانی اور خان عبدالصمد خان ہر جگہ بی۔ایس۔او کے کارکنوں پر ذاتی حملہ کرتے ہیں۔ انہوں نے جام نورالحق خان مرحوم کی برسی کے موقع پر کہا کہ آج کل سڑکوں پر بہت سے سیاستدان نظر آتے ہیں۔ کسی کا گھیراؤ کرتے ہیں اور کسی کو اغوا کر کے یرغمال بناتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی۔ایس۔او۔ والے اگر کسی کا گھیراؤ کرتے ہیں تو وہ بھی جائز طریقے سے اور مظلوم عوام کے حقوق کیلئے کرتے ہیں۔ گھیراؤ یا اغوا کسی قانون میں جرم نہیں بی۔ایس۔او۔ نے ذاتی مفاد کیلئے آج تک کسی کا گھیراؤ نہیں کیا۔ اور نہ کریں گے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ آئندہ کسی تقریر میں ایسی ویسی بات کی تو نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہونگے" جناب یہ ایسا مسئلہ ہے کہ کئی بار یہاں اس ایوان میں آچکا ہے۔

میر گل خان نصیر۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ آپ تحریک استحقاق پیش کر چکے ہیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف :۔ I can make a short statement about it.

اور یہ threat ایسی نہیں ہے کہ جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اس پر عمل نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے، انہی لوگوں نے اخبار "جنگ" اور اخبار "مشرق" کو دھمکی دینے کے بعد ان پر حملہ کیا اور وہاں مار پیٹ کی۔ انہی لوگوں نے ڈی۔ ایس۔ ریلوے کے دفتر پر حملہ کیا اور جو کچھ وہاں کیا، وہ بھی اس ایوان کے سامنے آچکا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے سبی میں گاڑی کو روکا اور گارڈ کو اغوا کیا۔ پھر سریاب ریلوے سٹیشن پر جا کر سٹیشن ماسٹر کو بھی اغوا کیا۔ کل کے واقعہ میں بھی یہ لوگ سیکرٹریٹ گئے۔ وہاں بھی انہوں نے مار دھاڑ کی۔ تو جناب اگر اسمبلی کے ممبروں کے متعلق بھی یہ کہا جائے کہ وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کوئی ممبر کوئی بات نہ کہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے، تو ان کو اغوا کیا جائیگا [illegible] ساتھ یہ کیا جائیگا، وہ کیا جائیگا۔ تو جناب یہ ایسی چیزیں ہیں اور ایسے واقعات ہیں، جن پر اس معزز ایوان کو ضرور توجہ دینی چاہیئے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہی لوگوں نے کل اور پرسوں تحریری صورت میں اخبار والوں کو دھمکیاں دی ہیں کہ اگر انہوں نے ان لوگوں کو اپنے پاس ملازم نہ رکھا، تو ان کو مارا جائیگا۔ اغوا کیا جائیگا۔ قتل کیا جائیگا۔ تو یہ ضروری ہے کہ حکومت ایسی چیزوں کو روکے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں، جو یہ کرتے آئے ہیں اور ان کو حکومت چھوڑتی رہی ہے۔ حکومت نے ان کو کبھی کچھ نہیں کہا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ بہت دلیر ہو گئے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ جو کچھ بھی وہ کر رہے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے، اس پر ان کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ بلکہ ان کی پشت پناہی اور حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی Serious معاملہ ہے اور اس پر اس معزز ایوان میں بحث کی جائے۔

میر گل خان نصیر:۔ جناب والا! جہاں تک اس خبر کی نوعیت کا تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارے معزز ممبران کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ خبر جس انداز سے اخبار میں آئی۔ اس سے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بی ایس او والوں نے دی ہے، اس سے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اگر [illegible] والوں نے دی ہے۔ تو واقعی اس کے یہی الفاظ تھے، جو اس میں ہیں۔ اس کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ اخبارات کے متعلق ہمیں شکایت ہے آج کے پرچے آپ اٹھا کر دیکھیں۔ خاص کر "مشرق" کوئٹہ اور "جنگ" کوئٹہ۔ یہ دونوں اخبار جائیے اس کے کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کو صحیح طور پر پیش کریں۔ اور دونوں کے خیالات کو صحیح طور پر پیش کریں۔ اسمبلی کی صحیح نمائندگی کریں

صرف حزب اختلاف کے Mouth-organ بنے ہوتے ہیں۔ جتنی تقریریں شائع ہوتی ہیں، جتنی باتیں پیش کی جاتی ہیں، اُن میں صرف حزب اختلاف کا پروپیگنڈہ ہوتا ہے۔ ٹریژری بنچز کی طرف سے جو باتیں ہوتی ہیں .....

میاں سیف اللہ خان پراچہ :-

Are we discussing about the Role of news papers?

میر گل خان نصیر :- جناب عالی! میں اُس خبر کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ صحیح نہیں ہے۔ اُن کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- admissibility میر صاحب آپ اس کی پہ بات کریں۔

میر گل خان نصیر :- میں یہی گذارش کر رہا ہوں کہ اس خبر کی اہمیت کو واضح کیا جائے۔ یہ بتایا جائے کہ یہ خبر کس اخبار میں چھپی ہے اور اس اخبار کا رویہ حزب اقتدار کے ساتھ جانبدارانہ ہے یا غیر جانبدارانہ ہے۔ تو اس خبر کو ہم اس وقت تک کوئی اہمیت نہیں دے سکتے، جب تک کہ وہ مسودہ سامنے نہ آجائے۔ جس پر بی۔ ایس۔ او۔ کے شخص کے دستخط ہوں۔ جب تک یہ تصدیق نہ ہو جائے کہ مسودہ پر بی۔ ایس۔ او۔ کے کسی شخص کے دستخط ہیں، اُس وقت تک ہم یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ واقعی یہ خبر اُن کی طرف سے آئی ہے۔ اور درست ہے۔ یا یہ ایسی خبر ہے، جو ہمارے معزز ممبران کے خلاف ہے، تو اس چیز پر جب تک .....

قائد حزب اختلاف :- نعرہ حق کو آپ نے ستر ہزار روپے دیئے ہیں۔

میر گل خان نصیر:۔ جی نہیں - یہ بالکل غلط ہے - ہم نے کسی کو ایک پیسہ نہیں دیا ہے - اور اس اخبار کی نوعیت بھی یہی ہے - کسی اخبار کی خبر کو ہم اتنی اہمیت نہیں دیتے ہیں، جتنی کہ دی جا رہی ہے - اخباروں کا جو حشر ہو رہا ہے، وہ آپ کے سامنے ہے - تو گذارش یہ ہے کہ اس خبر سے ممبروں پر کوئی اثر نہیں پڑتا - اس خبر کی اہمیت اس وقت تک کوئی معنی نہیں رکھتی - جب تک کہ وہ اصل مسودہ سامنے نہ آجائے اور یہ ثابت نہ ہو جائے کہ واقعی اس آدمی نے وہی کہا ہے، جو اس خبر میں ہے - جناب والا - اس سلسلے میں مزید گذارش ہے کہ آج کل "بی - ایس - او" کے لڑکے اپنے حقوق کے لئے، اپنے مسائل کے حل کیلئے جو جدوجہد کر رہے ہیں، اس سے ہمارے بعض عزیزوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور وہ ہر خبر کو گھڑ کر بی - ایس - او - والوں کے نام لگاتے ہیں - اور اس طرح وہ ان کو خواہ مخواہ ہر معاملے میں گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں -

Mr. Speaker May I remind the Hon, ble Minister that he is not expected nor he is required to make a speach on the subject-matter of the Privilege Motion. He should confine himself the admissibility of the question raised.

میر گل خان نصیر:۔ جناب میں یہی گذارش کر رہا ہوں کہ چونکہ یہ خبر جانبدارانہ طور پر اخبار میں چھپی ہے اور اس خبر کو جس انداز سے پیش کیا گیا ہے، اس پر ہمیں اختلاف ہے - لہذا جب تک اصل مسودہ سامنے نہیں آئیگا، اس وقت تک ہم اس کو حقیقت نہیں سمجھتے اور اس طرح ان کے موقف پر کوئی اثر نہیں پڑتا - (اس موقع پر قائد حزب اختلاف بولنے کیلئے کھڑے ہوئے -

Mr. Speaker You have raised the question of privilege and made a short statement relevent thereto. It is now for me to decide its admissibility.

As the question does not relate to a matter which has actually taken place, the Assembly can not intervene in the matter. As such no privilege of the members of this house has been breached.

Leader of Opposition Sir, I am sorry. We stage a walk out.

اس موقعہ پر حزب اختلاف کے ممبران ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے -

BILLS

Mr. Speaker : Now, we will take up the Orders of the Day. Minister for Law to move his Bill.

THE BALUCHISTAN (AMENDMENT OF LAWS) BILL, 1972.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

That the Baluchistan (Amendment of Laws) Bill, 1972: be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That the Baluchistan (Amendment of Laws) Bills, 1972, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : There in no opposition, I will put the question. The question is -

That the Baluchistan (Amendment of Laws) Bill, 1972, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE 2.

Mr. Speaker : The question is -

That Clause 2 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 3.

Mr. Speaker : The question is -

That Clause 3 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 4.

Mr. Speaker : The question is -

That Clause 4 stands part of the Bill,

The motion was carried.

CLAUSE 5.

Mr. Speaker : The question is -

That Clause 5 stands part of the Bill.

The motion was carried.

SCHEDULE

Mr. Speaker : The question is -

That Schedule be the Schedule of the Bill

The motion was carried.

PREAMBLE

Mr. Speaker : The question is -

That the Preamble be the Preamble of the Bill,

The motion was carried.

SHORT TITLE

Mr. Speaker : Short Title. There is an amendment. Minister for Law to move his amendment.

Minister for Law : Sir, I beg to move -

That in Clause 1 (1) for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved the question is -

That in Clause 1 (1) for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now the question is -

That the Short Title, as amended, be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Minister for Law : Sir, I, beg to moved -

That the B aluchistan (Amendment of Laws) Bill, 1972, as amended, be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That the Baluchistan (Amendment of Laws) Bill, 1972, as amended, be passed.

As there is no opposition, I will put the question

The question :

That the Baluchistan (Amendment of Laws) Bill, 1972, as amended be passed.

The motion was carried.

THE LAND REFORMS REGULATION (AMENDMENT) BILL, 1972

Minister for Revenue and Land Reforms : Sir, I beg to move -

Thnt the Land Reforms Regulat on (Amendment) Bill, 1972, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That the Land Reforms Regulation (Amendment) Bill, 1972, be taken into consideration at once

As there is no opposition, I will put the question, The question is -

That the Land Reforms Regulation (Amendment) Bill, 1972, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE 2

Mr. Speaker : There is an amendment. Minister for Revenu and Land Refoms to move his amendment.

Minister for Revenue and Land Reforms : Sir I beg to move -

That in sub-clause (a) of clause 2 after the first proviso and before para (i), the following sentence may be added :

"Provided further that nothing in this clause shall apply to -"

Mr. Speaker. Amendment moved. The question is :

That the sub-clause (a) of clause 2 after the first proviso and before para (i) the following sentence may be added :

"Provided further that nothing in this clause shall apply to -"

The amendment was Carried.

Mr. Speaker : Now the question is -

That Clause 2, as amended, stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 3

Mr. Speaker : The question is -
That Clause 3 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 4

Mr. Speaker : The question is -
That Clause 4 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 5

Mr. Speaker : The question is -
That Clause 5 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 6

Mr. Speaker : The question is -
That Clause 6 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 7

Mr. Speaker : The question is -
That Clause 7 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 8

Mr. Speaker : The question is -
That Clause 8 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 9

Mr. Speaker : The question is -
That Clause 9 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 10

Mr. Speaker : Minister for Revenue and Land Reforms to move his amendment.

Minister of Land Reforms : Sir, I beg to move -

That in Clause 10 (1), in the proposed para 22 (1) of the Regulation between the words "not" and "partitioned", the word "be" be inserted,

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is -

That in clause 10 (1), in the proposed para 22 (1) of the Regulation between the word "not" and "partitioned", the word "be" be inserted.

The amendment was carried.

Mr. Speaker : I will now put the question. The questions is -

That Clause 10 as amended, stands part of the Bill

The motion was carried

CLAUSE 11

Mr. Speaker : The questions is -

That Clause 11 stands part of the Bill.

The motion was carried

CLAUSE 12

Mr. Speaker : The questions is -

That Clause 12 stands part of the Bill.

The motion was carried

PREAMBLE

Mr. Speaker : The questions is -

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried

SHORT TITLE

Mr. Speaker : Short Title. There is an amendment. Minister for Revenue and Land Reforms to move his amendment.

Minister of Land Reforms : Sir, I beg to move.

That in Clause 1 (1) for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under considration, amendment moved is -

That in Clause 1 (1) for the figure "1972" the figure "1973" be substieuted.

The amendment was carried.

Mr. Speaker : Now the question is -

That the Short Title, as amended be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Minister for Revenue and Land Reforms : Sir, I beg to move -

That the Land Reforms Regulation (Amendment) Bill, 1972, as amended, be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That the Land Reforms Regulation (Amendment) Bill, 1972, as amended be passed

As there is no opposition, I will put the question: The questions is -

That the Land Reforms Regulation (Amendment) Bills 1972, as amended be passed.

The motion was carried.

THE BALUCHISTAN DEVELOPMENT FUND CESS BILL, 1972.

Minister for Finance : Sir, I beg to move -

That the Baluchistan Development Fund Cess Bill, 1672, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That the Baluchistan Development Fund Cass Bill, 1972, be taken into consideration at once.

As there is no opposition, I will put the question. The question is -

That the Baluchistan Development Fund Cess Bill, 1972, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE 2

Mr. Speaker : The question is :
That Clause 2 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 3

Mr. Speaker : The question is :
That Clause 3 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 4

Mr. Speaker : The question is :
That Clause 4 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 5

Mr. Speaker : The question is :
That Clause 5 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 6

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 6 stands part of the Bill.

The motion was carried

CLAUSE 7

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 7 stands part of the Bill.

The motion was carried

SCHEDULE

Mr. Speaker : The question is -

That Schedule be the Schedule of the Bill.

The motion was carried

PREAMBLE

Mr. Speaker : The question is -

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried

The Opposition members, who had earlier staged a walk-out returned to the House at this stage.

SHORT TITLE

Mr. Speaker : Short Title. There is an amendment Minister for Finance to move his amendment.

Minister of Law : Sir, I beg to move -

That in clause 1(1) for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

Mr. Speaker : The clause under consideration; amendment moved is -

That in Clause 1 (1) for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

The motion was carried

Mr. Speaker : Now the question is -

That the Short Title, as amended, be the Short Title of the Bill.

The motion was carried

Minister for Finance : Sir, I beg to move -

That the Baluchistan Development Fund Cess Bill, 1972, as amended, be passed.

Mr. Speaker : Motion moved, is -

That the Baluchistan Development Fund cess Bill, 1972, as amended, be passed.

As there is no opposition, I will put the question, the question is -

That the Baluchistan Development Fund cess Bill, 1972, as amended, be passed.

The motion was carried

THE BALUCHISTAN MINING CONCESSIONS (ACQUISITIONS) BILL, 1972.

Minister for Mineral Resources. Sir, I beg to move——

That the Baluchistan Mining Concessions (Acquisitions) Bill, 1972, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is——

That the Baluchistan Mining Concession (Acquisition) Bill, 1972, be taken into consideration at once.

Leader of the Opposition : Sir, We oppose,

Sir, I oppose this Bill because this Bill is not meent for the improvement of the mining industry in the Province. The main aim of brining this Bill is to victimize certain political opponents of the Government and also not to give them a chance to go to the Court. I think this is the worst part of the Bill that they have not been allowed to go to the courts. They would take action against every body. But as I have said before, this Bill is just to affect certain opponents and they have already taken possession of the property of those opponents to whom they wanted to victimize, not only their mines but their machinery also. In fact they have nothing to do with that. They have not only taken possession of the property but they have issued warrants against the owners of the mines they wanted to take over. I think this Bill is not for the development of the minerals and the mines but this is for the victimization of the opponents. Therefore, I think it is a very bad Bill, it is Un-Islamic and it is not going to do any good to the people or to the Government or to the Industry. According to the Law of the country if a member raises an objection that the Bill, as a whole or as a part of it is against the teachings of Islam or against the Quran and Sunnah, the Assembly can refer the question to the Islamic Advisory Council by adopting a motion. The Islamic Advisory Council may declare the whole or part of the Bill as an un-lalamic or against the teaching and tenets of Islam.

But this Bill, I think, is based on revenge, oppression and is also un-Islamic and this should be sent to the Advisory Council for its advice whether it is Islamic or un:Islamic. I think it is un-Islamic.

Main Saifullah Khan Piracha : مولوی صاحب بیٹھے ہیں

Leader of the Opposition : And Sir, one of its clause says : that 15 days notice should be given after take over. I tbink this provision will put the owners in a very uncomfortable position. it will not give them a chance to file an objection within the prescribed period.

Sir, they had spent a lot of money in developing the mines. They have taken loans not from the local banks but they have also taken loans from the world agencies for the development of mines. They have set up factories for the development of mines products. They have purchased machineries of million of rupees. They have contributed so much towards the economy. The Government has brought this Bill because they do not agree with the ruling party and the Government has decided to victimize them in this way. I think in this democratic set up this is the most unfair and I oppose this Bill on the lines I have submitted.

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! یہ بل مائننگ لیز اور پراسپیکٹنگ لائسنس اور مائننگ لیزز کے متعلق ہے۔ جہاں تک پراسپیکٹنگ لائسنس کا تعلق ہے، میرا خیال ہے کہ اس میں حکومت کو کوئی دقت نہیں ہوگی۔ اگر وہ کسی سے پراسپیکٹنگ لائسنس واپس لینا چاہیے تو میرا خیال ہے اس آرڈیننس کی اُن کو ضرورت نہیں ہے۔ مائننگ لیز کے ذریعہ دونوں چیزیں آتی ہیں۔ اور پراسپیکٹنگ لائسنس عموماً ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔ اور سال پورا ہونے کے بعد حکومت یا لائسنسنگ اتھارٹی حکومت کی طرف سے یہ دیکھتی ہے کہ آیا اُن کی میعاد بڑھائی جائے یا نہ بڑھائی جائے۔ جناب اسپیکر! مائننگ کا کام دوسری انڈسٹریز سے مختلف ہے۔ جو شخص یا کمپنی، مائننگ کے کام میں جانا چاہے تو سب سے پہلے اس کو معدنیات تلاش کرنی پڑتی ہیں۔ اور معدنیات تلاش کرنے کے بعد [illegible] کرنی پڑتی ہے۔ خالی معدنیات تلاش کرنے اور پراسپیکٹنگ کرنے کے لئے [illegible] ضرورت ہوتی ہے۔ علاقہ میں سڑک تعمیر کرنا پڑتی ہے۔ وہاں پر مکانات تعمیر کرنے پڑتے ہیں۔ وہاں پر مزدوروں کے لئے پانی مہیا کرنا پڑتا ہے۔ وہاں پر وہ مشینیں لے جانی ہوتی ہیں جو کہ ڈرلنگ کا کام کر سکیں یا پتھروں میں سوراخ کر سکیں۔ بارود کے لئے وہاں ایک خاص قسم کی میگزین بنانی ہوتی ہے۔ اس طرح لاکھوں روپے خرچ کرنے کے بعد کان کا مالک اس قابل ہوتا ہے کہ وہ مائننگ لیز کیلئے درخواست دے سکے اور حکومت یا حکومت کی طرف سے لائسنسنگ اتھارٹی سوچ سمجھ کر اس کو مائننگ لیز دیتی ہے کہ ہاں اس کا پراسپیکٹ ہو چکا ہے معدن کی تلاش ہو چکی ہے اور اس میں ڈیپازٹ ہیں۔ اور یہ ڈیپازٹ تیس سال تک چلیں گے۔ اور یہ تمام شرائط پورے کرنے کے بعد مائن اونر ایک مائننگ لیز حاصل کرتا ہے۔ مائننگ لیز جب گورنمنٹ کو دیتی ہے، تو حکومت اپنے آپ کو لیز کی شرائط کے مطابق پابند کرتی ہے۔ جناب اسپیکر! لیز ایک کنٹریکٹ ہے۔ جیسا کہ دو فریقین کے درمیان کنٹریکٹ ہوتا ہے۔ دو اشخاص کے درمیان معاہدہ ہوتا ہے اور اگر اُن دو

استخلاص کا آپس میں کوئی تنازعہ ہو جاتا ہے تو ان کے لئے باقاعدہ قانون موجود ہے۔ ٹریبونلز ہیں، اور یہ اس کے مطابق arbitration یا کورٹ میں جاسکتے ہیں تو اس کے لئے باقاعدہ تفصیل موجود ہے کہ یہ کیسے کرنا ہوگا۔ گورنمنٹ نے اور بلوچستان گورنمنٹ سے پہلے ویسٹ پاکستان گورنمنٹ نے اور اس سے پہلے گورنمنٹ آف پاکستان نے جو لیز دی ہوئی ہیں، اُن پر ایک طرف سے تو مائن اونر کے دستخط ہیں اور دوسری طرف سے۔ جو سب سے پہلے سے لیز دی ہوئی ہیں، اُن پر پریذیڈنٹ آف پاکستان کے دستخط ہیں۔ کیا یہ کبھی ہو سکتا ہے کہ جو اقرار نامے حکومت نے کئے ہوتے ہیں، اُن سے وہ جان چھڑا جائیں۔ کیا ہم نے جو فارن ایڈ لی ہوئی ہے اُس کے لئے جو کنٹریکٹ کئے ہیں تو کیا ہماری پروانشل اسمبلی کہہ سکتی ہے کہ وہ سب ختم۔ ہم نہیں مانتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کنٹریکٹ ختم۔ کیا لاء آف کنٹریکٹ کے مطابق جو قوانین ہم نے بنائے ہیں، وہ ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لئے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ جو بل ہے، جس پر ہم بحث کر رہے ہیں، یہ غیر قانونی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہائی کورٹ میں بچ سکے گا۔ اگر ہائی کورٹ سے کسی صورت میں بچ بھی گیا، تو سپریم کورٹ میں کبھی نہیں بچ سکے گا۔ انسان کے بنیادی حقوق پر یہ حملہ ہے۔ ایک شخص کے کچھ بنیادی حقوق ہیں۔ علاوہ آزادی کے، علاوہ اور چیزوں کے اس کا یہ حق ہے کہ اُس کے مال و جان کی حفاظت کی جائے۔ ہماری موجودہ حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ جی ہم بنیادی حقوق چاہتے ہیں۔ ہم جمہوریت چاہتے ہیں۔ مگر سب سے پہلے یہ انسان کے بنیادی حقوق غصب کرنے میں مصروف ہیں۔ سب سے پہلے یہ بلوچستان کے عوام کو کالے قوانین کی زنجیروں میں جکڑنے میں مصروف ہیں۔ اور سب سے پہلے یہ غیر جمہوری کاموں میں مصروف ہیں۔ میں اس کا ثبوت آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ ذرہ کلاز نمبر ۱۰ دیکھیں۔ اس میں لکھا ہے:۔

"Action taken, order made, proceedings held or decision given under this Act and the rules made thereunder, shall not be called into question in any court, including the High Court and the Supreme Court.

جناب اسپیکر! لیس کلاز کا مطلب یہ ہوگا کہ جو انسان دکھی ہوگا، اس آرڈیننس سے یا اس سیکشن پر لیا آرڈیننس لاگو ہوگا، وہ نہ تو حکومت کی کسی کارروائی کے خلاف نہ حکومت کے کسی آرڈر کے خلاف نہ کسی Proceedings کے خلاف اور نہ ان فیصلوں کے خلاف جو حکومت اس ایکٹ کے تحت کریگی، کسی بھی عدالت میں، چاہے وہ لوکل عدالت ہو، چاہے وہ مجسٹریٹ کی عدالت ہو، چاہے وہ سول جج کی عدالت ہو، نہ جا سکیگا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس پر طرہ یہ کہ وہ ہائی کورٹ میں بھی نہیں جا سکے گا۔ اور ہائی کورٹ کو تو چھوڑیئے، وہ سپریم کورٹ میں بھی نہیں جا سکے گا۔ جناب اسپیکر! یہ کیسا عالیشان جمہوریت کا نمونہ انہوں نے ہمارے عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ انہوں نے کیسے ثابت فرمایا ہے کہ ہم بنیادی حقوق کا کیسے تحفظ کر رہے ہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ ہم بنیادی حقوق پر زور دیں گے۔ ہم یہ کریں گے، ہم وہ کریں گے۔ ان کے اقوال کا یہ ایک نمونہ ہمارے عوام کے سامنے ہے۔ میرے معزز وزیر نے ابھی درست فرمایا ہے کہ درحقیقت پس پردہ ان کا منشا کچھ اور ہے۔ انگریزوں نے یہاں پر حکومت کی۔ وہ ہمارے ملک کے باشندے نہیں تھے۔ وہ Colonisers تھے۔ ان کیلئے وہ پرانے Laws اور قوانین کافی تھے۔ باوجودیکہ وہ Colonisers تھے، باوجودیکہ وہ فتح حاصل کرکے آئے تھے۔ ہم ان کے غلام تھے۔ لیکن ان کو ایسے قوانین کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ وہ اگر سمجھتے تھے کہ کوئی کام ٹھیک نہیں ہو رہا، تو وہ نارمل لاء کے تحت کام کرتے تھے۔ آخر ہم انسان ہیں۔ ان کا جانور کی سطح سے جب انسانیت میں آتا ہے، تو اس کو اپنی تہذیب چلانے کیلئے قوانین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تہذیب کا مطلب بھی یہی ہے کہ ان قوانین کو ایسی شکل میں لایا جائے۔ تاکہ ایک کمزور شخص کو بھی اتنا ہی حق ملے، جتنا ایک طاقتور شخص کو حاصل ہے۔ ورنہ جانور کے اصول پر جو سب سے مضبوط ہوتا ہے، وہی سب کچھ ہوتا ہے۔ مگر انسانی تہذیب میں یہ چیز نہیں ہوتی ہے۔ ہماری موجودہ حکومت، جتنے تحفظات عوام کو حاصل تھے، ان کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہے۔ اور بل

زیر بحث اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ جو ہمارے سامنے پیش ہے۔ میں آپکی توجہ
Baluchistan Mining concession Rules, 1970, and Act 14 of 1948
کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اگر حکومت کی منشاء یہی ہے کہ وہ پبلک انٹرسٹ میں کوئی
مائننگ کنسیشن لینا چاہتی ہے۔ تو پہلے ہی یہ اختیارات اُس کے پاس موجود ہیں، اُن کو
ضرورت تھی کہ out of the way جاکر ایک ایسا آرڈیننس لائے اور آرڈیننس
کو یہ چیز کرے۔ ان کی منشاء کا مجھے علم ہے۔ اُس کا میں ابھی ذکر کرتا ہوں۔ اُن کی منشاء یہ ہے
کہ جس پر ہم ظلم کریں، جبر کریں، وہ کسی عدالت میں نہ جا سکے۔ کیونکہ باقی جتنے بھی قوانین ہیں، اُن
میں عدالتوں کے دروازے کھلے ہیں۔ وہ مقصد تو ان کا حل نہیں ہو سکتا، جسے یہ حل
کرنا چاہتے ہیں۔ نارمل لاء کے تحت اگر یہ ایسا کریں گے، تو اُن کو جوابدہی کرنا ہوگی۔ انسان
کے بنیادی حقوق ہیں۔ اگر اُسکی خلاف ورزی ہوگی تو وہ ان سے پوچھے گا کہ اگر جناب آپ
میری چیز لیتے ہیں، تو پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ کیوں لیتے ہیں۔ اور اگر لیتے ہی ہیں، تو پھر اس کا
معاوضہ دیں۔ مگر یہ چاہتے ہیں کہ ہم جو کام کریں، اس پر ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہو۔ ہم جھوٹے
نعرے بازی کریں۔ ہم کہیں بنیادی حقوق، ہم کہیں جمہوریت، ہم کہیں فلاں، وہ صرف ہم
کو دھوکہ دینے کیلئے کہیں گے۔ مگر جب ہم کسی شخص سے کوئی چیز لینا چاہیں تو خبردار وہ کسی
عدالت میں نہ جا سکے۔ درحقیقت اِس بل کی جان یہی ہے۔ اب میں آپ کی توجہ
Baluchistan Mining concession Rules, 1970 کے صفحہ نمبر ۱۹ کی طرف دلاتا ہوں۔

رول نمبر ۵۷ کا ٹائٹل ہے:-

"Right to acquire mines for public purposes"

اِس رول میں وہ چیز موجود ہے جس کیلئے یہ بل آیا ہے۔ اِس بل کی غرض و غائیت
میں انہوں نے کہا ہے:-

To empower the Provincial Government to acquire any mining concession in Baluchistan in public intrest, an ordinance called the Baluchistan Mining Concession (Acquisition) ordinance, 1972 was promulgated This Bill seeks to convert that ordinance into an act.

یہ چیز پہلے ہی سے رولز میں موجود ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے اِس آرڈی ننس کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اِس بل کو یہاں پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ پہلے ہی سے رولز موجود ہیں۔ اب میں اُس کو پڑھتا ہوں۔

57. *Right to acquire mines for public purposes the Govt* :- Shall have the right to acquire any mine ,sor for public purposes on payment of reasonable compensation to be determined by the licensing authority and in case of dispute the matter may be decided as laid down in Rule 72.

آپ اندازہ لگائیے۔ یہ چیز اُن کے پاس پہلے ہی سے موجود ہے۔ اور اُس کے تحت حکومت پبلک انٹرسٹ میں کوئی چیز لے سکتی ہے۔ مائن کو لے سکتی ہے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ [illegible] رول نمبر ۷۲ ملاحظہ ہو۔

72. *Arbitration* : Not—withstanding the provision of Rule 71, any dispute concerning ;—

(1) The cancellation of liecence or lease for any violation of the under taking given in accordance with sub-rule (6) of rule - 9or,

(2) The price of Minerals pre-empted by the Govt ; or

(3) The price of plant purchased by the Govt : at the determination of the mining lease or earlier, or

(4) The compensation payable to the lessee for any loss or damage that may be proved to have been sustained by the lessee by reason of the Govt : taking control of works plants and premisses of the lessee, or

(5) The compensation payable to the lessee on the Govt : taking over, all the rights of the lease under any mining lease shall be determined by two arbitrators, one to be nominated by the Govt, and the other by the lessee ; and in case of disagreement between the aribitrators, by a Judge of High Court of Sind-Baluchistan appointed by chief Justice, on an application by the arbitrators in writing, and the decission of of such arbitrators or such Judges, as the case may be, shall be finak. The arbitration fee shall be payable to arbitrators in accordance with the Arbitration Act."

جناب اسپیکر! میرا خیال ہے کہ میں نے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ میں نے اس ایوان میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ آرڈی ننس کم از کم اس مقصد کیلئے نہیں ہے۔ جس مقصد کے لئے یہ ہمارے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ ایک اور مزے دار بات آپ کی خدمت میں عرض کروں۔ کہ یہ پہلے ایک شخص کو سزا دینا چاہتے ہیں۔ پہلے ایک شخص کو نقصان دینا چاہتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ کہ تم اپیل کرو۔ کبھی یہ چیز ہوتی ہے؟ پہلے تو آن کو نوٹس دینا چاہیئے کہ بھائی تمہاری جائیداد کو ہم لینا چاہتے ہیں۔ تم بتاؤ کہ ہم ایسے کیوں نہ لیں۔ اس کو پہلے موقع دینا چاہیئے صفائی پیش کرنے کا۔ کسی شخص کو جب چارج شیٹ دی جاتی ہے، تو یہی کہا جاتا ہے کہ بھئی وجہ ظاہر کرو کہ تمہارے خلاف کیوں نہ ایکشن لیا جائے۔ کوئی عدالت کسی کے خلاف کوئی اقدام کرتی ہے، تو اس شخص کو بھی نوٹس ملتا ہے۔ یہاں دستور الٹا ہے۔ ان کا قانون کہتا ہے:۔

"Whenever the Government is satisfied that a mining concession is needed for the public purpose it may acquire such mining concession in accordance with the provisions of this Act."

"If the Government intends to acquire any mining concession, the particulars and description of the same shall be published by notification in the official Gazette"

اور وہ پہلے تو لے لیں گے، پھر سرکاری گزٹ میں اس کو شائع بھی کر دیں گے۔ اس کو رسوا بھی کر دیں گے۔ اس کو بے عزت بھی کر دیں گے اور اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ہاں اگر وہ چاہے، تو وہ اپیل کر سکتا ہے:۔

"A lessee or a licensee may, within a period of thirty days from the taking over of possession by the licensing Authority under section 5, apply to the committee, constituted by the Government of which shall be notified by the Government in the official Gazette, for determination of compensation of the acquisition of such mining concession."

یہ تو Compensation کیلئے ہے۔ اِس کے علاوہ ایک اور بھی حق ہے۔ اُس وقت مجھے معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔ کیونکہ میری کاپی گھر پر رہ گئی ہے۔ اور یہ دُوسری کاپی ہے۔ اُس پر میں نے نشان لگائے ہوئے تھے۔ ایک اور چیز آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ یہ آرڈی ننس انہوں نے اِس واسطے لگایا ہے کہ جس کی جائیداد لیں اُس کو Compensation بھی نہ دینا پڑے۔ حالانکہ wordings میں تو لکھا ہوا ہے کہ ہم دیں گے مگر ہوگا کیا؟ ذرا سنیں:-

"After hearing both the parties the committee shall determine the amount of compensation. While giving the Award, the committee shall keep in view the developments made by the licensee, or lessee and the benefits derived by him from such concession."

پہلے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ اُس نے کیا خرچہ کیا ہے۔ کیا Investment کیا ہے۔ اور پھر اُس نے فائدہ کیا اُٹھایا ہے۔ یعنی پہلے سے یہ بھی دیکھنا ہے کہ اگر اُس نے زیادہ فائدہ اُٹھایا ہے، تو اُس کے خلاف جائے گا۔ اگر فائدہ نہیں اُٹھایا تو شاید وہ تھوڑا سا اُس میں Concession زیادہ کر دیں۔

"And shall also take into consideration improper working of the mine, violation of law, regulations, rules and directions given together with the consequences of such violations."

جناب اسپیکر! جہاں تک violations of Laws کا تعلق ہے جہاں تک violations کی regulations کا تعلق ہے جہاں تک حکومت کے directives نہ ماننے کا تعلق ہے۔ اُن کے لئے باقاعدہ دوسرے رولز بھی موجود ہیں۔ اور قانون بھی موجود ہیں۔ یہ کہنا کہ ہم تمہاری جائیداد کو پبلک انٹرسٹ کے لئے لے لیں گے، مگر ساتھ ہی یہ چیزیں بھی یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم ناراض ہونگے۔ تو ہم کہیں گے کہ تم نے تو کام ٹھیک چلایا نہیں ہے۔ تم نے فلاں چیز کی violation کی ہے۔ تم نے یہ غلطیاں کی ہیں۔ لہٰذا ہم تم کو ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہیں دیں گے۔ یہ تمام چیزیں ہیں، جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس آرڈی نینس کا اصل مقصد صرف victimization ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اگر ہمارے پاس جتنے قوانین موجود ہیں، اُن کو ہم ایسے ہی سختی کرتے جائیں، تو پھر یہ ایک فاشسٹ سٹیٹ بن کر رہ جائیگی۔ جمہوریت تو کوئی چیز ہی نہیں رہے گی۔ انسان کے حقوق تو رہیں گے ہی نہیں۔ عدالتوں کے دروازے تو بند ہو جائیں گے۔ اور پھر جو چیزیں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہیں، اُن کی کیا ضرورت ہے۔ اگر آپ ایک جائیداد پبلک انٹرسٹ میں لینا چاہتے ہیں، تو کم از کم اُس کو صحیح Compensation تو دیں۔ گورنمنٹ

اگر پبلک کسی مقصد کے لئے کسی کا گھر acquire کرتی ہے، اگر گورنمنٹ کو پبلک انٹرسٹ میں اس کی ضرورت ہے، تو وہ ایسا کر سکتی ہے۔ مگر acquisitions کے سلسلہ میں قوانین ہیں رولز ہیں۔ اُن کو تو اُسے follow کرنا چاہیئے۔ یہ تو نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک شخص کا گھر لے لیں اور کہیں کہ ہمیں دیکھیں گے کہ تم نے گھر سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے۔ کتنا کرایہ لیا ہے۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ تم نے گھر کے اندر کھڑکیاں کیسے لگائی تھیں۔ اور شیشے کیسے لگائے تھے۔ وہ زیادہ خوبصورت ہیں یا کم خوبصورت ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جی اگر آپ اس کا گھر لینا چاہتے ہیں، تو اس کی بازار میں قیمت ہے اور رولز ریگولیشنز ہیں۔ انگریزوں کے زمانے کے بنے ہوئے باقاعدہ رولز ریگولیشنز موجود ہیں۔ آپ اُن کے مطابق وہ چیز لے لیں۔ اگر پبلک کو اس چیز کی ضرورت ہے۔ اگر عوام کی بھلائی کے لئے آپ کو ضرورت ہے۔ تو آپ کو کون روک سکتا ہے۔ آپ ضرور لے لیں۔ مگر یہ شرائط جو آپ نے لگا دی ہیں، اُن سے کیا ظاہر ہوتا ہے ان سے آپ کی نیت ظاہر ہوتی ہے۔ اُن سے Treasury benches پر جو لوگ بیٹھے ہیں، جو ہمارے ساتھی ہیں اور جو حکومت چلا رہے ہیں، اُنکی نیت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ اپنے کو عوامی حکومت کہلاتے ہیں۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ آپ عوامی حکومت ہیں۔ مگر جو جمہوریت کے دعوے آپ کر رہے ہیں، جو نعرے بازی آپ بنیادی حقوق کے متعلق کر رہے ہیں، میں پہلے بھی ایک دو دفعہ کہہ چکا ہوں کہ آپ کے سربراہ بڑے بڑے نعرے لگاتے ہیں مگر آپ کو advice نہیں کرتے کہ وہ جو وہ تبلیغ کرتے ہیں، وہ آپ بھی اپنائیں۔ اس سے زیادہ میں اس بات کا اور کیا ثبوت پیش کر سکتا ہوں کہ آپ کے وہ تمام نعرے، آپ کے وہ تمام اصول صرف عوام کو دھوکہ دینے کیلئے تھے۔ اور ان کو عملی جامہ آپ نے اس صورت میں پہنایا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ عوام اس چیز کا اندازہ لگا لیں گے کہ آپ اپنے اصولوں کو کیسے اپنا رہے ہیں۔ آپ اپنے منشور پر کیسے عمل کر رہے ہیں۔ اور آپ عوام کے حقوق کا کیسے تحفظ کر رہے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ جناب عالی! یہ بل سائز میں تو چھوٹا ہے۔ لیکن اس کے معنی بڑے دور رس ہیں۔ بل میں خود کیا ہے۔ آپ سے یہ عرض کروں کہ اس بل سے اور اس حکم جو جاری

جو آرڈی نینس کی شکل میں واپس لے لیا گیا، مراد کیا تھی یہاں کہا گیا ہے کہ یہ بل Victimization کیلئے بنایا گیا ہے - میں آپ کو یہ واقعہ بتاتا ہوں - بہت بڑے محل میں سرکاری پارٹی کے تقریباً تمام لوگوں نے بیٹھ کر اس مسئلہ پر سوچا ہے کہ نبی بخش زہری کو کیسے ختم کیا جائے اس میں عالم، جاہل - اگر کوئی سرکاری آدمی کو جاہل کہہ سکتا ہے - عوامی سردار سب لوگ شامل تھے اس کے لئے اس مجلس میں دو طریقے تجویز کئے گئے - ایک طریقہ یہ سوچا گیا کہ اسکی mines لے لی جائیں - اور لوگوں پر قبضے کرائے جائیں - دوسرا طریقہ یہ تجویز کیا گیا کہ اس کے بعد کسی اور mine owners کے درمیان جو مقدمہ چل رہا ہے، اس کا فیصلہ مدعی کے حق میں کر دیا جائے - اور اس طرح نبی بخش زہری سے جان چھڑائی جائے - اخباروں میں یہ باتیں آئی ہیں -

میر گل خان نصیر:- خان صاحب! تیسری چیز بھول گئے؟

خان عبدالصمد خان اچکزئی:- میں بتلا رہا ہوں - اخباروں میں باتیں آئی ہیں - ایک شخص، سابق ممبر، یا ممبر دنیپ نواب اکبر خان بگٹی بتلاتے ہیں کہ مخالفوں سے جان چھڑانے کے متعلق تجویزیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں - اور اس وقت سردار قتل ہوتے تھے اور ان میں اس غریب کا نام بھی شامل تھا - قریب قریب ہر تقریب میں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر ہمارے خلاف کچھ کہا گیا - اگر ہمارے خلاف کچھ کہا گیا، تو عوام بدلہ لیں گے - عوام روکیں گے - عوام کو روکنے کی بات آج آپ کے Privilege motion کی صورت میں پیش ہوئی ہے -

میر گل خان نصیر:- پوائنٹ آف آرڈر سر! جناب کیا محترم خان صاحب بل پر بات کر رہے ہیں؟ انہوں نے تو جنرل ڈسکشن شروع کر دی ہے -

خان عبدالصمد خان اچکزئی:- جناب یہ عوام ہیں، جو ان لوگوں کی

خبر لیں گے۔ یہی وُہ طریقے ہیں، جن سے مخالفوں کو راہ سے ہٹایا جائیگا۔ نبی بخش زہری کے لئے یہ بل۔ پھر عمل دیکھئے۔ اِس سے پہلے جب یہ آرڈی نینس نافذ ہُوا تھا۔ یا اور کوئی قصّہ تھا۔ تو اچانک آرڈرز کئے گئے کہ ملک میر حسن اور نبی بخش زہری کی کانیں ضبط ہونے کے بعد کراچی میں بیٹھ کر ٹیلیفون پر آرڈر لکھوائے گئے کہ اس کو ضبط کرو۔ یہاں سے Yes Sir ہُوا۔ اور پھر آرڈر لکھوایا گیا کہ اس کو فلاں آدمی کو دے دو۔ اس پر عمل ہُوا۔ لینے والے کے ایجنٹ کو اُسی سرکاری ٹیلیفون پر بٹھا کر اپنے اصل مالک کو اطلاع دلوائی گئی کہ صاحب ہمیں آرڈر مل گیا۔ اور وہاں کچھ لین دین ہوئی۔ بہت بڑی رقم نے ہاتھ تبدیل کئے۔ لیکن اِس کے بعد چونکہ عدالت کو اختیار تھا، اُسے Stay order مل گیا۔ جو ابھی تک موجود ہے۔ تو صاحب جب اُس کو Stay order مل گیا تھا تو اُن کو ضرورت پڑی Stay order سے جان چھڑانے کی۔ اگر جان نہ چھڑائی گئی

مسٹر اسپیکر:۔ خان صاحب! ایک چیز میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ اِس موقع پر مسودہ قانون کے اصول اور اس کے عام مندرجات پر ہی بحث کی جا سکتی ہے۔ تفاصیل پر صرف اسی حد تک بات کی جا سکتی ہے۔ جو اس کے اصولوں کی وضاحت کیلئے ضروری ہو۔ Rules of Procedure کے صفحہ ۲۳ پر رُول نمبر ۷۹ میں پڑھ کر سناتا ہوں:۔

"On the day on which any of the motion referred to in rule 75 is made, or on any subsequent day to which the discussion thereof is postponed, the principle of the Bill and its general prov'sions may be discussed but the details of the Bill must not be discussed further than is necessary to explain its principle."

تو آپ جس قصے میں چلے گئے ہیں، وہ تو میرے خیال میں بہت لمبا قصہ ہو جائیگا۔ وقت کا خیال آپ کو رہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: ۔ میں زیادہ علم کا دعویٰ تو نہیں کرتا ہوں، آپ نے جو رول پڑھ کر سنایا ہے، اس میں یہ ہے کہ

"The details of the Bill must not be disscussed." Details of the Bill means, its different sections, its wording etc : I am still talking on principle and I think, I am within the limits.

مسٹر اسپیکر: ۔ اصول میں یہ کہاں آتا ہے کہ فلاں لیز کے متعلق ٹیلیفون ہوا۔ اور اس کا جواب یہ ملا۔ کیا یہ اصول پر بحث ہے؟

خان عبدالصمد خان اچکزئی: ۔ میری بحث اصول ہی سے متعلق ہے۔ میں نے details of the Bills کو touch بھی نہیں کیا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ فلاں سیکشن میں کیا ہے اور فلاں سیکشن میں کیا نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر: ۔ اگر آپ اصول کی آڑ لے کر ہر چھوٹی موٹی بات کی اجازت چاہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون: ۔ Sir, he is exposed now.
آپ انہیں بے شک اجازت دے دیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- سردار صاحب مجھے exposed کہتے ہیں - اِس وقت مجھے فارسی کا ایک شعر یاد آتا ہے کہ :-

"چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد"

ٹیلیفون پر ماٹیز تبدیل ہو رہے ہیں - کراچی سے آرڈر ہو رہے ہیں - اُنکی یہاں کوئٹہ میں تعمیل ہو رہی ہے - یہ "ایکس پوزیشن" نہیں ہے ؟ جو آدمی یہ کر رہے ہیں - جو یہ کہہ رہے ہیں - جس نے دیکھا - جس نے کیا - اُسے کچھ نہ کہا - جس نے بیان کیا - اُسے exposed سمجھا جاتا ہے ؟ ٹھیک ہے ؎

"جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے"

پھر اِس اصول کا میں آپ کو ایک اور پہلو بتاؤں کہ جس گھر کے بھیدی نے بخش زہری کو ختم کرنے کی سازش کا قصہ مجھے سُنایا ہے - اُس نے یہ بھی کہا کہ حال ہی میں سابق ہوم منسٹر کے ختم کرنے کی قیمت کے طور پر، جس کے لئے پہلے گورنر صاحب نے کہا تھا کہ وہ ختم نہیں کیا جائیگا - پچاس ہزار روپے مائن اونرز سے اِکٹھے کئے گئے - یہ روپیہ کس طرح خرچ ہوا، مجھے معلوم نہیں - پھر اُس شخص کو .....

میر گل خان نصیر :- یہ پچاس ہزار روپے گورنمنٹ نے جمع کئے ہیں یا مائن اونرز نے اُس کے خلاف خرچ کرنے کے لئے ؟

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- مائن اونرز نے جمع کئے ہیں - تاکہ اِس کو ختم کروانے کے راستے ہموار کئے جائیں -

میر گل خان نصیر :- آپ لوگوں نے پیسے جمع کئے ہیں ؟ (میاں سیف اللہ خان سے مخاطب ہو کر)

میاں سیف اللہ خان پراچہ:۔ نہیں جناب۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ اس سے پہلے ایک اور واقعہ ہوا ہے۔ نوکنڈی میں ایک کان کسی کو الاٹ ہوئی ہے۔ نیپ کے ایک بڑے اچھے ورکر کو۔ سردار گوہر خان زرک زئی کو۔ لیکن اُس کا قبضہ نہ اُس کو کسی مجسٹریٹ کے ذریعے دلوایا گیا ہے۔ جو طریقہ ہے۔ نہ لیویز کے ذریعے دِلوایا گیا ہے، جو قانون ہے۔ نہ وہاں ملیشیا مقرر کی گئی۔ بلکہ سردار زرک زئی کی اپنی قوت سے قبضہ حاصل کرنے کے لئے موقع دیا گیا۔ حکم دیا گیا یا کہا گیا، بہرحال یہ صاحب جب دستہ لے کر گئے، تو اُن کو راستے میں ایک آدمی نے دیکھا۔ اُس نے تین چار چیزیں مجھے بتائیں۔

میر گل خان نصیر:۔ پرائیٹ آف آرڈر سر! اِس قبضے کا اِس بل سے کیا تعلق ہے؟

مسٹر اسپیکر:۔ آپ خود ہی سفارش کرتے ہیں کہ وہ جو چاہیں، بولیں، اجازت ہے۔

میر گل خان نصیر:۔ جناب۔ اس حد تک اِجازت نہیں دی جاسکتی۔

مسٹر اسپیکر:۔ وہ تو یہ سمجھ رہے ہیں کہ بل کے اصول پر بحث کر رہے ہیں۔ "خان صاحب سردار صاحب۔ اُنکی فورس۔ ان کا وہاں جانا" کیا یہ سب بل کے اصول ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ میں کیا کہوں۔ جب بھی آپ نے کوئی آرڈر

دیا ہے، ہم نے اُس کو مانا ہے - آپ اب بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہ بولیں، تو میں نہیں بولونگا۔

مسٹر اسپیکر :- آپ کے بولنے کا حق تو مُسلّم ہے - ہم صرف اتنی گذارش کرتے ہیں کہ آپ متعلقہ بات کریں - چھوٹی چھوٹی تفصیل میں جانے سے تو یہ بل ہمیں ختم ہو جائیگا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- دِن تو آپ کے خرچ ہونگے - آپ اِس بات کو تو سُن لیں، مَیں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ بِل بنایا ہی اِس نیت سے گیا ہے - مَیں یہی بتا رہا ہوں، اُنکی نیت اور عمل کیا ہے - مَیں آپ کے سامنے یہی چیز پیش کر رہا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :- خانصاحب پھر کتاب لکھنے والی بات ہوئی۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- جناب عالی! اِس پر تو بہت ساری کتابیں لکھی جائیں گی۔

مسٹر اسپیکر :- آپ اِس پر کتاب ضرور لکھئے .....

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- اِس پر بہت ساری کتابیں ضرور لکھی جائیں گی - اور اِس میں اسمبلی کے مباحثات سے بھی حوالہ دیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر :- یہ ٹھیک ہے - اس پر کتابیں لکھیئے - یہ مسلّم ہے - دُرست ہے - لیکن اسمبلی کے اندر تو کم از کم Irrelevant رہنے کی کوشش کیجئے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ اس بِل میں اصول سے یہ

مطلب ہے۔ تو صرف چار لفظوں میں یہ کہہ دیتا۔ جیسا کہ انہوں نے کہا۔ کہ یہ انتقام لینے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس طرح سارا معاملہ چند لفظوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ مگر مجھے اپنے طور پر ثابت کرنا ہے، کہ اُن کی نیت کیا ہے، اُن کا ارادہ کیا ہے، سارا قصہ کیا ہے، تو جناب ایسی صورت میں اسی طرح ہوگا.....

میر گل خان نصیر :- آپ نیت کی بات نہیں کر سکتے۔ اس طرح بحث نہیں ہو سکتی۔ کہ یہاں چائے پی وہاں روٹی کھائی۔ ایسے ہوا، ویسے ہوا۔ اگر آپ تفصیل میں جائیں گے، تو.....

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- میں نے ابھی تک چائے کا نام نہیں کیا ہے۔ حالانکہ مجھے خود چائے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ چائے کا میں نے نام ہی نہیں لیا ہے۔ اور روٹی کا بھی ذکر نہیں کیا ہے۔ میں بات کر رہا ہوں۔ کہ مسلح دستہ یہاں اس حکومت کے علاقے میں تیار ہوا۔ اور گیا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں۔ اور اُن کے جانے کے بعد.....

میر گل خان نصیر :- جناب اُن باتوں کا اس بل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس بل کی آڑ میں یہ کہنا کہ کون گیا اور کون نہیں گیا۔ بالکل غیر متعلق باتیں ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- کان پر قبضہ کرنے کے لئے بھائی۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ لیویز بھیجتے، جسٹریٹ بھیجتے اور قبضہ دلاتے۔ آپ نے ایک غیر سرکاری آدمی کو قبضہ کرنے کے لئے بھیجا۔ تو صاحب وہ دستہ جو جا رہا تھا۔ تو ایک آدمی نے اُن کو دیکھا.....

میر گل خان نصیر :- جناب میری گذارش ہے کہ خانصاحب بالکل غیر متعلق باتیں کر رہے ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ وقت ضائع کیا جائے۔ اور اسمبلی کو طول دیا جائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر :- وہ بل پر بول سکتے ہیں۔ ان کا [illegible] judgement یہ ہے کہ وہ principle کو oppose کر رہے ہیں۔ تو ان کو روکا نہیں جا سکتا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- تو صاحب جب یہ مسلح دستہ جا رہا تھا تو گورنمنٹ کی طرف سے صرف یہ ہوا کہ ایک Barrier کا راستے میں لگا دیا گیا۔ اس پر لیویز متعین کی گئی۔ انہوں نے اس دستے کے لئے Barrier کھولا۔ اور جب وہ چلے گئے، تو ان کے جانے کے بعد ان کے دستے کو cover کرنے کے لئے میرے خیال میں اس Barrier کو بند کر دیا گیا۔ تاکہ کوئی اور مخالف نہ جا سکے۔

میر گل خان نصیر :- جناب والا! کیا اسمبلی میں اس کی بھی اجازت ہے کہ غلط باتیں کہی جائیں۔ خانصاحب فرما رہے ہیں کہ Barrier کھولا۔ وہ گذرے اور پھر بند ہوا۔ کیا خانصاحب وہاں موجود تھے؟ کیا خانصاحب کا نمائندہ وہاں موجود تھا، جس نے ان کو تفصیلات بتلا دیں اور ان کو ایک ایک سیکنڈ کی بات معلوم ہوئی.....

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- جی ہاں۔ مجھے ایک ایک چیز.....

میر گل خان نصیر :- ایسی غلط باتیں یہاں نہیں ہونی چاہئیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر مجھے یقین ہے۔ تو صاحب اس دستے کے بیچ آدمی تھے.....

میر گل خان نصیر :- مجھے یقین ہے کہ آپ کی باتیں غلط ہیں۔ ان میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

خلیفہ عبدالصمد خان اچکزئی: — یہ ٹھیک ہے آپ اپنے طور پر کہہ سکتے ہیں۔ تو صاحب اُس دستے کے متعلق مجھے بتلایا گیا کہ

وہ نشان یا بیج جو لیویز اور پولیس کی ٹوپیوں پر لگتا ہے، وہ اُنکی ٹوپیوں پر نہیں تھا لیکن ٹوپیاں تھیں۔ لباس وہی تھا، اسلحہ وہی تھا۔ یہ لوگ وہاں پر گئے۔ اور اُنہوں نے وہاں قبضہ کیا۔ پھر آپ لوگوں نے سُنا ہے۔ گورنر صاحب نے بڑی دیر کے بعد اعلان کیا کہ نئی بخش زہری کا وانٹ موجود ہے۔ اور وہ بلوچستان میں نہیں آسکتے ہیں۔ اس طرح وہ physically اپنی اُس ملکیت کی حفاظت بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ اب جبکہ یہ دوسرا قانون بن جائیگا اور اُس کی روشنی میں معاملات طے ہونگے۔ بل میں جو دفعات ہیں، اور اُنکی جو details ہیں، اُنہیں میں سمجھتا ہوں۔ لیکن میں اُنہیں پڑھ نہیں سکتا ہوں۔ اُن پر بحث نہیں کرسکتا ہوں۔ اُس میں سمجھوتے کی بھی گنجائش ہے۔ واگذاری کی بھی گنجائش ہے۔ compensation میں بھانے بازی کی بھی گنجائش ہے۔ وہ تو اپنے موقع پر ہوگا۔ بل کو اگر اس طرح سے پیش کیا جاتا کہ ہماری عوامی گورنمنٹ۔ ہماری سرداری گورنمنٹ۔ یہ کہتی کہ یہ mine owners کی بخش ہو، پراچہ ہو، گیلانی ہو، یہ لوٹ رہے ہیں۔ دولت بنا رہے ہیں۔ پیسہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ اور پیسہ لے جا رہے ہیں اور ہمارے ملک کو، ہمارے لوگوں کو، ہمارے غریبوں کو اُس پیسے کی ضرورت ہے۔ ہم اُس کو لینا چاہتے ہیں۔ تو میں ایک ہاتھ کے بجائے دونوں ہاتھوں سے تائید کرتا۔ اور کہتا بھائی ضرور لینا چاہیئے۔ سرکاری طور پر اُس کو چلاؤ۔ پٹھانوں کو نہ دو۔ سواتیوں کو نہ دو۔ غیر ملکی پٹھانوں کو نہ دو۔ غریب ٹگیوں کو دو۔ غریب مریوں کو دو۔ غریب خارانیوں کو دو۔ کسی کا کام ہوجائے۔ یہاں یہ چیز نہیں ہے۔ یہاں شراکتوں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہاں کارپوریشنوں کیلئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہاں نئے آدمیوں کو دینے کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہاں پرانے آدمیوں کو بحال کرنے اور واپس لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ پھر یہ بل کس اصول پر بنایا گیا ہے۔ اور میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ اور اب پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ کارپوریشن کس کی ہوگی۔ نیا مالک کس کو بنایا جائیگا۔ یہ بھی اُن کے عمل سے معلوم ہے۔ جب دو کانیں ضبط ہوئیں، تو ٹیلیفون پر الاٹ کس کو ہوئیں۔ ایک بہت بڑے غریب آدمی کو، جو مینگل نہیں، تو بگٹی ہوگا۔ اگر بگٹی نہیں، تو مری ہوگا۔ مری نہیں، تو اچکزئی ہوگا۔ نام ہے "آدم جی صاحب"۔ وہ الاٹ ہوتی ہیں آدم جی

سردار غوث بخش رئیسانی صاحب کو: وہ آدمی تو ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: اور جو کارپوریشن بنائی جائیگی۔ میں ابھی سے پیشین گوئی کرتا ہوں کہ اس میں ممکن ہے کہ میرے دوست نواب احمد نواز کا حصہ ہو۔ یا مری صاحب کا۔ جو پہلے بھی مکان کن تھے یا بھی دو چار آنے کا حصہ ہو۔ لیکن تمام حصے کراچی کے تین چار آدمیوں سے باہر نہیں جائیں گے۔ آدم جی فینسی ہارون لازمی طور پر اس میں ہونگے۔ اور یہ کارپوریشن بنے گی۔ تو یہ بل نہ بلوچستان کی مائن انڈسٹری کیلئے بنایا گیا ہے۔ نہ بلوچستان کے لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ نہ یہاں کے غریبوں کی غربت کو دور کرنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ یہ بل یقینی ہے۔ اور اس کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں۔ اندرونی طور پر جھگڑے ہوئے ہیں۔ کوئی زلمے پختون، کوئی نیپ کی ورکنگ کمیٹی، کوئی بسم اللہ خان پشتون، کوئی بی۔ ایس۔ او کا بلوچ، کوئی نیپ کی ورکنگ کمیٹی کا بلوچ، کہ یہ مائنز ان کے حوالے کئے جائیں۔ یا ان کو حصے دیئے جائیں۔ میں ان حضرات کو عرض کر دوں کہ اب آپ کے معاملات عام آدمیوں سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ .....

میر گل خان نصیر: آپ کو دوسرے معاملات پر بات نہ کرنا چاہیئے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: دوسری بات نہیں ہے، مائنز کی بات ہے principle کا mines ہے اور میں آپ کو بتاتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر: یہ ہر ایک چیز کو principle مانتے ہیں۔ اور "الف" سے "ی" تک یہ سمجھتے ہیں کہ یہ irrelevant ان کو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہ اس لئے کہ ان کے بارے میں مجھے بڑے افسوس سے

کہنا پڑتا ہے۔

اُگتے ہیں تو مرتے ہیں،
نکلتے ہیں تو اندھے ہوتے ہیں۔

بس یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو بھی چھٹی دے دی جائے کہ جو چاہیں کہیں، جو نام آپ mention کرنا چاہیں، کریں۔ اور جو مناسب سمجھیں اُن کو جواب دیں۔

میر گل خان نصیر: — جناب عالی! گذارش یہ ہے کہ ہمیں تو کام کرنا ہے۔

مسٹر اسپیکر: — کام تو ہم رات کو بیٹھ کر بھی کریں گے۔ آپ ان کو بولنے دیں۔ ہم رات کو بھی بیٹھیں گے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ relevant ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: — جناب عالی! میں تو.....

مسٹر اسپیکر: — خانصاحب! آپ کوئی اچھی روایات اِس ہاؤس کے لئے نہیں پیدا کر رہے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی: — میں نے تو ابھی تک کسی شخص کا نام نہیں لیا ہے۔ سوائے آدم جی کے جس کو ایک کان اِلاٹ ہوئی ہے۔

مسٹر اسپیکر: — آدم جی اور اُس کے حصّہ دار! یہ سب باتیں ریکارڈ پر بھی آگئی ہیں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ: — آپ نے حصّہ داروں کے نام لئے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- میں نے تو صرف possibility بتائی ہے۔ میں نے تو صرف یہ بتایا ہے کہ اس طرح کی تقسیم ہوگی۔ یا ہو سکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر :- خان صاحب اس کے لئے تو ٹیپ ریکارڈ آن کرنے پڑیں گے کہ آپ نے possibility بتائی ہے۔ یا یہ بتایا ہے کہ share holders کون کون لوگ ہوں گے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- اگر میں نے یہ کہا ہے تو میں ایشو بل پر کوئی لفظ نہیں بولوں گا اور میں بیٹھتا ہوں

مسٹر اسپیکر :- اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو جاری رکھئے، ورنہ دوسرا آدمی بولے گا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- تو میں عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے اس اصول پر یہ بل بنایا ہے کہ اس سے غریبوں کا بھلا ہو۔ اس سے بلوچستان کے عوام کا بھلا ہو تو ہم انکو اپنے طور پر nationalize کر سکتے ہیں۔ انہیں nationalize کرنا چاہئے۔ انہوں نے وعدے کئے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو سوشلسٹ کہتے ہیں۔ اپنے آپ کو غریبوں کا ہمدرد کہتے ہیں۔ عوامی کہتے ہیں۔ ان کو nationalize کرنا چاہئے اور اگر وہ یہ نہیں کر سکتے ہیں، تو کم از کم اتنی تسلی تو دلائیں کہ یہ بلوچستان کے لوگوں کے ذریعے بلوچستان کے لوگوں ہی کیلئے ہوگی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ اتنی تسلی نہیں دلا سکیں گے۔ وہ اپنے ہاتھ پوری طرح سے آزاد رکھنے کے لئے بندوبست کر چکے ہیں۔ سٹرائکیں بھی کر سکتے ہیں۔

بل میں موجود ہے۔ کارپوریشن بھی بنا سکتے ہیں۔ بل میں موجود ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، نئے آدمیوں کو بھی دے سکتے ہیں۔ پرانے سے لے کر پھر بحال کر سکتے ہیں۔ پرانے مالکوں کے پاس رہنے دے سکتے ہیں۔ اور ان سب کیلئے اپنی آزادی قائم کرنے کیلئے انہوں نے تمام عدالتوں کا راستہ بند کر دیا ہے۔ بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کوئی بھی عدالت ان کے کسی فیصلے کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتی ہے۔ یہ ہے اس بل کا اصول، جس پر اس کو بنایا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ میر صاحب آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے۔

میر شاہنواز خان شالیانی:۔ جناب ضرور۔ قبل اس کے کہ میں اپنی گذارشات پیش کروں، میں آپکی توجہ ذاتی تکلیف کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ مجھے بھی مولانا محمد حسن کی طرح ایک تکلیف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ جو کمرہ ہے (ایوان) اس میں گرم کرنے کیلئے کوئی بندوبست نہیں ہے۔ مجھے بہت سردی لگ رہی ہے۔ اگر کوئی بندوبست نہ ہو، تو کم از کم لکڑی لگا کر آگ جلا دی جائے۔ . . . . . .

مسٹر اسپیکر:۔ آپ یہ بل پر بول رہے ہیں؟

میر شاہنواز خان شالیانی:۔ پہلے میرا فرض ہے کہ اپنی تکلیف بیان کرنا کیونکہ یہ کمرہ میرے جیسے موٹے آدمی کے لئے جو کہ گرم علاقے سے تعلق رکھتا ہے، پوری سزا ہے۔ جناب والا! اس بل پر بڑی بحث ہوئی ہے۔ میں زیادہ وقت نہیں لونگا۔ لیکن یہ ضرور کہونگا کہ جناب چوری دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رات کو چھپ کر ہوتی ہے، اور دوسری وہ ہوتی ہے۔ جس میں راہ پر لوگوں کو لوٹا جاتا ہے۔ لیکن یہ چوری تیسری قسم کی ہے کہ لوٹا بھی جائے اور کسی کو یہ مجال بھی نہ ہو کہ کسی کورٹ میں جائے۔ یہ عجیب قسم کا بل ہے۔ اس لئے میں تو یہ کہونگا کہ بلوچستان کے لئے نہیں ہے۔ ایسا اس وقت

ہوتا تھا۔ جب مغلوں کے نائب ہوتے تھے۔ وہ ایسا کرتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ اِس پل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

میر گل خان نصیر:۔ جناب والا! اِس پل پر ایک طویل بحث ہو چکی ہے۔ میں چند باتیں عرض کرونگا۔ پہلی بات جو اِس پل کے خلاف ہمارے محترم میاں صاحب نے اِس دلیل کے ساتھ پیش کی کہ یہ پل اِس لئے ناجائز ہے کہ مائن اونرز سے اُنکی مائینز واپس لی جاری ہیں۔ جنہوں نے یہاں پر اخراجات کئے ہیں۔ گذارش یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی یہ کاروبار ہوتا ہے اُس پر ضرور اخراجات کئے جاتے ہیں اور ہمارے مائن اونرز نے اگر اخراجات کئے ہیں، تو اُن اخراجات کا تناسب بھی دیکھا جائے اور جو آمدنی اور فائدہ اُنہوں نے اُٹھایا ہے، اُسے بھی مدِ نظر رکھا جائے۔ تب یہ معلوم ہو جائیگا کہ اخراجات کیا ہیں۔ ان مائن اونرز نے جو یہاں سڑکیں بنائی ہیں، وہ ایسی ہیں کہ اُن پر کوئی لاری، کوئی بس، کوئی ٹرک بآسانی گذر نہیں سکتا اور وہاں جو مزدور رہتے ہیں، اُن کے لئے نہ کوارٹرز ہیں، نہ ہسپتال اور نہ اُن کے بچوں کے لئے سکول ہیں۔ اُن کو اُس کمائی میں سے، جو وہ کماتے ہیں، اور جن سے مائن اونرز کروڑوں روپے حاصل کرتے ہیں، کیا دیا جارہا ہے۔ جناب والا! لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ بدقسمتی سے آج بلوچستان میں، بالخصوص اِس صوبے میں جو حالات پیدا ہوئے ہیں، اُس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بلوچستان نہیں، بلکہ یہ افریقہ ہے۔ اور ہماری یہ ایک نوآبادی ہے۔ یہ ہماری ایک کالونی ہے۔ لیکن ہم اپنے اُن دوستوں کو یقین دلاتے ہیں کہ بلوچستان نہ افریقہ ہے اور نہ کسی کی کالونی، کہ یہاں پر جو وہ چاہیں، کریں۔ اِس کی دولت سے جتنا منافع چاہیں، وہ اُٹھائیں۔ اور یہاں کے لوگوں کو غربت و افلاس اور بھوک جیسے مصائب میں بدستور گرفتار رہنے دیا جائے۔ یہ حکومت، جو نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیت علماء اسلام کی مشترکہ گورنمنٹ ہے، اِس نیت کے ساتھ آئی ہے کہ ہم اُن استحصالی طاقتوں کا قلع قمع کر دیں گے، جو ہمارے غریب عوام کے خون پسینے کو چوس رہے ہیں۔ اور اِس پل کی غرض و غایت یہی ہے۔ اِس پل کو اِس لئے نہیں لایا گیا ہے کہ کسی شخص سے ذاتی انتقام لیا جائے۔ خانصاحب نے فرمایا ہے کہ یہ چیز میر بخش زہری کے خلاف آرہی ہے۔ لیکن خانصاحب کو اِس کے

ساتھ ساتھ اُن دوسرے بھائیوں کا بھی نام لینا چاہیئے، جن کو اس بل سے فائدہ پہنچتا ہے۔ میرا مطلب ہے اُن مزدوروں سے، جن کو اس بل سے فوائد حاصل ہونگے۔ میں نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ ہم یہ بل یہاں کے لوگوں کو، جو بربادی کے حالات سے دوچار ہیں، بچانے کے لئے لائے ہیں۔ اور یہ بل ہم اس نیت کے ساتھ لائے ہیں کہ وہ لوگ جو بلوچستان کو اپنا ایک کالونی سمجھتے ہیں، اب اُسے ایک کالونی نہ سمجھیں۔ جناب والا۔ پٹ فیڈر کی معدنیات پہلے ہی جا چکا ہے۔ جو اُن کے ہاتھ میں ہیں۔ آج وہ پٹ فیڈر پر اسی طرح قابض ہیں اور اسی طرح سے [illegible] اور کر رہے ہیں۔ پہلے وزیر صاحبان چلے آرہے ہیں کہ وہاں چند آدمی رہتے ہیں اور اُن کے حقوق لوٹے گئے ہیں۔ اُن کا مال لوٹا گیا ہے۔ آج کے لئے یہاں پر demand کیا جا رہا ہے کہ اُن کے حقوق کا یہاں پر تحفظ کیا جائے۔ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اُنکی حفاظت کیلئے ملیشیا اور فوج کو برداشت کی جائے اور اُن کے گاؤں میں ملیشیا اور فوج کی چوکیاں قائم ہوں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ لوگ کسی اور صوبے سے یہاں آئے ہیں۔ میں اپنے دوستوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ بلوچستان کسی کی کالونی نہیں ہے۔ بلوچستان صرف بلوچستانیوں کیلئے ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں پر صرف اُنہیں لوگوں کے حقوق کا تحفظ ہوگا، جو بلوچستان میں رہتے ہیں اور اپنے آپ کو بلوچستانی سمجھیں گے۔ اُن استحصالی طاقتوں کو حق نہیں دیا جائیگا۔ کہ وہ جس طرح چاہیں استحصال کرتے رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ contract basis پر ہیں۔ صحیح ہے جناب لیکن کنٹریکٹ کس سے ہوا ہے؟ اُس وقت حکومت کس کی تھی؟ جس نے کنٹریکٹ دیا، وہ کون لوگ تھے۔ وہ بھی وہی تھے، جو وہ ہیں۔ اُس وقت بلوچستان میں بلوچستان کے عوام کی حکومت نہیں تھی۔ جس کے ساتھ معاہدے کئے گئے تھے۔ وہ بلوچستان کے عوام نہیں تھے۔ آج بلوچستان کے عوام میدان میں آگئے ہیں۔ اُن کو اپنے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ آپ وہاں سے چل کر آتے ہیں، اپنے چند آدمیوں کے لئے۔ جن میں سے ایک آدمی مر گیا ہے۔ اُسی کے تحفظ کیلئے [illegible] ہو رہا ہے۔ لیکن جب تونسہ شریف میں لاکھوں لوگوں کے حقوق چھین لئے گئے، جب قبائلی قبیلے کے لوگوں پر گولیاں چلائی گئیں، تو

اس وقت ہم کو یاد نہیں تھا کہ ہم بھی چلے آتے۔ اور ہم یہ مطالبہ کرتے۔ جو آج آپ کر رہے ہیں۔ جناب والا۔ جو کنٹریکٹ دیا جاتا ہے، وہ منسوخ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہم مانتے ہیں اگر یہ مائنز Contracts پر ہیں، تو اُن کنٹریکٹ کے شرائط بھی دیکھو۔ جن میں یہ شرط بھی ہے کہ اُس مائن سے آپ جائز فائدہ اٹھائیں گے۔ اگر اُس کو ناجائز طور پر استعمال نہیں کیا جائیگا۔ اُس سے جو رائیلٹی۔ یا ٹیکس گورنمنٹ کیلئے مقرر ہے، اُس میں خرد برد نہیں کی جائیگی۔ اُس میں جو مزدور کام کر رہے ہیں، اُن کے حقوق کا تحفظ کیا جائیگا۔ آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان شرائط میں سے کتنی شرائط کی پابندی آپ نے کی ہے۔ تو جناب والا کنٹریکٹ منسوخ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اُس آرڈی نینس کو جو ہم آپ کے سامنے لائے ہیں اور جو ہاؤس کے سامنے پیش ہے، اُس میں کوئی سخت قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ اُس میں موقع دیا گیا ہے کہ آپ اپنے کام کی اصلاح کریں گے۔ آپ اُن مائنز کو جائز طریقے سے کام میں لائیں گے۔ اور اس سے جو آمدنی ہوگی، اُس سے یہاں کے عوام کو مستفید کریں گے۔ اس سلسلے میں محترم خانصاحب نے میر نبی بخش زہری کا ذکر فرمایا ہے، اور کہا ہے کہ یہ بل اس لئے لایا گیا ہے کہ میر نبی بخش کو تکلیف پہنچائی جائے یا اُس کے حقوق چھین لئے جائیں۔ اور اس سلسلے میں اُنہوں نے گوہر خان وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ میں خانصاحب کی خدمت میں عرض کر دوں جیسا کہ پہلے گذارش کر چکا ہوں کہ نبی بخش زہری کی مائنز کو اس نیت سے ضبط نہیں کیا جا رہا ہے کہ نبی بخش مسلم لیگ میں تھا یا اُس کی موجودہ حکومت سے، جو برسر اقتدار ہے، مخالفت ہے بلکہ اس کی تحقیقات کی گئی ہے۔ اور ہو رہی ہے کہ وہ مائنز اُن کو الاٹ نہیں ہیں۔ خانصاحب نے گوہر خان کا ذکر کیا۔ مگر اُس کو جو مائنز الاٹ ہوئی ہیں، وہ۔ وہ نہیں ہیں، جو نبی بخش زہری کو الاٹ تھیں بلکہ وہ۔ وہ مائنز ہیں، جن سے نبی بخش زہری وغیرہ ناجائز پیداوار حاصل کر رہے تھے۔ اس کے لئے باقاعدہ ایکسپرٹ بھیجے گئے، انہوں نے جا کر نقشوں کا معائنہ کیا۔ دونوں فریقین کے آدمیوں کی موجودگی میں اور یہ ثابت ہو گیا کہ وہ زمین اس کو الاٹ نہیں ہوئی ہے۔

میں اس مختصر تقریر کے بعد گذارش کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ: یہ بل قبائلی علاقوں میں تو نافذ العمل نہیں ہوگا۔ تو پھر چاغی میں میر نبی بخش زہری کی مائینز پر کیوں ہاتھ ڈالا جا رہا ہے؟

میر گل خان نصیر: جناب والا! میں گذارش کرتا ہوں کہ اس بل کا مقصد کسی سے انتقام لینا نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے استفادہ حاصل کرنے کا زیادہ موقع دیا جائے۔

Minisiter for Mineral Recources: Sir, It is a matter of great shame that in this august House the Hon'ble Member Khan Sahib has deemed not fit to steep so low that he not only blamed himself but also threw aspertions on the members of this august House. To say that Khan Sahib is a petty ..... would be against Parliamentary practice. But, instead, I would say that he is a "Professional Exaggerator" that is, I am allowed, by the Parliamentary practice, to say. I think it proper, just to see records, created by the allegations of Khan Sahib before going to the other Hon'ble Members. The Hon'ble Members have said that doing anything which is unconstitutional, will not give any power to the Government to do this. I would like to remined this Hon'ble House that whatever we are doing or in whatever way we are doing that is not against the law of the country. Whatever laws we make in this august House that will always be made under the specific provisions of the Constitution. Everything was done and will be done under the Constitution: If any law or any enactment passed bp this House was beyond the capacity of this House then there were always the courts of Law, namely the High Courts and the Supreme Courts. Both the Courts have a right to interfere. Therefore, they con-not say that this House has transgressed its powers. The Hon'ble "Professional Exploiter" Main saifullah Khan has said that the Government has transgressed the powers of the Courts because it aimed at to victimize his opponents. I would like to remined Main Saifullah Khan that his father Khan Bahadur Habibullah Khan Sahib, a few months before, had said that any law which the Baluchistan Government might bring in this connection would naturally be for the benefit of common man and we would welcome it, we would even give our mines for it. This the Khan Habibullah Khan had said and therefore, it is not proper on the part of the Hon'ble Member to say what he has said. He has said that if the Government decides to take over mines for the benefit of the people he would give the mines. But Mian Saifullah has said that the Government is doing all this to supprers its opponents and that is why it has barred the jurisdiction of the courts. The Hon'ble Member has said that under section 10:

ہائی کورٹ کو کوئی اختیار نہیں ہے - کوئی قانون بھی نہیں ہے - کوئی یہ بھی نہیں ہے - کوئی وہ بھی نہیں ہے - نہ Powers ہیں - نہ سپریم کورٹ کو ہے - نہ فلاں جج کو ہے - نہ یہ ہے نہ وہ ہے -

I would like to bring in the notice of the Hon'ble Member that Mr. Bhutto Chairman Bhutto", President of Pakistan, promulgated some Ordinances in which he made a distinct provision that no court, including the Supreme Court and High Courts, shall call in question or permit any thing contained in the Ordinances to be discussed in Supreme Court or High Courts. He himself barred the jurisdiction of the Courts in certain cases. No court, including the Supreme Court, can do this or that. The Ordinances promulgated by him contained provision that no Council, no Supreme Court, no Judge of any court, can bring this into consideration So my dear sirs, you say that you are members of the People Party, Awami Government but your Chairman Bhutto, who is entitled to frame Ordinances, has barred the Courts, Supreme Courts and High Courts Judges from this. Why you and your Chairman did that? He is not a mad man obviously. He knows limitations He knows the bars. He knows the difficulties the country is facing. So this he said, when he passed the Ordinances. He said that he was barring the jurisdiction of the Supreme Court and the High Courts, then there must be cogent reasons for this and what are those reasons. In one of his speaches in Lahore he said, that this country had wasted 25 years and it could not afford to waste anymore. Why he did not give the jurisdiction to the High Courts and Supreme Court? Because he said that for a comma and for fullstop a person could go and challenge something in the High Courts or in the Supreme Court and it might take two years, three years, four years for the courts to decide. Thus the purpose of its being progressed and prosperity might be diminished. It is for this reason that the President of Pakistan said that we had promulgated an Ordinance because we had to save the time, otherwise the cases would be kept on going in the courts for years. But I assure you that whatever we are doing is not un-constitional. If we transgressed the bounds of our limitations, the Supreme Court and High Court have the jurisdiction. To arrest our actions they always keep an eye and always can check us and always can say that you have crossed the Constitutional barriers, and we are always willing to accede to the demands of the High Court and Supreme Court. Now the Hon'ble Member Khan Sahib Has said :

میں یہ سمجھتا ہوں - اور میرے خیال میں اس میں کیا ہوا ہے -

So Lord Bencham, who was great philosopher, has said that youth and destitutes are valid companions. In case of Khan Sahib I take this old and reverse in the truth that you and destitutes are very aged destitutes and are already companions. Khan Sahib has also said about Mir Nabi Bux Khan Zehri. One thing I want to bring in the notice of Khan Sahib, that

Mir Nabi Bux Zehri's mines are in tribal areas. Had Khan Sahib read the objects of the Bill, had Khan Sahib seen it, he would not have said that it extended to the tribal areas It would have saved the time of this House had he taken the trouble of going through it instead of opposing it without going through it. He is poisned from inside, He is poisning the people for the last 20 years and yet has not recognised the inalienable Pathans. But frustrations has made him frustrated so much that Khan Sahib could not see it objectively and rationally. The Ordinance says that it shall not be extended to the tribal areas, it means it will not be applied to tribal areas and to those sluggish mines he is talking about. They are in the tribal areas, khan Sahib, they are not here. Have you taken it more objectively and have you seen it, you would not have said this. Khan Sahib has also said that tnese mines have been taken away and have been given to Adamjees I say, catagorically in this House that this allegation is malicious, it is false, it is baseless. In Baluchistan, there are no such mines belonging to Adamjee groups of industries. What are the names. They are three brothers. Out of these three brothers one had died about six months back It means that two brothers are still alive. There have no interests in mining leases in Baluchistan. I say it in front of this august House in order to set Khan Sahib's mind on the case. Khan Sahib has further said that these leases have been given against Mir Nabi Bux Zehri terms. I would say that whatever the relationship that is there, but it is not for me to bow myself so down to throw aspertions towards Khan Sahib. I will not. do that Khan Sahib. He has also said about Mir Gohar Khan Zarakzai. He said that Mir Gohar Khan Zarakzai has gone there to teke acquisition of Mir Nabi Bux Zehari mines. Again I would bring in the notic of this august House that it is absolutely fabrication, pure malcious propaganda, pure fishing of Khan Sahib's versatile immagination. The factual position which you want to know, Khan Sahib, and have you been honest. enough to wish to know the factual position, I will tell you this factual position now.....

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai : Sir, is throwing aspertions on the honesty of a member of this House in these words, parliamentary ? It is clearly aspertion on my person, Sir.

Minister for Mineral Resources : It is not an aspertion. It is only a statement that you did not tell the truth. I am saying that had you gone to the truth you would not have said this. I am saying the truth and you do not accept it because you are under misapprehension, because you have been informed wrongly and you tried to believe us wrongly on the basis of wrong information. Have you been honest enough you would not have said so.

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai : "Mr. Speaker Sir Are the words have you been honest enough." Parliamentary ? I want your ruling on this point.
Minister for Mineral Resources : Obviously when one is willing to believe these allegations then the question of honesty does not arise. In fact there is a limitation to this honesty.

Mr. Speaker : I think, the Hon'ble Minister will withdraw these sentences

Finance Minister: Sir, I withdraw. If it is true, then I withdraw Khan Sahib. I am not like you. When you were throwing aspertions, I did not object to it. I did not talk like you. I assure you, that if it has injured your feelings then I withdraw it,

So I was telling about Mir Nabi Bux Zehari. The correct position is that in 1951-52 Mir Nabi Bux Zehri had been alloted twelve thousand acres ten thousand acres, eight thousand acres for mining. At that time, there was West Pakistan. He went to Lahore and managed to have twelve thousand acres sanctioned, ten thousand acres at othertime, and eight thousand acres at other time. They wanted one particular area, so they would have killed few people. They wanted five guns, about two three people to impress. The Central Government and the Secretaries said that was his area and that no body could come and they would have done anything and to give him three thousand more acres, where nobody is there to count. It so happened since 1963 ; that is in nine years. There is one lease of 52 acres of this Mir Nabi Bux Zehari in the name of PIMS..... (Pakistan Industrial Mining Syndicate Corporation). One particular area of 52 acres, it in one area, Mir Sahib is working in that area for the last nine years. As it happened, he extreated 28600 tons of marbles in this ex-syndicate area. But the factual position is that those areas were not his. It is not a granted area to Mir Nabi Bux. He was extracting marbles from those areas by sheer use of arms. Anybody who came in that area, fired few guns and killed few people. People ran away and nobody would come. No ruling party, no survey party, no Deputy Commissioner, or anybody else. Nobody can say that he is a Government man. If he appears at night I do not know how much he has gone. I do not know how much he has gone or not. It is for me to say. Why he had been mining for nine years illegally? I can only presume that he took contract of that area by some illegal acts. As they did, some people were killed by, firing and probably some were given money to keep them quick otherwise why during the tenure of Ayub and Kalabagh-the then two Supermen of Pakistan-he got that sort of things. There are reasons for me to say, why he was allowed to enjoy that for the past nine years. He did not want any survey party, he did not want any tea--m to come in that area, because he knew that if any surveyer came then they would get a survey made: They will find it mining illegally. The are mining illegally for the last nine years and it came in the notice of this Government.

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai :

جناب عالی- گر آپ نے میری تقریر کو اچھی طرح سنا ہوتا تو یہ نہ کہتے میں نے یہ کہا ہے۔کہ یہ قبضہ لیویز کے ذریعہ نہیں دلایا گیا -مجسٹریٹ کے ذریعے نہیں دلایا گیا - میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ اس کا تھا - یا نہیں تھا

Minister for Mineral Resources : I am coming to this point. Mir Gohar Khan and his party who are the recider of Baluchistan came and said that they wanted lease in that area which is free. The Government said : O. K. He is a bonofide Baluchis: ani and any person who belongs to Baluchistan is entitled to a lease. He can take a lease in that area and it so happened. They took the lease of that area which Mir Nabi Bux was having illegally. In the records of the Government that is Government land, so the Government had a right to give it to him. He went there and Mir Nabi Bux Party came to know that illegal extraction of this area which they enjoyed for nine years is now coming to an end they tried to protect himself and his property which had become the property of Mir Gohar Khan as the Government had giveh him the leases So there is no need of having twenty people to protect himself. There is no legal restriction. There is no barring, he can take thirty, he can he can take forty people to defend his property. Is a man not allowed to defend his property ? There is no bar. If a thief enters my house then am I not entitled to go and catch the thief. At least, I am entitled to protect my property. There are the custodians of Law. There are also some other authorities to whom I can approach I did not give him amnesty while protecting his own property which belongs to him. That is the factual position.

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai : Is it so ?

Mr. Speaker : No personal interruption Khan Sahib. It is not a debate between the two Hon'ble Members. Unfortunately I do not like it.

Minister for Mineral Recources : While Khan Sahib was speaking I remained calim and allowed Khan Sahib to speak. Now I want to bring factual position in the notice of this august House. Whatever we did we did in in the benefit of Baluchistan. Khan Sahib said :

یہ تقسیم ہوں گے - فلاں ہو گا - احمد نواز بگٹی کو چار آنہ ملے گا - خیر بخش مری کو شاید دو آنہ کم ملے گا - کیونکہ وہ منسٹر نہیں ہے - جو منسٹر ہو گا اس کو زیادہ ملے گا - فلاں کو اتنا ملے گا - فلاں کو اتنا ملے گا -

I think it was not proper for the Hon'ble Member to say something like this. You hav just imagined that we would have certain things because belong to the party in power about which he has been telling such and such things. But before such and such thing is not done, I think, it is not a noble thing to attribute such things, Khan Sahib. Only you know : What is Hon'ble and what is not Hon'ble, then so what for me to say. At the moment, we do not know which mine the government would take. No doubt the Government would take but it would decide this issue later. The Government would see which mine would be in the benefit of the people of Baluchistan. If it is A's mine, B's mine, C's mine or D's mine. If it is beneficial, it is economically feasible, to run, then

the Government would take it, otherwise not. But priority would be given to the interests of the people of Baluchistan. The Government would see where it is beneficial for the people of Baluchistan, If Government get fifty lakh of rupees a year from a particular mine, then it is in the benefit of the public at large. In this way the Government would be able to open more schools, more hosipitals etc. The Government would be able to take more teachers for training. The Government would be in a position to give more scholarships The question is why Baluchistan souid not be benefited this way ? Should we always look to the Centre for aid ? For God sake give us twelve crore, thirteen crore, much bigger sum

صاحب ہم کو تیرہ کڑوڑ دو - ہم کو چودہ کڑوڑ دو

Why should we not explane our own resources, which we have got. Should we remain beggers for ever ? For the last 25 years we have been beggingi Shonld we always remain beggers ? I think it is not right for us to do that. In certain things we have sacrificed. Have you ever given any sacrifice ? We must learn to use our own resources. In this process some people will be harmed and some people will be benefited, but the benefit which will come out will go to the people. The law will hit only one or two people. But inspite of this we have made provisions that who will suffer will get compensation. There will be a committee, a high-powered committee, with four, five or six members. Whatever the Government decide that will be notified. So that the affected persons must know the factual position. The committee will see what devolopments have been made. It will see what benefits have been derived It will also see the working of mine. It will take all these things into considerations at the time of fixing the compensation. This will be a technical sort of thing. It will see what sort of benefits are there, and to whom give the compensation for it. We will not take over things from people like that. We will give compensation for it so that the people must realize that they have been compensated. It is for a better cause. So we all have to sacrifice. Today we are in power, tomorrow you may be in the opposition. Today you are in opposicion, tomarrow you may be in power. Today we are here and you there tomorrow you may be here and we may be there so it makes no difference to us. We all are Baluchistani. We all must prosper- But some of us has to sacrifice a little bit for this noble cause. We will have to build Baluchistan in this way. Certainly we cannot build Baluchistan by throwing aspertions on each other. We cannot develop Baluchistan in this way, Khan Sahib. This is what I would suggest.

مسٹر سپیکر - اب اجلاس کی کاروائی بارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اس موقع پر اسمبلی کی کارو ئی بارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگئی اور بارہ بجے دوپہر دوبارہ شروع ہوئی-)

Mr. Speaker : The question is——

That the Baluchistan Mining Concessions (Acquisitions) Bill, 1972, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE 2

Mr. Speaker : The question is -

That Clause 2 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 3

Mr. Speaker : There is an amendment from Sardar Ghaus Bakhsh Raisani. Yes Sardar Sahib.

Leader of the Opposition : Sir, I beg to move -

That in sub-clause (2) after the word "Concession" and before the comma the word " it shall give notice of fifteen days of such intention to a lessee or a licencee as the case map be and after expiry of notice period" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration; the amendment motion is

That in sub-clanse(2) after the word "Concession" and before the comma the word " it shall give notice of fifteen days of such intention to a lessee or a licencee as the case may be and after expiry of notice period" be inserted.

Minster for Minral Recources : Opposed.

قائدِ حزبِ اختلاف :- میں نے یہ ترمیم جناب اس لئے پیش کی ہے اور انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر کوئی شخص مجرم ہے، تو اس کو صفائی کا موقع دیا جاتا ہے۔ اسکو اتنا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ پوری طرح تیاری کرکے صفائی پیش کرنے کی۔ جواب دینے کی۔ لیکن یہاں کیا ہو رہا ہے۔ پہلے ہم جائیداد لے لیں گے، پھر اس سے کہیں گے کہ بتاؤ کیوں نہ تمہاری جائیداد کو، تمہاری لیز کو، تمہاری Property کو نہ لے لیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Treasury benches کو اس بات پر اتفاق ہونا چاہئیے کہ پندرہ دن کی مہلت کم ہے۔ انہوں نے پندرہ دن کہا ہے اور میں نے کہا ہے کہ ایک مہینے کی مہلت دی جائے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب وہ اس میں نہیں ہے۔ وہ دوسرے نمبر میں ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف :- Sorry Sir! انہوں نے کہا ہے کہ پہلے ہم لے لیں گے۔ پھر اس کے بعد نوٹس دیں گے۔ اب میرا نکتہ یہ ہے کہ پہلے نوٹس دیا جائے، پھر اس کے بعد اگر وہ لینا چاہیں، تو لیں۔ تاکہ اس کو کم از کم اپنی صفائی کا موقع مل سکے اور اس کی جو Compensation ہے، اس کا بھی فیصلہ ہو سکے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف کا تقاضا ہے اور Treasury benches کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئیے کہ پہلے ان کو نوٹس دیا جائے اور اس کے بعد عوام کے لئے، گورنمنٹ کے لئے، جس کی ضرورت ہو، تو اس کو لے لیا جائے۔ اس طرح اس کو اپنے آپ کو defend کرنے کا موقع مل سکے گا۔ اپنے اعتراضات وغیرہ پیش کرنے کا موقع مل سکے گا۔ وہ بار پرسس تو کر سکے گا۔ جناب یہ ہے میرا amendment اور میں سمجھتا ہوں، جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ پہلے بغیر نوٹس کے لیا جائے اور پھر اس کو نوٹس دیا جائے۔ تو جیسے میرے دوست کہہ چکے ہیں کہ اس میں ان کی مرضی نہیں ہے کہ جس کو وہ چاہیں victimize کر سکیں یا کسی کو ناجائز تنگ کر سکیں۔ کیونکہ عموماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ پہلے بتایا جاتا ہے کہ بھئی تم پر یہ جرم ہے۔ اور تمہارے خلاف یہ کارروائی ہوگی۔ پھر اس کے بعد تحقیقات اور پھر سزا دی جاتی

ہے۔ لیکن یہاں پہلے یہ سزا دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں، بعد میں باز پرس کریں گے۔ میرے خیال میں یہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے اور مجھے یقین ہے کہ Treasury benches میری اس amendment پر اتفاق کریں گے اور اسے نہیں ٹھکرائیں گے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ:- جناب اسپیکر! Sub - Clause (2) of clause 3 جو ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت اگر کسی مائننگ کنسیشن کو لینا چاہے گی، تو اس کے متعلق نوٹیفکیشن کے ذریعے عوام کو اطلاع دیگی۔ یہ Sub-clause عوام کو اطلاع دینے کے متعلق ہے۔ میرے معزز ساتھی نے اس میں ترمیم پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسا کرنے سے پہلے جس شخص کی لیز یا لائسنس حکومت لینا چاہے۔ اس کو پہلے پندرہ دن کا نوٹس دیا جائے۔ اس کو یہ بتایا جائے کہ ہم یہ concession لینا چاہتے ہیں۔ اور یہ ترمیم انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے پیش کی ہے۔ جناب اسپیکر! یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اگر کسی شخص کے خلاف کوئی کارروائی کرنا ہو، تو کم از کم اس کو اتنا موقع دینا چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو defend کر سکے۔ اپنا دفاع کرنے کیلئے اس کو کم از کم اتنا موقع دیا جانا چاہیئے کہ وہ اپنا نقطہ نظر لکھ کر حکومت تک پہنچا سکے۔ اس کے بعد حکومت کارروائی کرے۔ مگر اس بل میں ایسا نہیں ہوا ہے۔ پہلے حکومت کا intention نوٹیفکیشن کے ذریعے آئے گا اور بعد میں دوسرے رولز کے تحت۔ دوسری clause کے تحت۔ اس کو حق ہے کہ اگر اسے کوئی اعتراض ہے تو وہ اسے پیش کرے۔ میرا خیال ہے کہ جب حکومت نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ اپنے اعتراضات پیش کر سکتا ہے، تو یہ اجازت کیوں نہیں دیتے۔ کہ وہ اپنے اعتراضات پہلے پیش کرے۔ اس میں تو میرا خیال ہے کہ کوئی ایسی اعتراض والی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ اور ہمارے معزز منسٹر صاحب کو جنہوں نے یہ بل move کیا ہے وہ یہ بات جان لینی چاہیئے۔ اس میں ایسی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ صرف نوٹس کی بات ہے تو ان الفاظ کے ساتھ میں amendment کی تائید کرتا ہوں۔

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose it, the clause clearly states that if the Government intends to acquire any minig concessions the particulars and deiscriptions of the same shall be published by notification in the official Gazette so sir it will be published before hand so that it may give the affected man ample opportunity to defend himself whenever he feels. It has not yet been taken over. Only the intention is, that this mine is probably beneficial to be taken over by the Government for public purposes and the notification will be issued. Thus the man can come and defend himself whenever he wants to do so. May he be a defendant himself. If the Government is of the opinion that it is not worthy to be taken over the Government might not take over That is my point. After the official notification they can come and defend themselves.

Mr. Speaker: The question is -

That in sub-clause(2) after the word "Concession" and before the comma the word "it shall give notice of fifteen days of such intention to a lessee or a licencee as the case may be and after the expiry of notice period" be inserted.

The amendment was lost.

Mr. Speaker: The question is -

That Clause 3 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 4

Mr. Speaker: There are amendments in clause 4 in the names of Mian Saif Ullah Khan Piracha and Sardar Ghaus Bakhsh Raisani. Mr. Piracha.

Mian Saif ullah Khan Piracha: Sir, I beg to move -

That for sub-clause (1) the following be substituted namely -

"A lessee or licencee of the mining Concession which has been notified under sub-section (2) of section 3 may within a period of thirty days of the publication of such notification object to the acquisition of his mining concession"

Mr. Speaker: Clause under consideration, the amendent moved is -

That for sub-clause(1) the following be substituted namely:-

"A lessee or licencee of the mining concession which has been notified under sub-section (2) of section 3 may within a period of thirty days of the publication of such notification object to the acquisition of his mining concession"

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose.

میاں سیف اللہ خان پراچہ:- جناب اسپیکر [illegible] کے اندر وقت پندرہ دن بڑھا گیا ہے [illegible] کے اندر اندر جس کمپنی کی مائننگ کنسیشن گورنمنٹ لینا چاہتی ہے، اُس کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنے اعتراضات

اور defence پیش کرے۔ یہ پندرہ دن کا ٹائم بہت تھوڑا ہے۔ کیونکہ پندرہ دن میں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں پر موجود نہ ہو۔ کہیں اور ہو۔ اور اس تک خبر نہ پہنچ سکے، تو یہ ٹائم بہت تھوڑا ہے۔ انصاف کے تقاضے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، میں نے اور میرے ساتھی نے اس پندرہ دن کی مدت میں تیس (۳۰) دن یعنی ایک مہینے کی ترمیم پیش کی ہیں۔ میں صرف اتنا ہی کہونگا کہ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ گورنمنٹ اس کو oppose کرے۔ ذرا ٹائم اور مل جائیگا۔ اس میں کوئی ایسی اعتراض والی بات نہیں ہے اور یہ ترمیم انصاف کے تقاضے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پیش کی گئی ہے۔ تو میں آپ کے ذریعے ایوان سے یہ درخواست کرونگا کہ اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے۔

قائدِ حزبِ اختلاف:۔ جناب ہم دونوں کی amendments تقریباً ایک جیسی ہیں۔ تو میں سیف اللہ خان کی amendment پر بولونگا اور حیاں صاحب .....

مسٹر اسپیکر:۔ پہلے آپ اس کا فیصلہ ہونے دیں، پھر دوسری بار بولیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف:۔ جناب والا! یہاں پر گورنمنٹ نے نوٹس کیلئے صرف پندرہ دن کی مہلت دی ہے۔ لیکن سیف اللہ خان کی ترمیم میں تیس (۳۰) دن کی مہلت ہے۔ انہوں نے اپنی ترمیم میں کہا ہے کہ ان کو تیس دن کا نوٹس دیا جائے۔ میرے خیال میں یہ بالکل مناسب چیز ہے اور انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اتنے بڑے مسئلے اور اتنے بڑے قدم میں، جو گورنمنٹ کسی کے خلاف اٹھائے، اس کو کافی موقع دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تیس دن بھی کافی نہیں ہے۔ لیکن کم از کم تیس دن تو ہونے چاہئیے۔ تیس دن میں تو آدمی کو نوٹس کا پتہ چلتا ہے۔ ایک شخص کسی اور ملک میں گیا ہوا ہے۔ کسی اور صوبے میں گیا ہوا ہے۔ کسی اور کام سے باہر گیا ہوا ہے۔ وہاں اتنی کم مدت میں اسے کیسے پتہ چل سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پندرہ دن بہت ہی کم ہیں اور تیس دن بہت مزید ہیں۔ تیس دن سے کم تو بہت ہی ناانصافی ہوگی۔ اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے، جو objectionable ہو اور مجھے یقین ہے کہ اس amendment کے ساتھ حکومت

اتفاق کریگی - اور انصاف کے تقاضے بھی یہی ہیں کہ کم از کم تیس دن کا موقع دیں۔

وزیرِ معدنیات :- کیا آپ دونوں کی ترمیمیں ایک ہی ہیں؟

قائدِ حزبِ اختلاف :- ہاں !

Minister for Mineral Resources :- Mr. Speaker Sir, I accept the amendment of 30 days.

Mr. Speaker :- So you do not oppose the amendment proposed.

Minister for Mineral Resources :- No Sir, I do not oppose it.

Mr. Speaker : I will put the question, the amendment moved is :
That for sub-clause (1) the following be substituted, namely :
"A lessee or licencee of the mining concession which has been notified under sub-section (2) of section 3 may within a period of thirty days of the publication of such notification object to the acquisition of his mining concession".
The amendment was carried.

Leader of the Opposition : I do not move my amendment.

Mr. Speaker : There is one more amendment from you, Sardar Sahib, you may move it.

Leader of the Opposition: Sir I beg to move:
That in sub-clause (2) between the words and comma "if any" and "as he" the words "in presence of a lessee or a licencee" be inserted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:
That in sub-clause (2) between the words and comma "if any" and "as he" the words "in presence of a lessee or a licencee" be inserted.

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose

قائدِ حزبِ اختلاف :- میرا اِس ترمیم کو پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو کارروائی بھی حکومت کرے، وہ licencee کے سامنے کرے۔ اُس کی غیر موجودگی میں کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہئیے۔ تاکہ اُس کے ساتھ انصاف ہو سکے۔ تاکہ اُسے یہ پتہ چل سکے کہ کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ جناب والا، بڑے سے بڑے مجرم کو بھی جب عدالت کے سامنے لایا جاتا ہے، تو تمام بیان اُس کے سامنے لئے جاتے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی کارروائی ایسی ہو، جس میں مجرم موجود نہ ہو۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ جس کے خلاف کارروائی ہو رہی ہو، اُسکی غیر موجودگی میں کارروائی ہو۔ میرے خیال میں یہ اُس کا بنیادی حق ہے۔ اور مجھے [illegible] جس فراخدلی سے حکومت نے کام لیا ہے، ایسی فراخدلی کا اب بھی مظاہرہ کریگی۔ یہ بہت چھوٹی سی بات ہے اور مجھے اُمید ہے کہ حکومت اسے مان لیگی۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- جناب عالی! یہ کلاز جسطرح سے پیش ہے۔ اور یہ amendment جس طرح سے آئی ہے، اُس کے پیشِ نظر میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ہی جائز مطالبہ ہے۔ اور میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا ہوں کہ اسے منظور کرنے میں کوئی رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ اِنکوائری کرنا ہے، objections پر۔ یہ ویسے بھی ضروری ہو جاتا ہے اگر ایک آدمی اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا فلاں عذر ہے، تو عذر کو پیش بھی وہی کر سکتا ہے۔ اور اُس پر دوسرا فریق جو اعتراض کریگا، اُس کا بھی تو جواب ہونا چاہئیے۔ اور اُس جواب کا موقع لازمی طور پر دینا چاہئیے۔ میرے خیال میں اِس طرح اُس میں نہ کوئی رکاوٹ ہوگی اور نہ کارروائی روکی جائیگی نہ یہ سلسلہ لمبا ہوگا۔

[illegible] :- جیسے خانصاحب فرما رہے ہیں۔ عذر کے متعلق جناب یہ Lessee یا Licencee کے لئے اپیل کے اندر ہے۔ ایک نہیں، بلکہ دو اپیلوں کے اندر ہے۔ اِس طرح وہ اُس کے عذر کا نقطہ جان سکتے ہیں۔

ترمیم پیش کی ہے ۔ تاکہ ان الفاظ کو ہٹایا جائے ، تو اس کے متعلق صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے

Minister for Mineral Resources : You have right to appeal, whenever you said that nothing is final, and I agree with you that nothing is final except God—but in this law which we have made for you, there are two appeals. You have got the right of appeal and there is no hinderence to it.

Mr. Speaker : The question is—

That in sub-clause (2) the words and full stop "The decision of the Government on the case shall be final." be omitted.

The amendment was lost.

Mr. Speaker : Now the question is—

That Clause 4, as amended, stands, part of the Bill.

The motion was carried

CLAUSE 5.

Mr. Speaker : Claue 5—There are amendments in the name of Sardar Ghaus Baksh Raisani and Mian Saifullah khan Piracha. Sardar Ghaus Baksh to move his amendment.

Leader of the Opposition : Sir I beg to move—

That in sub-clause (1) for the words "fifteen days" the words "thirty days" be substituted.

Mr. Speaker : Clase under consideration, amendment moved is -

That in sub:clause (1) for the words "fifteen days" the words "thirty days" be substituted.

Minster for mineral Resources : Sir, I do not oppose it. I accept the amendment.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in sub-clause (1) for the words "fifteen days" the words "thirty days" be substituted.

The amendment was carried.

Main Saifullah Khan Piracha : Sir, I beg to move :

That at the end of sub-clause (1) the following be added, namely

"The details of the public purposes will be stated".

Mr Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That at the end of sub-clause (1) the following be added, namely :

"The details of the Public purposes will be stated."

Minister for Mineral Resources : Sir I oppose it.

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! اس معزز ایوان کے اندر جنرل ڈسکشن کے دوران یہ بات سامنے آئی تھی کہ خدشہ ہے کہ اس بل کی آڑ لے کر ہماری حکومت کہیں victimization نہ کرے۔ بعض ممبروں نے یہ بھی کہا ہے کہ اسی مقصد کے لئے یہ بل لایا گیا ہے۔ اسلئے Public purposes کی definination کرنا بڑا ضروری ہے آخر public purposes کا مقصد کیا ہے؟ کیونکہ بل کے اندر بہت ساری چیزیں رکھی گئی ہیں۔ ایک شخص سے وہ لیز لے سکتے ہیں اور بعد میں اسی شخص کو واپس دے سکتے ہیں۔ کیا ہم یہ public purposes سمجھیں یا یہ سمجھیں کہ ایک [illegible] لے سکتے ہیں اور کسی اور کو دے سکتے ہیں۔ کیا اس کو public purposes سمجھیں۔ یا یہ سمجھیں کہ نہیں اس سے لے کر اور اس کو دوسرے رنگ میں دیا جائے۔ اور شریکوں کو ساتھ لے بشرطیکہ گورنمنٹ کی مرضی کے ساتھ۔ وہ اور اپنے پارٹنرز لے۔ تو اس کو public purposes سمجھا جاتا ہے؟ کیا یہ معنی لئے جائیں یا یہ لیا جائے کہ اس کو لے کر وہ ایک گورنمنٹ ایجنسی کے تحت چلائیں۔ تو اس کے اندر کئی معنے نکلتے ہیں۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ اگر اس بل سے یہ مراد ہے۔ اگر اس کی یہ منشاء ہے کہ کسی مائیننگ پراپرٹی کو جو کہ ٹھیک طریقے سے نہ چلائی جا رہی ہو۔ اور یہ سمجھا جائے کہ اس سے بہتر طور پر کام لیا جا سکتا ہے اور Nationalize کرنا ہو، یا کارپوریشن کو دینا ہو، جیسا کہ کہا گیا ہے۔ تو اس صورت میں ہمیں پتہ ہونا چاہئیے۔ مگر یہاں public purposes ایک بے معنی سا لفظ بن کر رہ گیا ہے۔ کیونکہ بعد میں کلاز میں وہ تمام چیزیں دی ہوئی ہیں کہ کیا کیا ہو سکتا ہے۔ تو میں نے یہ سب کلاز اس واسطے move کیا ہے کہ گورنمنٹ کسی لیز کو لینے سے پہلے صاف صاف بتائے کہ اس کا لینے کا ارادہ دراصل کیا ہے۔ کس مقصد کے لئے اس کی جائیداد، پراپرٹی یا اس کی لیز، جو بھی سمجھا جائے، وہ اس کو لے رہے ہیں۔ تو ان چیزوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میرا خیال تو یہ ہے کہ انصاف تو یہی کہے گا کہ جب وہ اعلان گزٹ میں چھاپ رہے ہیں کہ ہم اس مقصد کے لئے یہ لیز لے رہے ہیں اور وہ مقصد بیان نہ کریں، تو یہ زیادتی ہوگی۔ اور اس شخص کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ ہماری حکومت کے لئے۔ کہ وہ public purposes صاف صاف بتائیں کہ وہ

کیا ہے۔ جناب اسپیکر! اگر یہ کام نہ کیا گیا، تو پھر یہ راستہ کھلا رہ جائیگا۔ ہماری گورنمنٹ کے پاس کہ وہ کسی کے ساتھ ناجائز سلوک کریں۔ کسی سے ناراض ہو کر وہ یہ کلاز لاگو کر سکتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو سپرٹ اب چل رہی ہے، اُسی سپرٹ کے تحت۔ اُس کو یہ مان لینا چاہئیے کہ بلوچستان کے عوام کے فائدے کی بات ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کا public purpose سے کیا مطلب ہے۔ وہ اگر بیان کر دیا جائے، تو اس میں کیا حرج ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف :۔ جناب! میں اس ترمیم کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہونگا کہ یہ بہت ہی اہم ترمیم ہے۔ بہت ہی ضروری چیز ہے۔ کیونکہ یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ Public purposes کیلئے لئے جائیں گے۔ جب بھی ضرورت ہوئی، تو پبلک کو معلوم ہونا چاہئیے کہ کن purposes کیلئے اسے لے کر پبلک کے کسی اور بہتر آدمی کو دیا جائیگا۔ یا اسے نیشنلائیز کیا جائیگا۔ یا کوئی کارپوریشن بنائی جائیگی تو اس کی کیا ساخت ہوگی؟ حصے کیا ہونگے، کیسے کام ہوگا۔ گورنمنٹ کے کتنے حصے ہونگے۔ اور جیسے یہاں کہا گیا ہے۔ آدم جی کے کتنے حصے ہونگے اور دوسروں کے کتنے حصے ہونگے۔ ضروری ہے کہ کوئی سرمایہ دار آئیگا۔ اگر کوئی کارپوریشن بنتی ہے، تو میرا خیال ہے کہ یہ اہم چیز ہے کہ عوام کو معلوم ہونا چاہئیے کہ پبلک مفادات سے آپ کی کیا مراد ہے۔ آپ مختلف اوقات میں مختلف چیزوں کو پبلک مفادات کہہ سکیں گے۔ اور مختلف جگہوں پر آپ مائنز لیں گے۔ یہ صرف اس گورنمنٹ کے لئے نہیں ہے۔ کل کوئی اور گورنمنٹ آجاتی ہے، تو وہ بھی اسے اپنے مخالفین کے خلاف استعمال کر سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی اچھی طرح وضاحت کرنے کے لئے اور اس کے غلط استعمال کو روکنے کیلئے یہ ترمیم بہت ضروری ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ اسے مان لیں گے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :۔ جناب عالی! یہ کلاز، جو ہاؤس کے سامنے ہے، اور وہ ترمیم جو پیش ہوئی ہے، اس لئے نہایت اہم ہے کہ یہی ایک چیک ہوگا پبلک کے سامنے، گورنمنٹ کے سامنے، پبلک مفاد کیلئے ایک چیز

[illegible] کی گئی [illegible] ہمارے منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم [illegible] ہیں۔ اس
مقصد کیلئے، اس مقصد کو اپنے دل میں [illegible] بغیر [illegible] آئی۔ ڈی۔
سی کی [illegible] طرح ایک [illegible] ثابت ہو [illegible] تو کم [illegible] لوگوں کے سا[illegible] ہی۔ اور آئندہ
اس پر کوئی آدمی اعتراض کر سکیگا کہ بھائی تم نے تو اس کو پبلک آمدنی کو بڑھانے کیلئے لیا تھا۔
سال، دو سال، تین سال، پانچ سال کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس پر نقصان ہو [illegible] ہے، تو وہ
پبلک مفاد فوت ہو گیا ہے۔ اب اس کو بدل لو۔ اس کو ٹھیک کر لو۔ اس میں کوئی بات کر لو جس
پر یہ اعتراض نہ رہے۔ یا بالفرض انہوں نے اٹھا کر کسی آدم جی کو دیا [illegible] کہتا ہوں،
کہ ہمارے وزیر صاحب نے پھر انکار کیا کہ بلوچستان میں آدم جی [illegible] نہیں ہے۔
اور میں نے اس کے بعد تحقیقات کی اور مجھے معلوم ہوا کہ آدم جی [illegible] آپ کے سیکرٹری
کو بھی معلوم ہے۔

Minister for Mineral Resources: I would like to ask the Hon'ble Member to state the actual name of Adamjee? Adam jee is a surname, which Adam jee He means?

خان عبدالصمد خان اچکزئی:- میں نے آپ کے سیکرٹری سے بات کی ہے۔ نام آدم جی ہے۔

وزیرِ معدنیات:- خانصاحب! آپ مجھے نام بتائیے؟

There are so many Adam Jees.

خان عبدالصمد خان اچکزئی:- مجھے نام سے دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے آدم جی کہا ہے۔

وزیرِ معدنیات:- آدم جی ایک نام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بازار میں کوئی آدم جی ہو۔

مسٹر اسپیکر :- آپ ایک دوسرے سے مخاطب ہوں - میری گزارش ہے کہ آدم جی کو
"Just treat it as a symbol."

Minister for Mineral Resources : If it is a symbol, then it is something different.

مسٹر اسپیکر :- خانصاحب کے معنی شاید یہ ہیں کہ آدم جی ایک سمبل ہے -

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- میں نے پہلے بھی آدم جی کہا تھا - اور اب بھی آدم جی کہونگا - اور آدم جی ہے -

Minister for Mimeral Resources : "Adma jee" might be a poor man of Quetta There are lot of Adam Jees. So it does n't mean it is that "Adamjee"– these two brothers of Karachi. It might be another Adam-jee here. It is a general name like Bugti. It may be other Bugti, not Ahmad Nawaz Bugti. There are poor and rich Bugties. Like Murees, there are poor and rich Murees, so Adam Jee is just a name. Adamjee does not mean that it is one family or two. Adam jee is a surname. There are ten thousaud Adamjees.

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- میں پھر کہونگا کہ وہ کراچی کا آدم جی ہے -

Minister for Mineral Resources : There are so many Adamjees in Karachi Khan Sahib. Make it specific. It is not specific, it is general.

خان عبدالصمد خان اچکزئی: مجھے معلوم نہیں کہ آدم جی کیا بلا ہوتے ہیں۔ بہرحال وہ کسی آدمی کو دیا گیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس سے لیبر کو فائدہ ہو۔ تو لیبر کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ پہلے اگر وہ سیف اللہ چراغ کے پاس تھا، تو اس کو کیا مل رہا تھا۔ اور اب اگر آدم جی کو، جو اس خیال سے دیا گیا ہے کہ اس سے لیبر کو فائدہ ہو، اس سے اسے کیا فائدہ مل رہا ہے۔ اس طرح اس ترمیم کا مقصد بہت deep ہے اور بہت اچھا ہے۔ ایک چیک ہے گورنمنٹ پر۔ ایک چیک ہے گورنمنٹ کے Future actions پر۔ میرے خیال میں حزب اقتدار کو چاہیئے کہ اس ترمیم کو منظور کرے۔ ویسے بھی اردو میں کہتے ہیں کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ جب گورنمنٹ ایک کام کرنے کا ارادہ کر چکی ہے، تو اس کے مقصد کو بیان کرنے سے کیا نقصان ہوگا۔

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose this amendment because clause 9 clearly says: "The mining concession acquired under this Act may be granted to any of the following :—

(a) The Mineral Directorate of Government of Baluchistan;
(b) A Corporation set-up for the purpose by the Government;
(c) Any statutory corporation;
(d) Government in partnership with a private Company;

This is a sufficient limitation which the Government of Baluchistan has imposed. The Hon'ble Member wants us to define the words "public purposes". In this connection I would like to draw the attention of the Hon'ble Member to Article 21 (2) of the Pakistan's Constitution. Article 21 (2) says:

> No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor and either fixes the amount of compensation or specifies the principles on and the manner in which compensation is to be determined and given "

The Constitution of Pakistan which was framed by the Non-Muslim leaders of the country does not contain a definition of public purpose. The authors of the Constitution did not define the words in the Constitution anywhere. The Constitution is silent on this point, but the members of the opposition are agitating for a definition of "public purpose" from us. We have followed the Constitution of Pakistan and our acts are strictly in accordance with the Constitution. The Constitution of Pakistan does not have a clear definition of the term used. Khan Sahib has said that he got the information about Adamjee from my Secretary. I would like to ask Khan Sahib to tell me the name of the Secretary who told him the name of Adamjee and also what Adamjee means. Who gave him the name of Adamjee? Please tell me the name of the Secretary from whom he got the information. I want to tell Khan Sahib that Adamjee is a well known person. Every body knows him through out Pakistan. He is one of the 22 families. On the other hand there are thousand of Adamjees, Pirachas and they are begging in roads. I do not want to hurt your feelings, Mr. Piracha. By Piracha I mean other Pirachas. He may be a begger. He may be a poor man. There are so many Pirachas in Baluchistan. They might be doing some business. So it does not mean that Adamjee to whom Khan Sahib has referred. So I oppose it on these lines. Our action is strictly in accordance with the provisions of the Constitution.

Mr. Speaker: The amendment moved is -

That at the end of sub-clause (1) the following be added, namely:

"The details of public purposes will be stated".

The amendment was lost.

Mr. Speaker: I will now put the clause ... that Clause 5, as amended, ...

Mr. Speaker: Clause 6-There is an amendment ... Ghaus Baksh Khan Raisani ... Leader of the Opposition: Sir, I beg to move:

That in sub-clause (2) ... between the words and figure "section 5" and "the licencing" the words "and after payment of compensation as provided under section 7" be inserted.

Mr. Speaker: Clause under consideration ... amendment moved is -

That in sub-clause (2) between the words and figure "section 5" and "the licencing" the words "and after payment of compensation as provided under section 7" be inserted.

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose

قائد حزب اختلاف :- جناب ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہمیشہ یہ دیکھا گیا ہے کہ عموماً گورنمنٹ کے کاموں میں بہت ہی دیر لگا کرتی ہے۔ ایک شخص کی اپیل کہ جس پر اُس کی زندگی کا دارومدار ہے، اگر لیا جائے اور فوراً اُس کو معاوضہ نہ دیا جائے بلکہ بعد میں اُس کے متعلق Compensation کا فیصلہ کیا جائے۔ تو امکان ہے کہ اُس میں سالہا لگے، دو سال لگیں یا پانچ سال لگیں تو اس عرصہ میں اُس شخص کا کاروبار تباہ ہو جائے گا اور وہ کوئی اور کاروبار نہیں کر سکیگا۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ Compensation پہلے دیا جائے، اور دوسری کارروائی بعد میں کی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے اخراجات زیادہ ہونگے، جیسا کہ یہاں پر میری بخش کا ذکر ہوا ہے، بلکہ چھوٹے چھوٹے اور نئے مائنز کے متعلق بھی یہ فیصلہ کیا جائے کہ گورنمنٹ کو مائنز لینا چاہئے۔ جنہوں نے بینکوں سے قرضے لے کر لگایا ہوا ہے اگر ان کو ٹریبونل کے ذریعہ معاوضہ دیا جائے گا۔ تو ان کو قرضوں کا سود بھی دینا پڑیگا۔ جس سے ان کو بہت نقصان ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اس ترمیم کو مان لیں۔ اگر کسی کا حق بنتا ہے، تو گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اُس کا حق پہلے دیا جائے۔ اگر پہلے دیا جائے، تو اُس کی تکلیف دفع ہو جائیگی اور میرے خیال میں یہ حکومت کیلئے بھی بہتر چیز ہے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر صاحب میں معزز ممبران کے سامنے یہ ترمیم اس معزز ایوان میں اس لئے پیش کی ہے کہ معاوضہ پہلے دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ بڑی مناسب ترمیم ہے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ قریباً ہر شخص نے کمپنیوں نے اپنے کاروبار کو چلانے کیلئے قرضے لے رکھے ہیں۔ اور قرضے دو قسم کے ہیں Term Finance اور Running Finance۔ Term Finance کے علاوہ بلوچستان میں ایسے بھی مائنز الاٹ کئے گئے ہیں جو بینکوں سے قرضے لے سکیں۔ انہوں نے اپنا سونا خریدنے کیلئے قرضے لئے ہوئے ہیں۔ اور ان کو ٹریبونل کے ذریعہ [illegible] تاکہ ان کا جو قرضہ ہے، جلد سے جلد اتار سکیں۔ حال ہی میں ہماری حکومت نے ضلع چاغی میں سونے کی لیز دی ہیں۔ ان میں بڑے بڑے لوگ شامل ہیں۔ اور جن کے وسائل کے لوگ بھی شامل ہیں۔ کانوں کا کام ایسا ہے کہ جب تک شروع نہ کیا جائے، کام چل نہیں سکتا۔ اب جو محدود وسائل کے لوگ ہیں، لازمی ہے کہ انہیں کام چلانے کیلئے سرمایہ

کہیں رکھیں سے لوٹا پوٹا۔ ترقی کی خاطر میں ڈالیں یا کسی کو سفارش بنائیں۔ یا کچھ [illegible] اگر ایسے چھوٹے ملازم اور کلاس یا لیبر یونین مقرر کیے لے لی گئی، تو انکی اپنی ذاتی اور سوسائٹی اور ملک کے ترقی میں اس کی کیسے آمائیگی ہوگی۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسے قسم کی چیزوں کا فیصلہ ہونے میں بہت دیر لگ جاتی ہے۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ گورنمنٹ کی ایسی بہت سی ایجنسیاں سکیل پڑے ہوتے ہیں۔ اس میں خواہ مخواہ دیر کی جاتی ہے۔ اور اس کے پروسیجر وغیرہ ایسا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ [illegible] علم۔ ٹھیکیداروں کو زیادہ علم ہے۔ ہمارے پاس صوبہ ایسے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، جنہوں نے ٹھیکیداریاں کی ہوئی ہیں۔ اُن کو پتہ ہوگا۔ تو یہی تکلیفیں ملازم افسر پر بھی آجائیں گی۔ یا تو یہ ہو کہ کوئی وقت مقرر کیا جائے کہ اتنے وقت کے اندر اندر حکومت ہر صورت میں معاوضہ ادا کر دیگی۔ یا کوئی ایسا طریقہ [illegible] کہ [illegible] کا ٹھیکیدار کو پتہ چلے۔ اور اس کی ادائیگی جلد ہو سکے۔ تو اس بحث سے یہ [illegible] ساتھی سردار مرزا بخش رئیسانی نے پیش کی ہے۔ اور جو انصافیاں بھی ہوئی ہیں وہ تو اپنی جگہ پر [illegible] ہیں ہو چکی ہے۔ کم از کم اس کا تحفظ تو ہو، اور جو پیسہ اس کا بنتا ہے وہ اس کو جلد مل جائے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ جناب خان! ہمارے [illegible] کہا ہے، یہ جیسا کہ [illegible] صاحب نے کہا اس لئے ضروری ہے کہ گورنمنٹ کے فیصلے، گورنمنٹ کے فیصلے ہوتے ہیں۔ ان میں [illegible] ہو سکتی ہے۔ یہ جناب بہرام جی کی مثال موجود ہے۔ بہرام جی ایک پارسی [illegible] [illegible] کے [illegible] ہوتا ہے یہاں جرنیل کا بنگلہ اس زمین کا [illegible] بہرام جی تھا۔ بہرام جی [illegible] اس کا [illegible] اور اس کا دماغ پھر گیا ہے۔ یہ بیچارہ جس کا نام [illegible] ہے، [illegible] میرے خیال میں بہرام جی کی زندگی میں [illegible] ہوا۔ بہرحال میں نے اب تک اس [illegible] [illegible] ہوا ہے۔ ہمارے ملک کے [illegible] کے [illegible] چکر لگا رہے ہیں۔ جنہوں نے [illegible] ہے۔ [illegible] میں ہیں، میرے [illegible] اور میں جانتا ہوں۔ نہایت [illegible] ہیں۔ [illegible] ہو گئے ہیں [illegible] کو معاوضہ نہیں مل رہا۔ یہ اسی کیٹیگری کی مثال ہے۔ تو [illegible] بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا ہے۔ وزیر صاحب اس آدمی کی امداد کتنی جلدی میں چاہتے ہیں۔ کتنی جلدی چاہتے ہیں، لیکن ان کے [illegible]

[illegible] ہے کہ کہیں ہم خبر نہ کریں۔ کانوں کے پیٹ بھرنے میں بھی تو دیر لگ سکتی ہے۔ ایک آدمی کو کہتے ہیں کہ کانے پیٹے آدمی کو مصیبت میں مبتلا کرنے کیلئے جو چیزیں ہو سکتی ہیں، ان کا اس ہاؤس کو بھی سے تدارک کرنا چاہئے۔ ممکن ہے گورنمنٹ کو اس سے کچھ مشکلات پیدا ہوتی ہوں۔ لیکن میرے خیال میں اگر وہ ابھی چاہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ management کو گورنمنٹ میں انویسٹ کریں۔ اور اس کی کمپنی جو ہو، وہ مائنز کی ہو، تاکہ اس مائنز کو اگر اس میں سے کوئی آمدنی گورنمنٹ کی management میں ہو سکتی ہے، تو وہ بھی ہے۔ اور اس کا یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ گورنمنٹ کو بھی اس درمیان میں یہ تجربہ ہو جائیگا۔ کہ ہمارے management میں کام کی کیا حالت ہو چکی ہے۔ یا اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose this amendment on the ground that firstly I want to clear the apprehensions of the Opposition about the taking over of the mines. Mian Sahib has said :

کہ چھوٹے موٹے آدمیوں کا کھانا بند ہو جائے گا۔ مشکلات پیدا ہو جائے گی۔ وہ یہ ہو جائیں گے۔ وہ وہ ہو جائینگے خان صاحب نے کہ۔ اچھا فرمایا ایک موٹا تازہ کھانے والا آدمی ہے۔ اس کا کھانا دانہ کم ہو جائے گا تو اس سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

The Government is not going to take over any mine unless it sees that it is economically feasible, that the mine is going to be beneficial for the Government of Baluchistan and the people of Baluchistan. The Government will also see wheater it has means to pay the compensation of mines which the Government intend to take over for the benefit of the people and the Governmanmet. If the Govt. decides to take over some-t ing in the interest of the public, and the Government at the same time does not have the resources to pay a lumpsum money then it could pay so It is not possible for any Government at least in Pakistan and India or its neighbouring countries But there are cases where an economically feasible unit was taken over by the Goverment and the Government paid in the way the companies pay. In the same way the Government would try to pay to the original owners. The more the company are run by the Government and the statutery bodies the more money would come and the Government pay it to the original owners. But the Government will see that nobody is un-necessarily harmed as Mian Sahib is apprehending. These people will not suffer, because the small mines are not economically feasible for a Government to benefit by it. I submit my arguments on this basis The Hon'ble House knows that during General Ayub's Martial Law, I think, the Land Reforms were introduced and the lands were taken over by the Government. It was done in the interest of the people at large. There might be ten thousand land owners who were affected. Some were drastically Some were less and some were more. Some of them were ejected from their lands. They had tractors, agriculture instru

ments, tube wells and other things. But that was done for the benfit of the whole nation. The Land Reforms were introduced in the interest of the whole nation. There were compensation bonds which were given to the Land Owners. I think most of the Land Owners Have not been paid their compensation whenever we will take the mines we will see thatsomething is paid every year to the persons who have been deprived of. something and that is why we have appointed a committee which will look into the matter. It will also approve what payment can be made to the mine owners. So the fears of the opposition in this matter are unfounded.

Mr. Speaker : The amendment moved is—

That in sub-claue 2 between the words and figure "section 5" and "the licencing" the words "and after payment of compensation as provided under section 7" be inserted.

The amendment was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clauee. The question is —

That Clause 6 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 7

Mr. Speaker : There are amendments in clause 7 in the names of Sardar Ghaus Buksh Khan Raisani, and Mian Saifullah Khan Piracha. Yes Sardar Shaib.

Leader of the Opposition : Sir, I beg to move :

The for sub-claue (1) the following be substituted namely :

"(1) A lessee or a licencee may, within a period thirty days from the date of publication of the declaration under sub-section (2) of Section 5, apply to the Committee consisting of two members i.e. the District Judge and one nominated by the Govt. for the determination of Compensation of the acquisition of such mining concession".

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That for sub clause (1) the following be substituted, namely :

"(1) A lessee or a licencee may, within a period of "thirty days from the date of publication of the declaration under sub-section (2) of section 5, apply to the Committee consisting of two members i.e. the District Judge and one nominated by the Government for determination of compensation of the acquisition of such mininiing concession.

Minister for Mineral Resources : Sir, I oppose the amendment.

قائدِ حزبِ اختلاف :- جناب میں نے یہ ترمیم اِس لئے پیش کی ہے کہ جیسا کہ پہلے بحث ہو چکی ہے کہ حکومت سے معاوضہ لینا یا کوئی فیصلہ لینا آسان نہیں ہوتا - اور یہاں میں نے ڈسٹرکٹ جج لکھا ہے تاکہ حکومت صرف اپنا ہی کوئی افسر مقرر کرے - تو اِس طرح اِنصاف نہیں ہو سکے گا - حکومت کا کوئی افسر نہ ہو گا، بلکہ ڈسٹرکٹ جج ہو گا، تو ہمیں یقین ہے کہ ڈسٹرکٹ جج انصاف کریگا - اور جلدی فیصلہ کرے گا تاکہ جو Lessee ہے، جس کی جائیداد، پراپرٹی کو لیا جا رہا ہے، اُس کو تکلیف نہ ہو - صرف اُسے ہی نہیں، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ساری مائننگ انڈسٹری کو اِس سے فائدہ ہو گا - تمام بزنس مین بنکوں سے قرضہ لے کر اپنے بزنس کو ترقی دیتے ہیں - مائن اونرز بھی اِسی طرح کرتے ہیں جب تک بنکوں کو تسلی نہ ہو کہ اُن کا معاوضہ اگر گورنمنٹ نے مائنز لے لئے، تو وہ صحیح معنی میں ملے گا - اور جلدی ملے گا - میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی بنک کسی مائن اونر کو، اُس انڈسٹری کو قرضہ دینے کیلئے تیار نہیں ہو گا - اِس طرح نقصان چھوٹے مائن اونرز کو ہو گا - تو ضروری ہے کہ اِس میں ڈسٹرکٹ جج رکھا جائے - تاکہ سب کو تسلی ہو سکے کہ بھئی اِنصاف ہو گا - اور صرف حکومت فیصلہ نہیں کرے گی - بلکہ حکومت کے ساتھ انصاف کرنے والے ڈسٹرکٹ جج بھی ہونگے، تو میں اُمید کرتا ہوں کہ حکومت میری اِس ترمیم پر اتفاق کریگی - اور لوگوں کو دکھائے گی کہ واقعی وہ اِنصاف اور قانون کو پسند کرتے ہیں اور عوام کے لئے اِنصاف پر مبنی قانون بناتے ہیں -

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! اِس کے متعلق میری ترمیم آگے آ رہی ہے اور میں اِس مسئلے پر اُس وقت بولونگا - سردار غوث بخش رئیسانی کی ترمیم پر میں یہ بولنا چاہتا ہوں کہ جب حکومت کی منشا یہ ہے کہ concession لینے کے بعد compensation دی جائے، تو جیسے اور قانون میں گنجائش رکھی گئی ہے اگر اُس میں ڈسٹرکٹ جج ہو یا ہائی کورٹ کا جج ہو، تو اِس پر حکومت کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی نرالی بات تو نہیں پیش کی گئی، جسے منظور کرنے میں حکومت کو اعتراض ہو - کئی اور چیزوں میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ جج صاحبان سے بھی یہ کام لیا جائے - تو آخر میں اِس سلسلے میں مختصراً یہ عرض کرونگا کہ یہ بڑی مناسب ترمیم

بعد اس کو منظور کیا جائے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ جناب عالی! اس ترمیم کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو کام گورنمنٹ اپنی نامزد کمیٹی سے لینا چاہتی ہے، اُس میں ایک جج شامل کیا جائے تاکہ اُس کے علم سے، اُس کے تجربے سے، اُس کے جوڈیشل مائنڈ سے یہ فائدہ اُٹھایا جا سکے کہ وُہ دونوں طرف کے مفادات کو دیکھے۔ یہاں پھر وہی compensation والی بات آئی۔ احمد نواز خان صاحب نے اپنی طرف سے تسلی دی کہ کسی کو دھوکا نہیں رکھا جائیگا۔ اور ایک عجیب مثال دی۔ ایوب خان کے compensation والی جو یہاں بالکل نہیں فٹ بیٹھتی اور نہ یہ پسند کریں گے کہ یہاں بھی وہی ہو، جو اُس compensation میں ہُوا۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس وقت زمینداروں کو اُن کی زمین کی موجودہ قیمت سے بہت زیادہ compensation دیا گیا۔ اُن کی زمینیں سُودی بانڈز پر یا نقد قیمت پر اُس وقت اُتنے میں نہیں بک سکتی جتنی میعاد رکھی جائے کہ گورنمنٹ اتنے عرصے میں ضرور معاوضہ دے دیگی۔ تو جہاں تک اُس جلدی وغیرہ کے متعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ مائنرز میں بھی غریب لوگ ہیں اور یہ سود کا زمانہ ہے اور یہاں ایک طبقہ اس پر پل رہا ہے جس کو ایجنٹ کہتے ہیں۔ مائن اونرز ہیں۔ اور ایجنٹ ہیں۔ اُن ایجنٹوں کا کام ہی یہ ہے کہ غریب مائن اونرز کی تنگی کا فائدہ اُٹھا کر اُن سے سستے داموں کوئلہ لیں اور نقد پیسہ دے کر اپنی من مانی کریں۔ اِس سلسلے میں اِس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ معاوضہ جو دیا جائے، وُہ judicially just بھی ہو۔ ایوب خان کی طرح just نہ ہو اور دوسرے یہ کہ اُسکو جلدی ادا کیا جائے۔ تاکہ دیر کی وجہ سے اُن تکلیف نہ ہو۔

Minister for Minral Resources: Sir, I oppose this amendment. The Hon'ble Member has stated in his amendment that a district Judge should be appointed as a member of this Committee, We have all respects for a district judge, but in my openion a district judge will not be a proper man for the job because he is not a technical hand. He is not expecte to know

the price of marbles or the price of chrome or the price of sulpher in technical terms. Further more, I do not think that a district judge will always be available to the Committee because a district judge has other functions too and those functions may call his immediate attention. For instance, a case may take a month, two months or three months to decide. A district judge cannot give such a long period exclusively to a compensation case Moreover the compensation case would be of technical nature. Every day the Government would hold meetings and committees will sit. How a district judge will attend the meetings daily. In the circumstances, it is not feasible to make district judge a member of this committee. The members of the committee will be appointed from amongst technical hands; that is the men who know their job. They will be the men of their fields. It is not necessary that these members will be Government Officials or Ministers He may be an honourable citizen. He may be a person from business community In short the Committee would consst of men who know different aspects of the work which will be entrusted to them. They will be the persons who will be capable enough to fix the correct compensation.

Mr. Speaker: Amendment is-

That for sub-clause (1) the following be substituted, namely:

"(1) A lessee or a licencee may, within a period of thirty days from the date of publication of the declaration under sub-section (2) of Section 5, apply to the Committee consisting of two Members i. e. the District judge & one nominated by the Government for determination of compensation of the acquistion of such mining concession".

The amendment was lost.

Khan Saifullah Khan Piracha: Sir I beg to move :

That in sub-clause (1) for the words "thirty days" the words "sixty days" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is -

That in sub-clause (1) for the words "thirty days" the words "sixty days" be substituted.

Minister for Mineral Resources: Sir I oppose it,

جناب سپیکر - اس کلاز کے اندر لکھا ہوا ہے کہ میاں سیف اللہ خان پراچہ

"A lessee or a licencee may with a period of thirty days from the taking over of possession by the licensing authority under section 6, apply to the Committee constituted by the Government. constitution of which shall be notified by the Government in the official Gazette for determination of compensation of the acquisition of such mining consession.'

اِس کلاز کے اندر "تیس دن" کی جگہ پر "sixty days" کی ترمیم مَیں نے پیش کی ہے۔ اِس کا مقصد یہ ہے کہ معاوضہ مانگنے کے لئے بڑے لمبے چوڑے حساب کی ضرورت ہوگی ہے۔ اور جو شخص معاوضہ مانگے گا، اُس کو تمام حساب کتاب بند کر کے بیلنس شیٹ تیار کر کے پیش کرنی ہوگی۔ جناب اسپیکر! مائننگ ایک صنعت ہے اور ایک انڈسٹری کی حیثیت سے اِس کا حساب بہت پیچیدگیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ابھی ہمارے محترم خانصاحب نے یہ ذکر کیا کہ بعض ایسے مائن اونرز ہیں جو ایجنٹوں سے پیسے لے لیتے ہیں اور اپنا جو منرل ہوتا ہے اُن کے پاس فروخت کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد میں وہ رقم adjust ہو جاتی ہے اور یہ کیش لے کر اپنے مزدوروں کو ادا کر دیتے ہیں۔ اِس قسم کی اُس کے اندر بہت ساری چیزیں ہیں اور پھر حساب کے اندر یہ بھی ہے کہ جو مشینری لگائی جاتی ہے یا جو مکانات بنائے جاتے ہیں، اُن کا ٹھیک طریقے سے depreciation کرنا ہوتا ہے۔ اُس کے بعد لازمی ہے کہ جب کوئی گورنمنٹ سے معاوضہ طلب کریگا، تو اپنے حساب کو آڈٹ کروائے گا۔ آڈٹ کروانے کیلئے بڑا وقت چاہیئے۔ جب آڈٹ ہو جائیگا پیش ہو جائیگا۔ جب تک اُس کا اپنا حساب نہ ہو اور اُس کو صحیح پتہ نہ لگے کہ کیا اُس کی انویسٹمنٹ تھی اور وہ کس کس قسم کی انویسٹمنٹ ہے۔ یعنی یہ کہ بلڈنگ پر کیا خرچ کیا گیا ہے۔ مشینری پر کیا خرچ کیا گیا ہے۔ مائن ڈیولپمنٹ، جو ہیڈنگز ہیں، اُن پر کیا خرچ کیا گیا ہے۔ تو وہ معاوضہ کیلئے کیسے درخواست دیگا کہ جناب مجھے اتنی رقم بطور معاوضہ دی جائے۔ اگر صرف مقصد اتنا ہی ہے کہ وہ خالی اتنے لفظ لکھ دے کہ جی مجھے معاوضہ دیا جائے تو پھر اِس ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اپنی درخواست کے اندر وہ تفصیل دے کہ اُس کا معاوضہ کیا ہے۔ تاکہ کمیٹی اُس پر غور کر سکے، تو پھر اُس شکل میں میرا خیال یہ ہے کہ تیس (۳۰) دن کو ساٹھ (۶۰) دن کرنا حقیقت میں یہ بھی کم ہوگا۔ مَیں نے ڈر ڈر کر یہ کیا ہے کیونکہ اگر مَیں نوے دن یا ۱۲۰ دن کروں، تو شاید یہ نہ مانیں اور یہ سوچا جائے کہ زیادہ لمبا ٹائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مَیں نے تیس (۳۰) دن کو ساٹھ (۶۰) دن اِس واسطے کیا، کہ ساٹھ دن کے اندر بڑی مشکل سے یہ کام ہو سکے گا اور بڑا اوور ٹائم لگا کر یہ کام ہو سکے گا۔ تو اس کے پیچھے یہ سپرٹ ہے۔ وزیر صاحب خود غور فرمالیں۔ اپوزیشن کی طرف سے مجھے موقع مل گیا ہے سمجھانے کا۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ جائز ترمیم ہے، تو اُس کو قبول کر لیں۔

Minister for Mineral Resources : Sir, I oppose this on the ground that in the first instance a period of 15 days has been given to the person in the notification and after that another period of 30 days has been given to them. Thus the total period comes to 45 days. And I think this is sufficient time for a person to make his accounts. Some time owners are in the habit of not paying Government taxes Government has complete information about such mine owners. In the circumstances if Government allow more time they will indulge in more deceptive activities. More time means more corruption. The general trend is not to pay the payable [illegible]. If Government allow more time they will get more time for changing the accounts books and the ledger. These are some of the ground on which the Government cannot accede to the opposition's request.

Mr. Speaker : Now I put the question. The amendment is—

That in sub-clause (1) for the words "thirty days" the words "sixty days" be substituted".

The amendment was lost.

Mian Saifullah Khan Piracha : Sir I beg to move :

That in sub-clause (1) betwden the words "Committee" and "constituted" the commas and the words, "in which at least one member shall be judge of the Sind-Baluchistan High Court", be inserted.

Mr. Speaker : Clause unde consideration, amendment moved is—

That in sub-clause (1) between the words "Committee" and "consitituted" the commas and the words, "in which at least one member shall be judge of the Sind-Baluchistan High Court", be inserted.

Minister for Mineral Resources : Sir, I oppose it.

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! میں نے پہلے بھی اس معزز ایوان کے نوٹس میں یہ بات لائی تھی اور ایک بار پھر لاتا ہوں کہ جو مقصد اس بل کو لانے کا ہے، وہ مقصد پہلے ہی سے قوانین میں موجود ہے۔ بلوچستان مائننگ کنسیشن رولز 1970ء ایکٹ 14 آف 1948ء کا میں نے پہلے حوالہ دیا تھا اور اب پھر میں اسے دوبارہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ کیونکہ اس کا اس سے تعلق ہے۔ یہ رول 57 ہے:-

"The Govt : shall have the right to acquire any mining for public purposes on payment of reasonable compensation to be determined by the licensing Authority and in Case of dispute may be decided as laid down in Rule 72.

تو جناب جب تنازعہ ہو، معاوضہ کی رقم میں تو گورنمنٹ اور مائن اونرز کے درمیان ہوگا اور Arbitrator کیسے کام کریگا۔ اس کا حوالہ رول 72 سب کلاز۔ (5) میں دیا گیا ہے۔ میں پڑھتا ہوں:-

"The compensation payable to the lessee on the Govt : taking over all the rights of the lease under any mining lease shall be determined by two arbitrators, one to be nominated by the Government and the other by the lessee ; and in the case of disagreement between the Arbitrators, by a Judge of the High Court of Sind – Baluchistan appointed by the Chief Justice, on an application by the Arbitrators in writing, and the decission of such Arbitrators or such Judge, as the case may be, shall be final The Arbitration fee shall be payable to Arbitrators in accordance with the Arbitration Act.

جناب اسپیکر! بلوچستان مائننگ کنسیشن رولز ہمارے اپنے صوبے بلوچستان کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور ان رولز کے اندر یہی چیز دی گئی ہے، جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ تو اس کو مدنظر رکھتے ہوئے

میرا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا ناجائز مطالبہ نہیں ہے۔ اگر ایک جج ہوگا اور جج ایسے کام کر رہے ہیں، تو دھاندلی نہیں ہوسکیگی۔ انصاف ہوگا۔ ایک شہری کو یہ حق ہے کہ وہ کورٹ سے اپنا تحفظ کرا سکے۔ حکومت کو بھی حق ہے کہ وہ اپنے حق کا تحفظ Court کے ذریعے کرا سکے۔ اسی واسطے حکومت کی طرف سے بھی cases کورٹ میں جاتے ہیں۔ اور لوگوں کی طرف سے بھی جاتے ہیں۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ Judges جو ہیں، وہ ایسے کام نہیں کرتے۔ وہ ایسے کام کر رہے ہیں، اُس کے باقاعدہ رُولز ہیں، طریقہ کار ہے۔ اور اُن ہی رُولز اور طریقہ کار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ کہ اس کمیٹی میں ہائی کورٹ کا جج ہونا چاہیئے۔ اگر ہائی کورٹ کا جج ایسی کمیٹی میں ہوگا، تو Compensation مقرر کرنے میں انصاف ہوگا۔ دھاندلی نہیں ہوسکے گی۔ میں نے ابھی عرض کیا ہے اگر ہماری حکومت کا مقصد public purposes سے صحیح ہو، تو لازمی ہے کہ جس کی لیزلی جائے، اُس کو صحیح Compensation بھی دیا جائے۔ اور خود میرے محترم دوست اور وزیر میر احمد نواز نے فرمایا ہے کہ ہم دیکھیں گے کہ کس طریقہ سے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ کس طریقہ سے صوبے کو فائدہ پہنچے گا۔ اور اُس کے بعد ہم یہ دیکھیں گے کہ compensation pay کرنے کیلئے ہمارے resources کتنے ہیں۔ پھر ان چیزوں کا تجزیہ کرنے کے بعد ہم معاوضہ دیں گے۔ جب نیک نیتی ہے، اور وہ assurance دیتے ہیں، تو میں اُسکو accept کرتا ہوں۔ اور accept کرنا چاہیئے۔ تو ان یقین دہانیوں کی روشنی میں میرا خیال ہے کہ حکومت کو ہائی کورٹ کے جج کو اس کمیٹی میں شامل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر جج ہائی کورٹ کا جج ہو، تو کیا حرج ہے۔ تو اس چیز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔ میرے دوست نے مجھ سے پہلے ایک سیشن جج کیلئے کہا تھا اور میں نے ہائی کورٹ کے جج کیلئے کہا ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ انصاف ہو۔ کسی کے ساتھ دھاندلی نہ ہو، زیادتی نہ ہو۔ جناب والا! اسی مقاصد کیلئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہیں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ حکومت انہیں منظور کریگی۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- جناب اسپیکر! جو ترمیم اس ہاؤس کے سامنے پیش ہے، وہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس کے ذریعے ہائی کورٹ کے جج کو کمیٹی میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سے پہلے ڈسٹرکٹ جج کے

سلسلے میں وزیر صاحب فرمایا تھا کہ ڈسٹرکٹ جج ایسی باتوں کو نہیں سمجھ سکتے جن کو Technical آدمی نہیں ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات قطعی غلط ہے۔ مائنز پر جب بھی کوئی جھگڑا ہوا، شراکت کا جھگڑا ہوا، management کا جھگڑا ہوا، لیبر کا جھگڑا ہوا تو تمام Technicalities کے باوجود ڈسٹرکٹ ججوں ہی نے فیصلے کئے ہیں۔ ایسا ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوگا۔ پھر اس ملک میں یہ دستور ہے کہ ہر Technical یا non-Technical معاملہ کو ہائی کورٹ کے ججوں کے سپرد کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ملکی معاملات میں بھی جو انکوائری ہوتی ہے، وہ بھی انہی ججوں کے حوالے کی جاتی ہے۔ ابھی حمود الرحمن کمیشن کتنے Technical مسئلوں پر تحقیقات کر چکا ہے۔ اور اسکی رپورٹ ہمارے سامنے ہے۔ پھر یہ کہا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کو فرصت کہاں ہوتی ہے کہ وہ ان معاملات کو بھی دیکھے۔ بھئی اتنے بڑے مسئلے پر، لوگوں کے حقوق کے معاملہ، لوگوں کے روزگار کے معاملہ پر، بلوچستان کی ترقی کے معاملے پر، بلوچستان کے مزدوروں کے حقوق کے معاملے پر، بلوچستان کے روزگار کے معاملہ پر ایک فیصلہ کرتے ہو۔ تو کیا اس کیلئے دو چار مہینے کیلئے ایک جج کو spare نہیں کر سکتے ہو۔ ججوں کو آخر چھٹیاں بھی ملتی ہیں۔ ان کو آخر دوسرے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ جب ان کی کمی اس وقت پوری کی جا سکتی ہے، تو ان کی کمی اس وقت بھی پوری کیجا سکتی ہے۔ میاں سیف اللہ خان نے اس سلسلہ میں کچھ حوالہ دیئے ہیں۔ یہ ایک اور لحاظ سے بھی ضروری ہے کیونکہ یہاں شہری قوانین آرہے ہیں۔ اس وقت مجھے ایک قصہ یاد آیا ہے۔ افغانستان میں ایک آدمی کو اس لئے پکڑا گیا کہ وہ چار اماموں کو نہیں مانتا تھا۔ دین نے اس کے لئے یہ سزا تجویز کی ہے کہ اسے گدھے پر بٹھا کر۔ منہ کالا کر کے شہر میں پھرایا جائے اور لوگوں کو بتایا جائے اگر انہوں نے ایسا کام کیا، تو ان کے لئے بھی یہی سزا ہوگی۔ ایک آدمی اپنے گھر سے نکلا۔ بھاگتے بھاگتے اس گدھے کے پاس پہنچا جس پر وہ آدمی سوار تھا۔ اور اس کے کان میں ایک بات کہہ دی۔ اس آدمی نے ان لوگوں کو، جو اس پر آوازیں کس رہے تھے، مخاطب کرتے ہوئے کہا، ذرا ٹھہرو میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ جب وہ لوگ ٹھہر گئے۔ تو اس آدمی نے کہا، بھائی مجھے چار اماموں کو نہ ماننے پر گدھے پر

چڑھایا گیا ہے۔ یہ آدمی کہتا ہے کہ

"دوازدہ امام را یاد داری"

کہ تم بارہ اماموں کو مانتے ہو، تو جناب میاں سیف اللہ خان کا بھی یہی حال ہے۔ حکومت ڈسٹرکٹ جج کو شامل کرنے پر آمادہ نہیں ہے اور وہ ہائی کورٹ کے جج کو شامل کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں۔

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose this on the ground that the judges of the High Court enjoy certain status and have certain sanctity in the eye of Law. The Government cannot ask them to do such petty things of routine nature. The Government avoided the High Court Judges because the Government do not like that the fair name of a High Court Judge be allowed to be dameged in this kind of work. I think the Hon'ble Members of the Opposition might be knowing how Justice Ferooz Nana of the Sind-Baluchistan High Court reacted when he was asked to work on a Committee established by the Peoples Party. The Hon'ble Members might be knowing how and why he withdrew from that Committee. The poorman said that he could not do that kind of work because he apprehended that either the Peoples Party would damage his reputation or the party would remove him from the Committee. I think he declined the offer on the ground that the Peoples Party would throw some sort of pressure on him.

In the Law Commission the Government asked six or seven judges of the High Court to come and to do that job of legal nature but they refused to do that for us. As I have already said, Justice Ferooz Nana's case is before us. The High Court Judges feel that such kind of work would damage their good name and reputation and they are not inclined to go into such kind of executive positions. I think the High Court Judges would feel happy if this work is not entrusted to them These are some of the difficulties under which the government cannot accept the demand of the opposition.

Mr. Speaker: I will put the question the amendment is :

That in sub-clause(1) between the words "Committee" and "constituted" the commas and the words, "in which at least one member shall be judge of the Sind-Baluchistan High Court", be inserted.

The Amendment Was Lost.

Sardar Ghaus Bakhsh Raisani: Sir I beg to move:

That in sub-clause (4) the comma after the words "Commission" be replaced by a full stop and the words, commas and full stop "and shall also take into consideration in proper working of the mine, violation of law, regulations, rules and directions given together with the consequences of such violations". appearing thereafter be omitted.

Mr. Speaker: Clause under consideration; Amendment moved is :
That in sub-clause(4)the comma after the word"Concession" be replaced by a full stop and the words, commas and full stop "and shall also take into consideration in proper working of the mine, violation of law, regulations, rules and directions given together with the consequences of such violations". appearing thereafter be omitted.

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose it.

قائد حزب اختلاف :- جناب! میں نے اس لئے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ بلوچستان میں پہلے ہی سے مائینگ لاز، رولز اور ریگولیشنز موجود ہیں۔ جب یہ لاز پہلے سے موجود ہیں، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہاں دوبارہ ان چیزوں کی لانا ضرورت ہے۔ جب ایک ریگولر لا پہلے سے بنا ہوا ہے، تو میرے خیال میں دوسرے لاز لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو یہاں لانے کی ضرورت اس لئے پڑی ہے کیونکہ حکومت اپنے مفاد کیلئے ان چیزوں کو استعمال کرنا چاہتی ہے۔ حکومت یہ بل کانوں کی حفاظت کیلئے نہیں لائی ہے۔ تو میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس ترمیم کو مان لے۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے، تو جناب اس کیلئے بلوچستان مائینگ کنسیشن رولز وغیرہ موجود ہیں۔ جب بھی ضرورت پڑے، آپ ان سے کام لے سکتے ہیں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! اس ایوان کے معزز ممبر اور قائد حزب اختلاف نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ اور میرے خیال میں یہ بڑا اہم ترمیم ہے۔ کلاز 7 سب کلاز (4) میں لکھا ہے :-

"After hearing both the parties the committee shall determine the amount of compensation. While giving the Award, the Committee shall keep in view the development, made by the licencee, or lessee and the benefits derived by him from such concession, and shall also take into consideration improper working of the mine, violation of law, regulations, rules and directions given together with the consequences of such violations".

ہمارے لیڈر نے یہ ترمیم اِس واسطے پیش کی ہے تاکہ اِس سب کلاز کے تحت ہماری حکومت کسی شخص کو victimize نہ کر سکے۔ یہ ترمیم اِس واسطے پیش کی گئی ہے کہ victimization سے تحفظ حاصل کیا جا سکے۔ ایک طرف تو یہ لفظ ہے۔ اِس سے آپ اندازہ لگائیں کہ "Proper development" کو دیکھا جائیگا۔ یعنی یہ دیکھا جائیگا کہ لیز یا لائسنس میں کیا development ہوا ہے اور دوسری طرف یہ لکھا ہوا ہے:-

"and the benefits derived by him from such concessions"

یہ خود ایک بڑی عجیب بات ہے۔ اِس واسطے کہ آج تک میں نے یہ نہیں سنا تھا کسی انڈسٹری میں خواہ وہ عام قسم کی انڈسٹری ہو، مائننگ انڈسٹری ہو، زمینداری ہو یا کوئی اور کاروبار ہو، یہ شرط لگائی گئی ہو کہ آپ اتنے فی صد سے زائد منافع نہیں لے سکتے۔ میرا خیال ہے کہ ہر چیز کسی قانون میں نہیں ہے۔ کم از کم یہ چیز میری نظر سے نہیں گذری ہے کہ کبھی کسی زمیندار کو کہا گیا ہو، کہ اگر اُس کا ایک ایکڑ باغ ہے، تو وہ پانچ ہزار روپے فی ایکڑ فی سال سے زیادہ نہ تولے سکتا ہے اور نہ اِس سے زیادہ بیچ سکتا ہے۔ یا یہ کہا گیا ہو کہ تمہارا منافع صرف پانچ سو ہونا چاہیئے یا دس ہزار ہونا چاہیئے۔ جب یہ لیزیں دی گئی تھیں، تو اُس وقت کوئی ایسی شرط نہیں لگائی گئی تھی کہ جس کے تحت مائن اونرز کو کہا گیا ہو کہ بھئی تم اتنے سے زیادہ منافع نہیں لگاؤ گے۔ اگر ایسا قانون ہماری حکومت لائے تو میں اعتراض نہیں کرونگا۔ مگر ابھی بھی، اِس وقت بھی، کوئی ایسا قانون نہیں ہے، جو کسی سے منافع کی حد بندی کرتا ہو۔ لیکن اُسی چیز کو اِس کلاز کے اندر لایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بھائی تمہارے معاوضے کا جب ہم فیصلہ کریں گے، تو ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ تم کو کتنا منافع ہوا ہے۔ اگر اِس چیز میں وہ نہ پھنستا ہو، تو پھر دیکھا جائیگا کہ

"And shall also take into consideration proper working of the mine, violation of law, regulations, rules and directions given together with the consequences of such violations.

اِس میں تین چیزیں ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ "Proper working of the mines" یہ نہایت مشکل کام ہے، اور مائننگ کے دوسرے شعبوں سے بالکل مختلف ہے۔ اُس کے حل کے لئے اِس مقصد کیلئے جو deposits ہیں، اُن کو مائن کرنا پڑتا ہے کہ ان کے اندر کتنے ٹن مینرل ہے

اس کیلئے سینکڑوں اور ہزاروں Proposals ہو سکتے ہیں۔ اور یہ سب تجاویز technically ٹھیک ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ اس کے اندر اتنی variations ہیں کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔ سوال یہ ہے کہ یہ concession دیا گیا ہے۔ اگر ایک ٹن معاملہ نکالنا ہے تو اس کیلئے اسکیم اور ہوگی۔ دس ٹن نکالنا ہے، تو اس کیلئے اسکیم اور ہوگی۔ ہزار ٹن ہے، تو اس کے لئے اسکیم اور ہوگی۔ یعنی جہاں تک variations کا تعلق ہے۔ اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہو سکتی ہے۔ پھر "Proper working of the mines" کا ہم کیا معیار رکھیں گے۔ ہمارے سامنے اس کا کوئی معیار ہی نہیں ہے۔ آخر Proper working کا معیار کیا ہوگا۔ یہ کوئی ناپنے تولنے کی چیز تو نہیں ہے جسے ناپا تولا جائے۔ "Proper working of the mines" تو اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر "Proper working of the mines" نہیں ہو رہی تھی، تو کانوں کے جو قوانین موجود تھے۔ ان کے تحت اس کے خلاف مناسب ایکشن لینا چاہیئے تھا۔ لیکن اس بل کے پاس ہونے کے بعد جب بھی حکومت کو اسکی جائیداد یا اسکی لیز کو لینے کی ضرورت ہوگی یا اس سے بدلہ لینے کی ضرورت محسوس ہوگی، تو وہ پوچھے گی کہ بھائی Proper working of the mines کیسی تھی۔ اگر تمہارا حق دس ہزار روپے یا ایک لاکھ روپے بنتا ہے، تو اب ہم اس میں سے اتنا منفی کریں گے۔ کیونکہ تم نے proper working نہیں کی۔ لہذا یہ الفاظ نکالنا بہت ضروری ہیں۔ اور یہ ترمیم اسی واسطے پیش کی گئی ہے۔ کہ یہ کلاز انصاف کے تقاضوں کے برعکس ہے۔ پھر اس کے بعد آجاتا ہے "Violation of law, regulations & rules" پھر یہ معاملہ بالکل مختلف ہو جاتا ہے کہ اس شخص نے violations کی ہیں۔ اگر کی ہیں، تو اس کے لئے میں پھر عرض کرونگا کہ قانون موجود ہے اور اس قانون کے تحت اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہیئے تھا یا اس کو تنبیہ کرنی چاہیئے تھی، اسکو گائیڈ کرنا چاہیئے تھا اور قانون کے مطابق جب اس کے خلاف ایکشن ہوتا، تو وہ اپنے آپ کو ٹھیک کرتا۔ مگر اس کلاز کے اندر اس چیز کو ڈالنا۔ یہ ایک بڑی ناانصافی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کی حق تلفی ہوگی۔ لہذا اس چیز کو یہاں سے نکالنا بڑا ضروری ہے۔ قانون اور جمہوریت میں checks and balances کا ہونا

نہایت ضروری ہے Checks and Balances نہ رہیں، تو ملک کے اندر آمریت آ جاتی ہے ظلم و ستم آجاتا ہے اور پھر بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ قانون کا احترام نہیں رہتا۔ اور بہت خرابیوں کے بعد لوگ بغاوت کرتے ہیں یا اسی قسم کے دوسرے اقدامات کرتے ہیں۔ وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر حکومت کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حزب اقتدار کو ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں، جس میں دھاندلی کی کوئی گنجائش ہو۔ کیونکہ یہ اُن کے اپنے Manifesto کے خلاف ہوگا۔ یہ اُن کے اپنے وعدوں کے خلاف ہوگا۔ اور پھر اس میں تیسری بات آجاتی ہے:۔

"Direction given together with consequnces of such violations."

ڈائریکشن کس کی؟ الیکشننگ اتھارٹی کی یا حکومت کی؟ اس کے بعد سوال ہے کہ کس قسم کی ڈائریکشنز؟ اُس کا کون جائزہ لیگا کہ ہدایات صحیح تھیں یا غلط؟ اور پھر اُن کے نتائج (Consequences) کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اگر ہم نے یا الیکشننگ اتھارٹی نے ایسی ہدایات دیں۔ اور اس نے نہیں ماننے تو اس کے نتائج کیا ہونگے؟ اُس کے نتائج یہ ہونگے اُس کا بدلہ معاوضے کے وقت لیا جائیگا۔ تو جناب اسپیکر (یہ ہیں میرے پوائنٹ اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ چیزیں جو لکھی گئی ہیں۔ اگر اس نیت سے لکھی گئی ہیں کہ یہ عوام کے مفاد کیلئے ہیں۔ تو جمہوری اصولوں کے تحت ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میرے محترم دوست وزیر نے یہ کہا کہ بھائی آپ ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم عدالتوں کے دروازے بند کر رہے ہیں، مگر فلاں بھی ایسا کر رہا ہے۔ میں ایک بہت چھوٹا آدمی ہوں، میں اتنا ضرور کہونگا کہ ہم جو اس ایوان کے ممبر ہیں۔ ہمارا دائرۂ اختیار، ہماری ذمہ داریاں اس صوبے کے متعلق ہیں۔ ہمیں ایک معیار رکھنا ہے۔ اس صوبے میں جمہوریت آئی ہے اور آج جو لوگ اس صوبے میں حکومت کر رہے ہیں، وہ اپنے آپ کو عوامی حکومت کہلاتے ہیں۔ کولیشن گورنمنٹ ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیت علماء اسلام کی۔ اسلام بڑے صاف الفاظ میں ہر آدمی کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور پھر میں کہہ چکا ہوں کہ ہمیں اس صوبے میں ایسے کام کرنے چاہئیے، جو جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ہوں۔ یا تو ہم یہ کہیں کہ ہم اپنی کارروائی دوسروں کے دیکھا دیکھی کریں گے اور اس طرح ہمارے اصول بدلتے رہیں گے۔ میرا خیال ہے کہ عوام سے جب آپ نے وعدہ کیا، تو آپ نے انکو یہ بات نہیں کہی کہ ہم اپنے

اصول جب چاہیں گے بدل لیا کریں گے۔ آپ نے جمہوریت کا دعویٰ کیا۔ جمہوریت بنیادی طور پر ایک فرد کے حقوق کے لئے ہوتی ہے ورنہ جہاں تک سٹیٹ کا تعلق ہے، اس میں تو کمیونسٹ نظام بھی ہے، جس میں "extreme limit" ہے کہ اس میں ایک فرد کے حقوق نہیں ہوتے۔ تو اگر آپ جمہوریت کے پابند ہیں، تو پھر آپ ایسی چیزیں نہ کریں۔ عدالتوں کے راستے بند نہ کریں۔ صرف اس واسطے کہ فلاں نے یہ کام کیا ہے۔ میں اس قابل نہیں ہوں اور نہ میرا اتنا بیک گراؤنڈ ہے اور نہ میں کوئی قانون دان ہوں۔ جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا، نہ حزب اقتدار میں کوئی ماہر قانون ہے اور نہ حزب اختلاف میں کوئی وکیل ہے۔ جو اس قسم کے قانونی نقطوں پر بول سکے۔ مگر میرا خیال ہے کہ ہم یہاں پر عوام کے لئے آئے ہیں اور جمہوریت کے تحت جو نمائندے ہوتے ہیں، وہ عموماً قانون دان نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن قوانین کو ضابطہ تحریر میں لانے کیلئے ہمارے پاس قانون دانوں کی پوری ٹیم موجود ہے، جو ہمارے الفاظ اور ہمارے مقاصد کو الفاظ کے سانچے میں ڈھال کر صحیح معنوں میں ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں، تو ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں جناب اسپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے اور اس معزز ایوان کے سامنے یہ باتیں رکھ کر درخواست کرتا ہوں کہ یہ جو غیر جمہوری طریقے ہیں، اور جو جمہوریت کی روح کے منافی ہیں، وہ ہٹا دیئے جائیں۔ اور یہ ترمیم مان لی جائے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ جناب اسپیکر! میرے خیال میں یہ سارا قانون، اور خاص طور پر یہ سیکشن نہ صرف جمہوری اصولوں بلکہ بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ میں جب پورے بل پر بول رہا تھا تو میں نے اس نقطے پر اس لئے زور نہیں دیا تھا، بلکہ بیان ہی نہیں کیا تھا۔ کیونکہ یہ سیکشن میری نظر میں تھا۔ یہ تمام کشمکش اس بڑے Turmoil اور حالات کا نتیجہ ہے۔ جن حالات سے یہ ملک گذر رہا ہے۔ یہ ان حالات کا نتیجہ ہے۔ یہاں بنیادی طور پر ایک بڑی کشمکش شروع ہو چکی ہے۔ ایک طرف تاجر اور سرمایہ دار ہیں اور دوسری طرف زمیندار۔ جاگیردار اور دوسرے vested interests ہیں۔

ان کی کشمکش ہے۔ چھینا جھپٹی ہے۔ قوت حاصل کرنے کے لئے طاقت حاصل کرنے کیلئے، عوام بیچ میں ایک بڑے نام پر وہ ہیں، جنکو دونوں استعمال کر رہے ہیں۔ Land Reforms ہو یا Mine Reforms، یہ ایک ہی حربہ ہے۔ ایک ہی طریقہ ہے۔ دوسرے ملکوں کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ انقلاب اور مساوات انسان کی منزل ہے۔ اور ان تک پہنچنے کیلئے جن مدارج سے دوسرے لوگ گذرے ہیں، وہ اس طرح ہیں کہ جاگیرداری، اس کے بعد صنعت اور اس کے بعد انقلاب۔ دوسرے ملکوں میں یہ دور بڑی آسانی کے ساتھ گذر گیا۔ کیونکہ اس وقت برسر اقتدار لوگ جس طرح کے بھی تھے، وہ اتنے چالاک اور ہوشیار نہیں تھے کہ وہ اس لڑائی کو اپنے مفاد کے لئے اور اپنے لوگوں کے مفاد کیلئے، اپنے طبقے کے مفاد کیلئے عوام کی لڑائی کا رنگ دے سکتے۔ لیکن آج ہمارا ملک جس درد سر میں مبتلا ہے، اس کا ایک سبب یہ ہے کہ برسر اقتدار طبقے میں سردار، جاگیردار اور زمیندار طبقے ہیں، جن میں کچھ چالاک لوگ پیدا ہو گئے ہیں، وہ اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تاریخ کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ بات ناممکن ہے۔ یہاں جو باتیں میرے ساتھی پراچہ صاحب نے کہیں، ان میں سے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ عمر بھر کے کئے کرائے کی سزا اور حساب اس سیکشن میں لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مثلاً جو کچھ تم نے کمایا ہے، اس کا الگ حساب کریں گے۔ تم کو جو معاوضہ ملے گا اس سے اس کو کاٹیں گے۔ جیسے کسی کا ایک مکان اگر Acquire کرنا ہو، تو اسی کے Acquisition کے رولز ہیں کہ جس چیز کو Acquire کرنا ہو، اس کے معاوضہ کیلئے دس سال کا ریکارڈ دیکھا جائے۔ زمین میں، مکان میں، دوکان میں دس سال کا ریکارڈ دیکھو اور اس کی اوسط سے کم نہ زیادہ دے دو۔ یہ اس سرمایہ دارانہ کے Acquisition کا قانونی طریقہ ہے۔ لیکن یہاں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس مکان میں جتنا عرصہ یہ مالک رہا ہے۔ فرض کرو کہ وہ مکان Acquire ہو رہا ہے اگر دس سال رہا ہے۔ بیس سال رہا ہے، تو مہینہ کا کیا کرایہ بنتا ہے۔ سال کا کتنا کرایہ بنتا ہے۔ دس سال کا کتنا کرایہ بنتا ہے۔ وہ اس سے منہا کرو۔ اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ اگر کرایہ کی رقم یا منافع کی رقم اصل معاوضے کی تجویز سے بڑھ جائے، تو ٹھیک ہے امتیازی طریقہ یہ ہے کہ اس کو اس سے روک لیا جائے۔ اگر اس سے

بھی پورا نہیں ہوتا ہے۔ تو اُسکی باقی جائیداد کو بھی Confiscate کر کے اس کے ساتھ حساب چکاؤ۔ یہ طریقے ہیں۔ لیکن میرے بھائی جو لوگ اِس چیز کو کر رہے ہیں۔ تاریخ کا فیصلہ یہ قبائلی لوگ اور ان کے سردار اور اس ملک کے جاگیردار اس قابل ہوتے ہی نہیں ہیں کہ وہ انقلاب لائیں یا انقلاب کو چلائیں، یہ ایک بھونڈی نقل ہے انقلابی طریقوں کی۔ ایک سرمایہ دار دنیا میں رہتے ہو۔ خود سرمایہ دار ہو۔ زمین کے مالک ہو، اور قبیلوں کے سردار ہو۔ تم ان کو قبائلی طور پر، سرمایہ دارانہ طور پر چلا رہے ہو۔ خود محلوں میں رہتے ہو۔ لیکن قبائل کے [illegible] میں سادات نہیں ہوتی۔ یہ ایک میوچل ٹریٹی (Mutual Treaty) ہے کہ لوگ انڈسٹریلیسٹ بن کر انڈسٹری کی دولت سے بھی کام لیتے رہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ اگر یہ کرنا ہی ہے، تو سیدھی طرح کرو جو طریقہ ہے، جو تاریخ کا سبق ہے۔ اس طرح سے کرو۔ غریب عوام کیلئے کچھ کرو۔ ان کا ساتھ دو۔ انکے حوالے کرو۔ ان کو آگے بڑھاؤ۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ بھی انگلینڈ اور امریکہ کے جاگیرداروں کی طرح لکھ پتی ہوتے ہوئے بھی کرسیٔ اقتدار پر متمکن رہیں۔ لیکن اگر آپ انقلابی طریقوں کو چھوڑ کر اپنی سرداریوں اور جاگیرداریوں کے ساتھ ساتھ انڈسٹریز پر بھی قبضہ کرنا چاہتے ہو، تو ایں خیال است و محال است و جنوں" اِس پل میں قائد Prosecutions کیلئے مختلف دفعات رکھی گئی ہیں۔ کیا تم نے اِس سے کمایا ہے۔ کیا پچاس سال میں تم نے ان مائینز کی نگہداشت کی یا نہیں؟ سو سال تم نے ان کو موجودہ رُولز کے تحت چلایا ہے یا نہیں؟ میرے بھائی! اگر جاگیردار کا اور سرمایہ داری میں اہلیت ہوتی اور وہ مواقع چیزوں کی حفاظت کر سکتے۔ تو یہ بتایا جائے کہ آج یا تو پہلے میں جب سے آپ کی حکومت برسر اقتدار آئی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ وہ رد ہو رہے ہیں۔ خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ Mines کو باقاعدہ نہیں چلایا جا رہا ہے۔ مائینز کو نقصان ہو رہا ہے۔ قوانین کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ ابھی ایک وزیر صاحب نے فرمایا کہ Tax evasion ہو رہا ہے، تو یہ اس انقلابی حکومت میں نہیں چل سکتا ہے کہ پوسٹ لگے کہ فلاں آدمی Tax evasion کر رہا ہے۔ اسمبلی میں [illegible] آپ لوگ کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس وقت کا خیال نہ کرو کہ یہ جو قانون بنے ہیں، ہمارے ساتھ چلتے ہیں۔ کہ اس کی تحقیقات نہ کرو۔ اس پر چھاپہ مارو۔ اس سے حساب مانگو۔ اس سے کہو کہ کمائی کرو۔ لیکن آپ یہ نہیں کرتے ہیں۔ آپ اس کا انتظار کرتے۔

Minister for Finance : Mr. Speaker, I oppose this on the ground that I do not see as to what section has Khan Sahib objected. He has mentioned Sardari system, revolutionery system, communist system—this system and that system. This is all irrelevant. I read out Clause 7 (4) of the bill for the knowledge of the Hon'ble Member :

> *"After hearing both the parties the Committee shall determine the amount of compensation. While giving the Award the Committee shall keep in view the developments made by the licencee, or lessee and the benefits derived by him from such concession, and shall also take into consideration in proper working of the mine, violation of law, regulation rules and directions given together with the consequences of such violations."*

The Committee will comprise of technical people who will be respectable and civilized persons. It might also include persons, like Khan Sahib himself, who are members of this August House. While giving award the Committee shall keep in view the developments made by the licencee or lesse end the benefits derived by him from such concession So the development of the area is a 'MUST'. When people get leases they are also told that, side by side their own benefits, the poor people of the area should also develop. They should be benefited. They should not be ignored. They are also told that they should build schools and hospitals for the local people. They are expected to look after these poor people and to take care of their health and education but they ignore them. Khan sahib has said that no man is bound to build hosipitals and schools for the poor and that all the benefits should go to the owner and the workers should be paid meagre wage of few rupees a day and that is all. This is what Khan Sahib has said. I am sorry if he thinks on these lines. By saying this the Hon'ble Khan Sahib is depriving the people of Baluchistan from their legitimate rights. He is arguing the case of petty mine owners. He wants that all benefits should go to them. Now Sir, I would like to draw the attention of the Hon'ble Members towards the working of the mines. There are two ways of working of the mines.

One is proper way of working and the other is improper way of working. The proper way of working, as you know, is where both the owners and the workers are benefited. The improper way of working is that where a mine is fit to exist for a period of fifty years but the owner wants to destroy it within six months because of his lust for maximum gain within minimum time. By doing this he wants to become rich within a period of six months. A mine which could have provided means of livelihood to workers for fifty years is destroyed within six month and thus poor

workers are deprixed of their means for a longer period. This is one of the ways inwhich they want to have the wealth of Baluchistan. The mine owners used dynamite at places where it was not allowed to be used. They worked in such a way that it was deemed feasible that there should be a comprehensive law on minings which should be beneficial to the people and the Government of Baluchistan. Khan Sahib has said that when Mian Saifullah Khan Piracha, an Hon'ble NemLer of this august House, got a mine, he employed two thousaad workers. He provided certain facilities to the workers; such as hospitals, schools etc. But it is not so when Government say that these mines are not to the benefit of the people. They earn a lot of money from these mines. It makes no difference if they spend some of their profits on roads, hospitals and schools. In fact whatever they did they did for their own benefit. The workers did not get their due share in the profits. There are instances where mine owners were granted leases but they did not work properly. Their mines were taken over by the Government because the Government was satisfied that they were not working in the interests of the people. Mian Saifullah Piracha got a mine but he never did anything materially for the people. So what Khan Sahib has said can be summarized in a nut shell that the people who violated the rules and regulations and acted to the detriment of the people, should be allowed to do so. By this I mean that they have wilfully destroyed the wealth of Baluchistan. When time will come for the payment of compensation such things are essential to be seen. If a man has not violated the Law. has followed the directions and has properly worked on the mines then he will be compensated for that.

Mr. Speaker: Now I put the question again. The amendment is-

> That in sub-clause (4) the comma after the word "Concession" be replaced by a full stop and the words, commas and full stop "and shall also take into consideration in proper working of the mine, violation of law, regulations, rules and directions given together with the consequences of such violations". appearing thereafter be omitted.

The amendent was lost

مسٹر اسپیکر :۔ اب ہاؤس کی کارروائی ساڑھے چار بجے شام تک کیلئے ملتوی کیجاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ساڑھے چار بجے زیر صدارت جناب اسپیکر پھر شروع ہوا)

FIFTH AMENDMENT -

Sardar Ghaus Baksh Raisani: Sir, I beg to move:
That sub-clause (5) be deleted.

Mr. Speaker: Clause under consi daration amendment moved is -
That Sub Clause (5) be deleted.

Minister for Mineral Resources: Sir, I oppose it.

قائد حزب اختلاف :۔ جناب اسپیکر! یہ ترمیم اس لئے لائی گئی ہے کہ یہ کلاز بنیادی انصاف اور حقوق کے خلاف ہے اس کلاز میں لکھا ہے :۔

"The AWARD made by the Committee shall be final and shall not be called into question in any Court."

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر ایسا قانون بنائیں، جس کا اثر اس صوبے کے لوگوں پر ہو۔ اور پھر ہم یہ کہیں کہ اگر ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہو، تو انہیں عدالت میں جانے کا حق نہ ہو؟ قانون کی اسی شق کو آپ اس طرح Defend کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ میں یہ کہونگا کہ ہمیں حالات کے مطابق سب کچھ کرنا چاہئیے۔ کیا مرکزی حکومت نے جو جو کام کئے ہیں۔ آپ بھی وہ تمام کام کریں گے؟ ہمارے حالات ایسے ہیں کہ ہم وہ سب کچھ نہیں کر سکتے، جو مرکزی حکومت کر رہی ہے۔ کئی ایسی چیزیں ہیں جو وہ وہاں نہیں کرتے۔ لیکن ہم یہاں کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے حالات ایسے ہیں۔ اور پھر یہ ہوتا ہے کہ جہاں اگر صدر کوئی ایسا قانون بناتا ہے کہ جس میں وہ کہتا ہو کہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کا jurisdiction نہ ہو، تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ یقیناً اس کے لئے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سے مشورہ

کرتے ہونگے۔ اور یقیناً ایسا ہی ہوتا ہوگا۔ لیکن آپ لوگوں نے، مجھے یقین ہے، کہ اس معاملہ میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ سے مشورہ نہیں کیا ہے۔ آپ نے صرف لوگوں کو اپنے حقوق سے محروم کرنے کیلئے یہ قانون بنایا ہے۔ اس لئے میں اس ظالمانہ دفعہ کی بنا پر میں اس قانون کو کالا قانون کہونگا۔ کسی شہری کو، جو کسی بھی جرم کے تحت آتا ہے، خواہ اس نے جرم کیا ہے کہ نہیں۔ اس کو ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ تک جانے سے کبھی نہیں روکا جاتا۔ اس کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ وہاں جاکر اپنا حق لیگے۔ اور اگر اس کو وہاں حق نہیں ملتا، تو وہ خود خارج ہو جائیگا۔ کیا آپ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ سے ڈرتے ہیں؟ کیا آپ کو یہ تسلی نہیں ہے کہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ پبلک کے حقوق، گورنمنٹ کے حقوق، جو پبلک کے نمائندہ ہوں، اُن کے حقوق کی حفاظت نہیں کرے گی؟ نہیں، بالکل کریں گے۔ آپ نے قانون جس طرح بنایا ہے، اُس کے پیش نظر آپ اپنے کئے ہوئے سے ڈرتے ہیں۔ آپ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ آپ اپنے کئے ہوئے سے ڈرتے ہیں اور یہ کہنا کہ چونکہ مرکز میں ایسا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ میرے خیال میں اس کے لئے کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔ کورٹس اس لئے ہوتی ہیں کہ جب کسی کو انصاف نہ مل سکے تو وہ عدالت سے رجوع کرے۔ مختلف چیزوں کیلئے مختلف قسم کی عدالتیں ہوتی ہیں۔ ویسے تو ہم اور آپ باہر ہی بیٹھ کر فیصلے کر لیتے ہیں، لیکن جب ان میں اختلاف ہو، تو وہ عدالت میں جاتے ہیں۔ گورنمنٹ اور پبلک میں جب اختلاف ہو، تو وہ عدالت میں جاتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کوئی کام کرنا چاہے۔ اور خود کوئی چیز لینا چاہے، اور عوام اور شہریوں کو یہ حق نہ دے کہ وہ گورنمنٹ کے غلط کام کے خلاف، جسے غلط سمجھتا ہے اور سمجھتا ہو کہ اس کے انصاف نہیں ہو رہا ہے، وہ عدالت میں جائے۔ میرے خیال میں یہ عوام کے ساتھ بہت ہی زیادتی ہے۔ انصاف کے لئے کورٹ میں جانا ہر شہری کا پیدائشی حق ہے۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہ "سب کلاز" اس لئے لائے ہیں تاکہ دوسری دفعات میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے، اُنکی حفاظت ہو سکے۔ خاص کر دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۲) کا تحفظ کیا جا سکے۔ آپ کسی کو جب اُس کے معاوضہ کے حق سے محروم کرنا چاہیں گے، تو آپ کہیں گے کہ پہلے حساب ہمیں دو۔ آپ کہیں گے کہ تم نے یہ کام شروع میں ٹھیک نہیں کیا۔ تو اس میں اگر اُس نے ٹھیک کام بھی کیا ہو، تو اگر آپ اُس کو عدالت میں جانے کا حق دیں گے، تو وہ عدالت میں جاکر ثابت کریگا کہ اُس نے یہ سٹرنگ ٹھیک لگایا ہے۔ یا وہ عدالت میں جاکر کہے گا کہ اُس نے جو کمائی کی ہے۔ اُس میں اپنے حسابات دیئے ہیں۔ اپنے ٹیکس ادا کئے

ہیں - جو کچھ میں نے کیا ہے یہ قانون کے مطابق کیا ہے - تو پھر بھی آپ ہیں کو نہیں پکڑ سکتے - لیکن چونکہ آپ اپنے ناجائز کام کو جائز بنانا چاہتے ہیں اور عوام کو حق نہیں دینا چاہتے ہیں کہ وہ عدالت میں جائیں اسلئے یہ ذیلی دفعہ آپ لائے ہیں کہ کسی بھی عدالت یا کسی بھی کورٹ کی کوئی Jurisdiction نہ ہو - آپ کا یہ قانون اسمبلی کے ضوابط کار کے قاعدہ نمبر 78 کے خلاف ہے - اور یہ غیر اسلامی ہے - میں اُس کو پڑھتا ہوں :-

"If a Member raises an objection that the Bill as a whole or any part of the Bill is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out, in the Holy Quran and Sunnah, the Assembly may, by a motion refer the question to the Advisory Council of Islamic Ideology for advice that the Bill or a part there of this not repugnant to the teachings or requirements of Islam."

Islamic requirements Islamic teachings

یہ کہتی ہیں کہ ہر شہری کو اپیل کا حق عدالتوں کے ذریعے ہونا چاہیئے -

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- جناب اسپیکر! اب کافی دنوں سے ہم یہاں اِس اسمبلی میں بحث کر رہے ہیں - اور میں عقیدتاً عدالتوں کو مقدس سمجھتا ہوں اور عدالت کو Move کرنے کے حق کو بنیادی حقوق میں سب سے زیادہ اہم سمجھتا ہوں - شاید اُس کا ایک سبب یہ ہے کہ میں ہمیشہ مظلوم رہا ہوں - اور ہمیشہ مجھے ظالموں کے پنجے سے، چاہے وہ انگریز تھے، چاہے وہ وطنی لوگ تھے، چاہے وہ اپنے ہی آدمی ہوں، اُن سے مجھے کئی دفعہ کورٹ ہی کے ذریعے سے چھٹکارہ ملا ہے - اِس لئے مجھے اُس پر اعتقاد ہو گیا ہے کہ کورٹ سے انصاف مل سکتا ہے - جو آدمی، جو حکومت، جو نظام کورٹ کے دروازے میں کھڑا ہو، اور ایک آدمی کو، ایک شہری کو کورٹ جانے سے روکے، وہ لازمی طور پر ظلم کر رہا ہے - اگر اُس کو اعتماد نہ ہوتا، اُس کو یقین نہ ہوتا کہ میں ظلم کر رہا ہوں اور میں اُس ظلم کی گرفت سے نہیں بچ سکونگا، اگر میں عدالت میں گیا، تو اُسے عدالت کے دروازے میں نہیں کھڑا ہونا چاہیئے تھا - میں ایک بار پھر اپنے ان دوستوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ عدالتوں کے دروازے، لوگوں پر، شہریوں پر بند نہیں کرنے چاہیئے - عدالت غریب آدمی کیلئے کہاں تک ضروری ہے کہ اُسی بل کے سلسلے میں پیدا شدہ ایک بات کی

طرف میں وزیر صاحب کی توجہ دلاتا ہوں - مچھ کے کانوں کے مالکوں کی ایک درخواست ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غریب مائینز مالکوں کی درخواست ہے - وہ اس خواہش اور ہوس میں پھنس گئے ہیں کہ مائینز مالکوں سے لی جا رہی ہیں - اور پھر دوبارہ الاٹ کی جا رہی ہیں - وہ لکھتا ہے کہ میں نے 300/- روپیہ درخواست اور نقشہ وغیرہ پر خرچ کیا ہے اور اب میرے پاس کپڑے بھی نہیں ہیں - اور میرے بچوں کے لئے خرچ بھی نہیں ہے - اور عید کا موقع بھی ہے - یہ اس نے لکھا ہے کہ میری طرح سینکڑوں آدمی اسی خواہش اور ہوس کا شکار ہوئے ہیں - جن کو نقشہ نویسوں نے لوٹا ہے - بینک میں پیسے جمع کرانا پڑے ہیں - ان لوگوں کو آپ کے دلوں اور دفتر قطع سے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ جو سابق مالک کانوں پر بیٹھے ہیں - یہ جا رہے ہیں اور ان کی میراث تقسیم ہو گی - اور ہمیں اس میں حصہ ملنا ہے - اس لئے وہ غریب آدمی بھی اس بلا میں پھنس گئے ہیں - مہربانی کر کے ان کی بھی چارہ جوئی کریں -

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! میرے دو ساتھیوں نے اس ذیلی دفعہ کے متعلق کافی تفصیل سے خیالات کا اظہار کیا ہے - یہ ذیلی دفعہ بھی اسی قسم کی ہے، جو دسویں کلاز میں آ رہی ہے - میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لونگا لیکن یہ ضرور کہونگا کہ عوامی دوستی کا اس سے بڑا ثبوت ہماری حکومت اور نہیں پیش کر سکتی - جیسا کہ اس نے اس بل کے ذریعے دیا ہے - عوام کی نظروں کے سامنے انہوں نے عدالتوں کے دروازے بند کر دیئے ہیں - اب ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ نیپ پارٹی کا جمہوری اصول کیا ہے - افسوس یہ ہے کہ ہماری جمعیت علمائے اسلام کے تین ممبر بھی اس میں شامل ہیں - اور باوجود اس کے ہمارے محترم دوست نے پڑھ کر سنایا ہے کہ اگر یہ غیر اسلامی چیز ہے تو اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے سامنے جانا چاہیئے - تاکہ وہ ان تمام معاملات کی تحقیقات کرے اور دیکھے کہ قرآن و سنت کے مطابق یہ چیز ہے کہ نہیں - جناب اسپیکر - میں تو یہ سمجھتا تھا کہ جب یہ تجویز اس طرف سے اس ایوان میں پیش کی گئی، تو کم از کم ہمارے مولانا صاحبان یہ کہتے کہ ہاں بھئی یہ قانون

پاس کرنے سے پہلے اِس اَمر کی تحقیقات کی جائے، آیا یہ قرآن و سُنت کے مُطابق ہے کہ نہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ میرے محترم دوست اِس سلسلے میں کچھ بیان کریں گے۔ کیونکہ وہ بڑے عالم ہیں .....

مولوی محمد حسن شاہ :۔ اگر اُس کی گرفت میں آپ آئے تو؟

میاں سیف اللہ خان پراچہ :۔ کوئی بھی آئے اُس کی گرفت میں یہ تو اسلام کا سوال ہے۔ اسلامی قوانین کے تحت کیا ایک شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ عدالت تک جائے؟ اور اگر اُس کے ساتھ ظلم ہو تو کیا اُس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے؟ مُغلوں کے زمانے میں جہانگیر بادشاہ نے زنجیر لٹکائی ہوئی تھی کہ اگر کسی دُکھی آدمی کو عدالتوں سے تسلی نہیں ہوئی ہے، تو وہ اس زنجیر کو کھینچے۔ اس کو پکارے، وہ اس کو سُننے کو تیار ہے۔ لیکن یہاں ہماری جمہوری حکومت اور عوامی حکومت مغلوں کی طرح زنجیر بھی نہیں لٹکاتی۔

وزیرِ اوقاف :۔ میرے خیال میں پہلے سیشن میں اُردو زبان پر اتفاقِ رائے ہو گیا تھا۔ لیکن اب تک جو قانون بنے ہیں، وہ انگریزی میں بنے ہیں۔ مجھے پشتو میں بولنے کا موقع نہیں دیا گیا، حالانکہ پشتو زبان ایک اِس صوبے کی تسلیم شدہ زبان ہے۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ دُرست نہیں ہے۔ حکومت نے جو کچھ کیا ہے، وہ اِسلامی قانون کے اندر ہے۔ میرا خیال ہے کہ خان صاحب کو بھی معلوم ہے۔ ان کے منافع جات وغیرہ میں اِس کا پانچواں حصہ حکومت کا ہے۔ باقی جس نے بھی اسکو لیا ہے، وہ اُس کا ہے۔ شرعی بات یہ ہے کہ پانچواں حصہ حکومت کا ہے۔ باقی چار حصے اِس شخص کے ہیں۔ جس آدمی نے اس پر کام کیا ہے، تو ہمارے علاقے

میں جو لیڈر ہیں، وہ تو سب ہمارے علاقے والوں نے پیدا کئے ہیں، جو آپ لوگوں کو الاٹ ہو گئے ہیں۔ وہ تو صحیح ہیں۔ میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ آپ لوگوں نے مزدوروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا ہے۔ ہمارا ایک عزیز جو کہ آپ کی کمپنی میں ہے، اُس کی ران ٹوٹ گئی تھی لیکن اُس کا حق اس کو ابھی تک نہیں ملا ہے۔ جب میں مسلم باغ گیا تھا، تو اُس وقت وہ میر گل خان نصیر اور احمد نواز صاحب کے پاس گیا تھا۔ جناب یہ شکایتیں آج بھی موجود ہیں۔ لیکن آپ لوگ جو یہاں تشریح کر رہے ہیں، بل میں جو ترمیمیں پیش کر رہے ہیں، وہ درست نہیں ہیں۔ قانون جو ہم لوگ اب پاس کریں گے، اُس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم آپ لوگوں سے یہ لے لیں گے۔ اور نہ ہی یہ ہماری موجودہ حکومت کا مقصد ہے۔ لیکن جو شرعی بات ہمارے مرکزی وزیر صاحب نے کہی ہے: وہ تو میرے خیال میں اگر اس کو پاس بھی کیا جائے، تو اُس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اگر مرکز میں اسلامی قانون پاس بھی ہو جائے، تو یہاں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ ہم لوگ اسلامی قانون سے احتراز کریں گے۔ انشاء اللہ لا کمیشن کی رپورٹ آ جائیگی۔ ابھی چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے ہم نے اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا ہے۔ اگلے اجلاس میں اُسکی رپورٹ ہم پیش کریں گے اور جناب والا لیبر کے متعلق جو قوانین پاس ہوئے ہیں، ان پر ابھی تک عمل نہیں ہوا۔ صدر صاحب نے بھی لیبر کے متعلق جو قانون پاس کیا ہے۔ اس پر بھی یہاں کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ آپ لوگ بہت زبردست لوگ ہیں۔ آپ لوگ بالکل کسی کی گرفت میں نہیں آتے۔ اور نہ ہی کسی مظلوم کی حق رسانی کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا، دو دفعہ آپ لوگوں کو اپیل کی اجازت دی گئی ہے۔ تو اس سے زیادہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں۔ یہ قانون اسلام کے مطابق ہے اور یہ انسانی قانون ہے۔ اس میں کوئی ترمیم اگر کیجائے، یا اس کے بدلے میں کوئی دوسرا قانون بنائے، تو یہ غیر مناسب ہے۔ یہ قانون ۱۹۷۰ء میں بن گیا تھا۔ یا کسی دوسرے سال میں بنا تھا۔ میرا خیال اسی دوسرے سال بنا تھا بلوچستان کیلئے۔ اب اگر اسی قانون کو کچھ ترامیم کے ساتھ لائے ہیں، تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ یہ کوئی ایسا قانون تو نہیں ہے کہ جس پر آسمان سر پر اٹھا لیا جائے۔ جیسے کوئی پہاڑ گر پڑا ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں، غریب عوام کیلئے کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ہماری حکومت ہمیشہ کیلئے رہے گی۔

Minister for Mineral Resources: Sir, while opposing this amendment I would like to submit that the Hon'ble Central Minister of Agriculture Sardar Ghause Baksh Raisani has said that the present Government is neither a democratic Government nor it believes in democratic principles. In the same way it can be said that his Peoples Party which is headed by Chairman Bhutto is neither a democratic party nor it believes in democratic principles He has also said that President Bhutto Knows why he had done that. He believes in such things In this connection I would like to bring in the notice of the Hon'ble Member about the happenings in Islamabad a few days ago. Our party and our Government has always maintained that we believe in democracy. Whatever the democracy under the Constitution is, we believe in that. During the last few days in Islamabad the Peoples Party tried its best to thrust its own constitution upon the people. On the principles there is always adjustments but the cusodians of the Peoples Party said: no, we will thrust our own constitution and give it to the people of Pakistan Whether they accept it or reject it we do not bother. The Chairman of the Peoples Party Mr. Bhutto has stressed on this point in public statements in Sindhi. He said that if the opposition do not want it then we will thrust it on them . Is it good to say such things? He is telling the people: that we do not care what the people want. We are going to thrust it on the people. It is only a group of people who are in power and who are saying this. But we say: no, our Governmant is in power in Baluchistan and it is not a Government which want any thing to be thrusted upon the people. We believe in democracy. We are not like you, who want to tear 295 Articles of the Constitution page by page. At least we do not believe in it. We say we believe in it and we are not ready to oppose it because it is in the Contitution. It says: that the adequacy or otherwise of any compensation provided for by any such law as is referred to in clause (2) or clause (3), or determined in pursuance thereof, shall not be called in question in any court. It is in the Constitution, it says this. Whatever we are doing, we are doinog under the provisions of the Constitution. We are not like you who tear it by saying, do this, do that We are not ready to accede because it is beyond the limitation of the Constitution. We want to do everything within the frame work of the Constitution. Further-more the honourable Khan Abdul Samad Khan Achakzai has said that he had always been victimized in the previous regimes and it was always a court which came to his rescue I willing to understand that fact, that the court of Law, had given him protection even if he had transgressed the limits of decency. The Court of Law did come to his rescue. But I would like to point out one thing to the Hon'ble Khan Sahib ..

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai: Is it Parliamentary, Sir?

Minister for mineral Resources: have not said anything un-Parliamentary.

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai: He has said: "to cross the limits of decency".

Minister for mineral Resources: I am coming to that, let me explain it. **Khan Sahib you talk more about democracy as member of this democratic institution (i. e. Assembly) but in this august House, Khan Sahib, you have been warned several times by the Speaker for going off the track. Khan Sahib! is it democracy? You are supposed not to do that.**

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai: Sir, Is it a fact that I violated your orders?

Mr. Speaker: Well I cannot produce witnesses about this.

Minister for Mineral Resources: Democracy always expects that we should always stick to the framework of democracy. Let us go through the Constitution. At least we cannot do this. Our aim is to give democracy. Our aim is to work in the light of the Constitution and our stand is within the jurisdiction of the Constitution.

Mr. Speaker : Now I will put the question. **The question is—**
That sub-claus (5) be deleted.
The amendment was lost.

Mr. Speaker Now the question is—
That Clause 7 stands part of the Bill.
The motion was carried.

CLAUSE 8

Mr. Speaker : Now clause 8. There are amendments.

Leader of Opposition : Sir, I beg to move—
That for the word "If" appearing at the beginning, the words "subject to the aforesaid provisions "If" shall be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved —
That for the word "IF" appearing at the beginning, the word "subject to the aforesaid provisions "If" shall be substituted.

Minister for Mineral Resources : Sir, I oppose.

Leader of the Opposition : Sir, both the provisions have been passed by the House. Now there is nothing in it to oppose.

Minister for Mineral Resources : I oppose it for the reasons that whatever the Hon'ble Member has suggested is absolutely irrelevant. Clause 8 provides for taking possession of the area of concession under this Act which clearly means a procedure. It simply provides a procedure which will be followed in the taking of possession of the area of concession. In fact the procedure which will be followed has been laid down in this section. So it is very clear and there is nothing to oppose

Mr. Speaker : I will put the question. The amendment moved is—

That for the word "If" appearing at the beginning, the words "Subject to the aforesaid provisions "IF" shall be substituted.

The amendment was lost.

Mr. Speaker : Now the question is—

That Clause 8 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 9

Mr. Speaker : There are amendments in clause 9 in the name of Mian Saifullah Khan Piracha and Sardar Ghaus Buksh Raisani.

Mian Saifullah Khan Piracha : Sir, I beg to move—

That Clause 9 be deleted.

Mr. Speaker : I think your motion is that Clause 9 be deleted as a whole.

Mian Saifullah Khan Piracha : Yes Sir.

Mr. Speaker : I think you can oppose it as a whole. It is not necessary to bring an amendment for this purpose

Mian Saifullah Khan Piracha : Sir, I oppose it as a whole.

Mr Speaker : So it means that you are not pressing for the amendment.

Mian Saifullah Khan Piracha : I would like to speak on it

Mr. Speaker : Afterwards. Let the House consider the amendments first.

SECOND AMENDMENT

Leader of the Opposition : Sir I beg to move—

That sub clause (d) be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That sub-clause (d) be deleted.

Minister for Mineral Resources : Sir, I oppose it.

قائدِ حزبِ اختلاف :- جناب! یہ تو بالکل ہی ایک معمولی سی چیز ہے۔ اِس لئے مَیں نے سب کلاز ڈی کو حذف کرنے کیلئے کہا ہے۔ اِس کلاز میں لکھا ہُوا ہے کہ :-

"The mining concession acquired under the act may be granted to Government in partnership with a private company."

بس یہی تو چیز ہے، جس پر ہم سارا دِن معزماری کرتے رہے ہیں۔ یقین ہے اور ہم نے یہی صبح سے دیکھا ہے۔ ہماری گورنمنٹ کی منشاء یہی ہے کہ محترم دوست خانصاحب نے کہا کہ کسی آدم جی کو یا کسی اور ایسے جی کو لا کر گورنمنٹ اپنے Partnership میں اِس طرح یہ Mines جو کسی سے لی جائیں گی، اُن کو دی جائیں گی۔ یہاں گورنمنٹ نے کئی بار ہمیں تسلی دلانے کی کوشش کی ہے کہ کسی آدم جی کو ہم اِس علاقے میں نہیں لاتے ہیں۔ آدم جی سے مطلب کوئی بھی سرمایہ دار ہو سکتا ہے۔ خواہ وُہ کراچی کا ہو۔ یا کسی اور جگہ کا ہو۔ یا امریکہ کا ہو۔ بلوچستان کا نہ ہو

وزیرِ اوقاف :- پنجاب کا ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف :- آدم جی پنجاب کا ہو سکتا ہے۔ اگر آدم جی ہو سکتا ہے۔ تو پنجاب کا کیوں نہیں ہو سکتا ہے۔ اُس کو یہاں لایا جائے اور اُس کے ساتھ Partnership کی جائے۔ اور اسے یہ مائینز دیئے جائیں۔ یہ میرے خیال میں بہت ہی ظلم ہوگا۔ اگر اس طرح سے کیا جائے، اگر گورنمنٹ کو مائینز لینی ہیں، تو پبلک کیلئے لیں۔ انہیں Nationalize کریں اور اِس صورت میں کریں، جیسے ہم نے کہا ہے۔ کہ جنہوں نے یہ کام کیا ہے انہیں Compensation دینے کے بعد انہیں، Nationalize کریں۔ گورنمنٹ انہیں عوام کے مفاد کے لئے چلائے، نہ کہ کسی اور پرائیویٹ کمپنی کو Partnership پر دیں۔ میرے خیال میں آپ لوگ جو کچھ اب تک سمجھتے آئے ہیں، اِس چیز کو ثابت کرنے کیلئے آپ اِس ترمیم کو قبول کر لیں۔ تاکہ ہمیں تسلی ہو جائے اور جو باتیں جو شکوک یہاں آج بلوچستان کے عوام کے دِلوں میں ہیں، وُہ دُور ہو جائیں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! میں اِس Clause کی مخالفت

کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :۔ لیکن اِس ترمیم پر جو قائدِ حزبِ اختلاف نے پیش کی ہے۔ کارروائی مکمل ہونے دیجئے۔ پہلے آپ اُس کے حق میں بولیں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :۔ بہت اچھا۔ مَیں اِس پر بعد میں بولونگا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :۔ جنابِ عالی! آج سارا دِن یہ بحث چلتی رہی ہے کہ یہ کام عوام کے لئے ہو رہا ہے۔ یا نیپ کے لئے ہو رہا ہے۔ یہ جو کلاز ہے اِس سے ظاہر ہو جائیگا کہ یہ آدم جیز کیلئے لی جا رہی ہیں۔ مجھے اپنے طور پر یقین ہے کہ کوئی سردار خصوصاً بلوچ قبائل کے سرداروں میں سے جو یہ نہیں چاہتے ہیں کہ اُن کے غریب عوام کا پیٹ بھرے یا ایسے لوگ موجود ہیں، جن کا مجھے علم ہے۔ جن کے علاقے میں زراعت جیسی چیز کی بہتری کیلئے۔ لوگوں کی بہتری کیلئے۔ مَیں آپ کی توجہ اِس طرف اِسلئے دلا رہا ہوں کہ انگریزی زبان میں culture means Agriculture تہذیب کی ابتداء Agriculture سے ہوتی ہے۔

وزیرِ صحت :۔ جناب والا! کیا یہ مائنز پر بات ہو رہی ہے؟

خان عبدالصمد خان اچکزئی :۔ مَیں آپ کو بتا رہا ہوں۔ جناب۔ کہ اس میں غرض کیا ہے۔ مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ نے عوام کیلئے کیا کیا ہے۔

مسٹر اسپیکر :۔ میر صاحب آپ تشریف رکھئے، اُنہیں بولنے دیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :۔ ایگریکلچر کیلئے دوسرے کے مزرع پر ایک بہت بڑے معروف قبیلے کے علاقے میں دو سکیمیں منظور ہوئیں

اور اس قبیلے کے سردار نے ان سکیموں کو oppose کیا۔

مسٹر اسپیکر:۔ خانصاحب آپ راستے سے خود ہٹ رہے ہیں۔ آپ sub-clause (d) پر بولیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ قبیلے کا سردار اپنے لوگوں کی آسودگی کے حق میں نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ کلاز.....

مسٹر اسپیکر:۔ "سردار"۔ اس کے قبیلے کی آسودگی" اس کا sub-clause (d) میں کہاں ذکر ہے؟

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ اشارہ (بی) کی طرف ہے کہ لوگوں کی بہتری کے بارے میں۔

مسٹر اسپیکر:۔ تو پھر آپ خود فیصلہ کیجئے۔ میں آپ سے ہمیشہ عرض کرتا رہا ہوں۔ ہمیشہ آپ سے گذارش کرتا رہا ہوں۔ مگر آپ ہمیشہ irrelevant ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ اگر اس میں irrelevancy ہے، تو پھر اس پر بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو آسودہ بنانے کیلئے۔ یہاں کے لوگوں کو اوپر اٹھانے کیلئے یہ بل لایا گیا ہے، یہ درست نہیں ہے۔ خصوصاً یہ کلاز ظاہر کرتا ہے کہ یہاں کے لوگوں کی بہتری اس طرح نہیں ہو سکتی ہے۔ اور اس صوبے میں عوام کی بہتری کیلئے دوسرے بہت سارے طریقے ہیں۔ جن کے راستے میں یہ گورنمنٹ اور اس کے اہم ممبر کھڑے ہو گئے ہیں۔ اب ہم اس کو کس طرح سے مان لیں۔ عوام کو آپ کس طرح سے یقین دلائیں گے کہ آپ یہ کام غریب لوگوں کیلئے کر رہے ہیں۔ جب تک آپ اس کو نیشنلائیز

نہ کریں یا مزدوروں کو انکا حصّہ نہ دیں یا مزدوروں کے حوالے نہ کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیرِ صحت :- پوائنٹ آف آرڈر سر -

مسٹر اسپیکر :- اب تو وہ relevant ہیں جی -

وزیرِ صحت :- یہ ہم کب کہہ رہے ہیں کہ بلوچوں کیلئے کر رہے ہیں - بلوچستان کے عوام کیلئے کر رہے ہیں -

خان عبدالصمد خان اچکزئی :- بلوچستان کے معنی بلوچوں کا ملک اور بلوچوں کے رہنے کی جگہ - یہ ٹھیک ہے - یہاں کے لوگوں کو آسودہ کرنے کے معنی ہیں بلوچوں کو آسودہ کرنا - میں نے آپ سے کہا کہ غریب آدمی کی بہتری کیلئے دوسرے ایسے طریقے ہمارے سامنے آئے ہیں، جن کی مخالفت کی گئی ہے - اگر آپ لوگوں کے سامنے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ لوگوں کے لئے یہ کر رہے ہیں، تو آپ اِن ترامیم کو قبول کریں - مثلاً نیشنلائزیشن کا سیکشن لائیں - مزدوروں کے حوالے کرنے کا سیکشن لائیں - مزدوروں کو اِس میں حصّہ دار بنانے کا سیکشن لائیں - یہاں تو گورنمنٹ جس کو چاہے، اس کو حصّہ دار بنانے کا قصد کرے - یہ آپکی اِس بات کا امتحان ہے کہ آپ یہ کس لوگوں کیلئے کر رہے ہیں یا اپنے اور اپنے رشتہ داروں کیلئے کر رہے ہیں -

Minister for Mineral Resources : Sir I oppose this. Mr. Speaker I humbly submit that it is obvious from whatever Khan Sahib has said that he knows every thing about the future before hand. So I do not like to go in the pros and cons of that self-imagined destructive theory. Khan Sahib has said that he knows all about the mining profits. It means that he knows every thing before hand. He knows before hand the profits which will be borne from the mines. He has also said that he knows every thing which is going to happen.

Sir, why this clause has been inserted? This clause has been inserted because Baluchistan is a very backward area. Its resources are very very limited. Perhaps Khan Sahib does not know about it. Baluchistan wants investments. It cannot progress without investments. By investments I mean national investments and national investments not of two lakh, three lakh, ten lakh or fifteen lakh but in millions and millions. National investments are required in those sectors where there is an opportunity to make a get-through. Khan Sahib has said that he opposed these provisions it means that he does not want the progress of Baluchistan. Progress of Baluchistan means the progress of the people of Baluchistan. The aim of having this clause in the Bill is the benefit of the people. Our aim is the benefit of the people at large. He cannot stand on this because with us this is the victory of the people of Baluchistan and that is a defeat to them personally. The Hon'ble Members are well aware about this clause. Under this clause the Government would enter into partnership with a private company. Khan Sahib has talked much about the mines but perhaps he has not seen the other side, of the picture. The present Government of Baluchistan has cancelled particular leases which were given to some persons nine years back by the Governments which were in power at that time. So we are not eager about who gave it to them. It was a lease those gentlemen who did not do any work for seven or eight years. The present Government said that it would take over these mines whatever conditions were thrust upon them because we want people to be prosperous. People want means of livelihood, people want more schools, more hospitals but we could not give them because the Government was poor. Now the Government has decided to take over some of the mines and to run them on a massive scale partnership with those who are ready to invest in millions. From such concerns the share of the Baluchistan Government will be several million rupees, it will be spent in those areas which are more back ward. We will give them schools, we will give them hospitalt, we will give them roads, We will prepare schemes for labour colonies——colonies with latest amenities such as schools, hospitals etc. When we get more we spend more. Khan Sahib has said : give these mines to labourers. Khan Sahib we will give these mines to labourers. Suppose if we manage to have a mine with a capital of two crore of rupees, the question is who is going to have that money. Obviously the labour. It would be working class who would be benefited more. First of all we will have to see the lot of the labourers. So Clause (d) says : that "Government in partnership with a private company". Suppose tomorrow copper is found in Baluchistan are we in a position to exploit it alone ? We cannot do it alone. In fact Pakistan Government cannot do it alone. Iran had copper in "Sher Chashma" but she inspite of its handsome royality on petrolium could not run it. She had not enough money to exploit the deposits. Naturally she asked the American Government for partnership. If Iranian Government could not do that with all its

resources of oil wealth at its command and it asked the American Government to enter into partnership how can we exploit the deposits for the benefits of the people without financial aid from outside ? I think it is not ashaming much if we want to have it for the benefit of the people. Is it ashaming too much if Baluchistan Govt. ask an Amercian firm or a German firm or a Japanese firm to invest in Baluchistan because that will be for the lot of the people? I think the Baluchistan Government is justified in adopting this method because this will not only ameliorate the lot of the labourers, but will also benefit the Governmen and this is the democracy to give to every man—that is better life. Obviously the opposition do not want it and that is why it opposed it.

Mr. Speaker : The amendment moved is—

That sub-clause (d) be deleted.

The amendment was lost

Mr. Speaker : Yes Mr. Piracha. Do you want to speak on the whole clause ?

Mian Saifullah Khan Piracha : Yes, Sir

جناب اسپیکر۔ میں اِس کلاز کی مخالفت کرتا ہوں۔ اور اِس کی وجوہات بیان کرتا ہوں، کہ کیوں . . . . . .

Minister for Mineral Resources : Point of Order Sir, Mr. Speaker, does it mean sub-clause (a)(b) and (c) now ?

Mr. Speaker : The whole Clause.

Minister for Mineral Resources : The Clause has already been voted.

Mian Saifullah Khan Piracha : Only the amendment has been voted. The Clause itself has not been put to vote as yet.

Minister for Mineral Resources : Sir, I would like your ruling on this point.

Mr. Speaker : He is opposing the whole clause. The clause has not been put to vote as yet.

Minister for Mineral Resources : Oh, I see.

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- اِس کے متعلق عرض یہ ہے کہ کلاز یہ کہتا ہے کہ کسی کا بھی mine کو، چاہے وہ لیز ہو یا Prospecting Licence ہو، اُسے Mineral Directorate حکومت بلوچستان کو دیا جا سکتا ہے یا کسی کارپوریشن کو دیا جا سکتا ہے۔ یا Statutory Corporation کو دیا جا سکتا ہے۔ یا حکومت کسی پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ پارٹنرشپ کر کے کام کر سکتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ Clause (d) میں۔ میں نے دیکھا ہے کہ پرائیویٹ کمپنی کا جو مطلب بنتا ہے، وہ کچھ اور ہے۔ اور جو ہمارے معزز وزیر صاحب نے بیان کیا ہے، اِس کا مطلب کچھ اور بنتا ہے۔ پرائیویٹ کمپنی نام قانون کے تحت کمپنی ہوتی ہے۔ جس کے Limited حصے ہوں۔ ایک خاندان کے ساتھ تعلق رکھتی ہو۔ اور کمپنی ایکٹ کے تحت وہ چند ایک شرائط پوری کرتی ہو۔ مگر ہمارے وزیر صاحب جو پالیسی بنا رہے تھے۔ اُس کا مطلب پرائیویٹ کمپنی تھا۔ پرائیویٹ سیکٹرز سے ان کا مطلب تھا کہ بھئی ہم امریکہ سے۔ فرانس سے۔ یا دوسری کسی جگہ سے Investors کو بلائیں گے۔ یہاں پر وہ پرائیویٹ سیکٹر میں ہونگے۔ وہ copper میں Investment کریں گے۔ وہ بیرائٹ میں invest کریں گے۔ جہاں تک اِس کا تعلق ہے، یہ درست ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے جو Advocate General ہی یہاں پر موجود ہیں۔ اِس اسمبلی میں۔ آپ کا مقصد ایسے لفظ سے پورا نہیں ہوگا۔ ایک پرائیویٹ کمپنی سے آپ کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ پبلک کمپنی کے ساتھ نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر وہ پبلک کمپنی ہے، چاہے وہ پرائیویٹ سیکٹر میں ہی کیوں نہ آتی ہو۔ اُس کے مطابق آپ نے کہا کہ Govt: in partnership with a Private Company تو کمپنی سے آپ نہیں کر سکتے۔ یہ میرا خیال ہے کہ یہ غلطی سے سلپ ہو گئی ہے اور بہتر یہ ہوگا کہ اگر آپ کا یہی مقصد ہے، تو اِسے اِس مرحلہ پر ترمیم کر لی جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان میں پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی۔ موجود ہے، وہ ایک پبلک سیکٹر کی کمپنی ہے۔ وہ بلوچستان کی بڑی بڑی مائیننگ اِس وقت چلا رہی ہے۔ تقریباً پانچ سات کروڑ روپیہ اس نے خرچ کیا ہے۔ حالانکہ میرا ذاتی تخمینہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں جو تمام مائننگ کمپنیاں کوئلے کی ہیں، اُن کو اگر اکٹھا کیا جائے، تو ساڑھے چار کروڑ سے زائد نہیں ہو سکتا۔ اِس کے برعکس پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی۔ نے تقریباً سات کروڑ روپیہ صرف کیا ہے۔ اُنکی Production ہمارے محترم وزیر کے سامنے ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ وہ سالانہ کیا پیداوار کرتے ہیں اور اُس کے مقابلے میں پرائیویٹ سیکٹر کیا Produce کرتا ہے۔

علاوہ ازیں پبلک سیکٹر زکو حکومت نے بہت امداد دی ہے - بڑے بڑے ماہرین جرمنی، فرانس سے، جاپان سے بلائے ہیں یہ تمام باتیں ریکارڈ میں موجود ہیں - انہوں نے بڑی Investigations کیں - انہوں نے کہا کہ ڈیگاری مائینز میں، جو کہ پبلک سیکٹر میں ہے۔ اتنے ملین پاؤنڈز ہے - جناب وہ بڑے بڑے سائنس دان اور بڑے بڑے انجینئر تھے - جنہوں نے یہ کہا - ان کے بعد جب دوسرا آیا، تو اس نے اس مقدار کو آدھے سے بھی کم کر دیا - تیسرا آیا اس نے آدھے کا آدھا کر دیا - اب پتہ نہیں، وزیر صاحب کو معلوم ہے یا نہیں - میں تو ان کے نوٹس میں لاتا ہوں اور سارے ایوان کے نوٹس میں لاتا ہوں - اب وہ کہتے ہیں کہ جناب چند ایک لاکھ رہ گئے ہیں - کروڑوں روپے کی Investment ہو گئی ہے اور دو ڈھائی لاکھ ٹن کل ریزرو ڈگاری میں رہ گیا ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ پی - آئی - ڈی - سی کا جو چیف انجینئر ہے، وہ قابل آدمی ہے - مگر اس ادارے کا آپ کے پاس نمونہ ہے - اگر آپ نے اس کو Acquire کرنا ہے اور اسی طریقے سے چلانا ہے تو 35 روپے ٹن P.I.D.C. کا اس وقت صرف Interest ہے تو جو Investment وغیرہ انہوں نے کی ہے، اس کا صرف بنک Interest 35 روپے ٹن بنتا ہے - تو میں اپنی حکومت کو یہ کہونگا کہ عوام کے فائدے کیلئے جو بھی وہ کرتے ہیں، کریں - لیکن ہمارے جو خدشات ہیں، وہ ہم نے عرض کر دیئے ہیں - ہماری نکتہ چینی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کو اچھے کاموں میں قبل کیا جائے - یہ سراسر غلط بات ہے - ہم اچھے کاموں میں آپ کے ساتھ ہونگے - اگر عوام کی بھلائی اسی میں ہے تو آپ کریں ہم بھی آپ کے ساتھ ہونگے - مگر عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے، کہ جو خدشات ہیں، ان کا ذکر ہم ضرور کریں - مثلاً یہ خدشہ ہو سکتا ہے کہ Victimization ہو سکتی ہے - کم از کم میں نے تو یہ نہیں کہا ہے کہ آپ نے Victimize کر دیا ہے - یقیناً Victimization کے اختیارات اس بل کے اندر ضرور آ گئے ہیں - اگر یہ حکومت Victimization کرنا چاہے، تو اس کو کون روک سکتا ہے - اور پھر جس کے خلاف Victimization ہو گی، وہ عدالت میں بھی نہیں جا سکتا - آج تمام دن جو کچھ بھی ہوتا رہا ہے، وہ اسی بنیاد پر ہوتا رہا ہے - دلیل روانی رہی ہے - خوب نوک جھونک رہی ہے اور ہم Discuss کرتے رہے ہیں - مولوی صاحب میرا Personal case بھی Discuss کرتے رہے ہیں مگر مولوی صاحب

سنہرہ باغ میں کیسے مسجد چلائی ہے - اس کو یہاں پر Discuss نہیں کرونگا - میں یہ Discuss نہیں کرونگا کہ مولوی صاحب جو پرائیویٹ کاروبار کر رہے ہیں، ہنڈ و باغ میں وہ کیسے ہو رہا ہے - مولوی صاحب نے زخمی آدمی کا ذکر کیا - میں نے اُن کو کہا کہ بھئی وہ ہسپتال گیا تھا - ہسپتال والوں نے کہا کہ اُس کا کچھ نہیں ہوا ہے - ہماری فرم جناب Insured ہے Compensation کے Against وہ Insured ہے - اور ہم تقریباً ۲ لاکھ روپے Premium دے رہے ہیں Insurance Company کو - وہ کمپنی کہتی ہے کہ قانون کے مطابق ہو - وہ آدمی اُس کے پاس گیا - وہ آدمی ہسپتال میں گیا - اور اگر یہ چیز آپ دیکھنا چاہتے ہیں، تو میں ہسپتال کا سرٹیفکیٹ آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں - یہ تو ہم نے Personal explanation دینے کیلئے کہا ہے - اب رہا یہ کہ نواب مری اپنے قبیلے کو کیسے چلا رہے ہیں - لوگ بہت اچھی حالت میں ہیں یا بہت بُری حالت میں ہیں - سیف اللہ اپنی کمپنی کو کیسے چلا رہے ہیں - مولوی صاحب اپنی مسجد کو کیسے چلا رہے ہیں - اور مولوی صاحب اپنی وزارت کو کیسے چلا رہے ہیں - وزارت کا جہاں تک معاملہ ہے، وہ تو ٹھیک ہے - Discuss ہونا چاہئے - مگر ہم تو آج یہ دیکھ رہے ہیں کہ Personal explanation پر وقت ضائع کر رہے ہیں - ٹانگ کا جو چانس لگایا گیا ہے - اُس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں - وزیر صحت صاحب ہیں - میں اُن کے سامنے وہ کیس بھیج دونگا - تاکہ وہ دیکھیں - پھر آپ نے کہا کہ جیسے بھی ہو، تین سو روپے اُسے ادا کرنے ہونگے - میں نے مان لیا - لیکن آپ نے پھر اُس کا ذکر کیا - اور میرے لئے یہ فرض ہو گیا کہ وزیر صحت صاحب کو وہ کیس ضرور بھیج دوں - وہ اُس کو دیکھیں - کیونکہ ہم یہاں پر اپنے ذاتی کاموں کی صفائی دینے کیلئے نہیں آئے ہیں - ہم تو عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں - اور اگر ہم سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے، تو ضرور ہم سے جواب طلب کیا جائے - اور میرا خیال ہے کہ وہ آپ کے رولز میں بھی ہے کہ آپ کسی سے سوال بھی کر سکتے ہیں - پرائیویٹ ممبر سے بھی سوال کر سکتے ہیں - جو رولز میں نے دیکھے ہیں - سپیکر صاحب اس میں مہارت رکھتے ہیں - تو جناب عالی میں عرض کر رہا تھا کہ اگر نیشنلائز کرنا ہے - معاوضہ دینا ہے، تو میرا خیال ہے کہ یہ چیز عوام کے مفاد میں ہے - کرو - ضرور کرو - مجھے ذاتی طور پر کوئی اعتراض نہیں ہے - اور اگر

عوام کیلئے کرنا ہے، تو کم از کم اتنی گنجائش ضرور چھوڑیں کہ اگر کوئی چیز غیر مجہوری ہو جائے - اُمید ہے - آپ نہیں کریں گے - مگر اگر ہو جائے - تو اس کیلئے بھی راستہ ہو - پھر وزیر صاحب نے فرمایا کہ بھئی آئین میں یہ موجود ہے اگر اس میں Mention نہ کرتے، تو کیا حرج تھا - لاء آپ apply کرتے Normal Course میں تو میں حکومت کے نوٹس میں یہ لاؤنگا کہ اس کلاز کو ہٹا دیا جائے - کیونکہ ایک تو پرائیویٹ کمپنی والا پوائنٹ ہے - دوسرا یہ ہے کہ آپ یہ بھی دیکھ لیں کہ یہ کہاں تک عوام کے مفاد میں ہے - اُس کو پی - آئی - ڈی - سی جیسے کسی سرکاری ادارے کو نہ حوالے کرے - اس کا حشر آپ کے سامنے ہے خود مجھے offer ہوا ہے کہ بھئی کچھ Private Investors کو بلا لیں - ہم اس کو دیتے ہیں اور جان چھڑاتے ہیں - یہ کام ہم سے اب نہیں چلتا ہے - اور میری معلومات یہ بھی ہیں - کہ پی - آئی - ڈی - سی - کے موجودہ چیف انجینئر نے یہ کہا ہے کہ یہ منافع پر کبھی بھی نہیں چل سکتی ہے - یہ آپ بے شک پتہ کر لیں - جناب عالی - بس اتنی باتیں مجھے کہنی تھیں - ان الفاظ کے ساتھ میں عرض کرونگا کہ اس کلاز کو واپس لیا جائے -

Minister for Mineral Resources. Sir, I would like to submit that we have both public sector and private sector. In addition to this we will also see whether or not a statutory corporation either established by the Provincial government or by the Central Government will be more beneficial. It can be established in public sector, it can be established in private sector but the main thing would be whether it is workable, whether it is beneficial to the people and the Government. That is why we have given option either in public sector or in private sector. We will see in which sector it will be more beneficial to the people. If it will be more advantageous in private sector we will do that but if we find that it will be more profitable in the public sector then we will do that. Sir, I have assured the Hon'ble Members of the opposition and once again assure them that there is nothing to worry. We have no malafide intentions Whatever we will do we will do in the interest of people at large.

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is-
That Clause 9 stands part of the Bill

The motion was carried

CLAUSE 10

Mr. Speaker : Now Clause 10

Leader of Opposition : Sir, I beg to move -

That Clause 10 be deleted.

Mr. Speaker : You want the deletion of the clause.
For this no amendement is necessary.
You can oppose the clause

قائدِ حزبِ اختلاف :- جناب والا! میں اس کلاز کی پُرزور مخالفت کرتا ہوں - یہ کلاز نہ صرف انسانی حقوق کے خلاف ہے، بلکہ اسلامی شرع اور سُنّت کے بھی خلاف ہے - کسی انسان کو کسی مسلمان کو اُس کے اس حق سے کہ وُہ حکومت کے کسی غلط فیصلے کے خلاف بالائی عدالت میں جا سکے - قانون کے ذریعے روکنا سراسر بے انصافی ہے - ہمارے علمائے دین نے، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جس طرح اُس کے خیال کی اور Rules of Procedure کی دفعہ ۷۸ کے خلاف دلائل پیش کئے ہیں - میں انہیں بیان کرتا ہوں - وُہ کہتے ہیں کہ کیونکہ کانون کے مالک مزدوروں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے ہیں - حکومت کو پانچواں حصّہ نہیں دیتے ہیں - اِسلئے وُہ اسلامی کام نہیں کرتے ہیں - اِس لئے ہم بھی اِسلامی کام کرنے کو تیار نہیں ہیں - یہ تو کوئی منطق نہیں ہے کہ اگر میں کوئی غلط کام کروں، تو جو صحیح کام جاننے والے ہیں - وُہ کہیں کہ یہ غلط کام کر رہا ہے - اسلئے ہم بھی غلط کام کریں گے - تو جناب ہمارے مولانا وزیر صاحب یہ منطق پیش کرتے ہیں کہ کول مائینز چونکہ مزدوروں کو مناسب معاوضہ نہیں دیتے ہیں - اور حکومت کو پانچواں حصّہ نہیں دیتے ہیں اسلئے وہ شرعی تحفظات کے مستحق نہیں ہیں - وُہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم مرکز میں شرعی قانون نافذ کریں، تب میں شریعت کو مانونگا - میرے بھائی آپ تو ممبر اس لئے بنائے گئے تھے کہ آپ شریعت لانا چاہتے تھے - آپ نے اُس وقت کب کہا تھا کہ اگر مرکز شریعت

لائے تو میں بھی شریعت مانونگا۔ اور اگر مرکز نے شریعت کو نہیں مانا۔ قرآن کو نہیں مانا۔ تو میں بھی نہیں مانونگا۔ اگر اسلامی قانون نہیں لاتا، تو ہم بھی نہیں مانیں گے۔ یہ تو نہیں ہے میرے بھائی۔ چیز تو یہ ہے کہ اگر کوئی غلط کام کرے اور کوئی مسلمان یہ سمجھے کہ وہ غلط کام کر رہا ہے، تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صحیح کام کرے۔ تو یہ ایک غلط کام ہے کیا آپ یہ کہیں گے کہ اگر وہ اپنے حق کے لئے عدالت میں اپیل کرے، تو اس کا وہ فعل غیر قانونی ہے۔ کیا اسلام یہ حقوق سب کو نہیں دیتا کہ اگر حکومت یا کوئی شخص کوئی ایسا کام کرے، جس سے کسی شخص کے حقوق پر حملہ ہو رہا ہو تو وہ عدالت سے رجوع کرے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چونکہ ہم نے متاثرین کو عدالت کی طرف رجوع کرنے کا راستہ بند کر دیا ہے۔ لہذا یہ ایک غیر اسلامی قدم ہے۔ اور ہمارے دستور کے مطابق اس کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :۔ جناب اسپیکر! اس کلاز کے متعلق معزز ساتھی نے اپنے خیالات پیش کئے کہ یہ کلاز غیر مذہبی اور غیر اسلامی ہے اور حوالہ دے کر یہ ثابت کیا کہ اسے اسلامی مشاورتی کونسل کے پاس جانا چاہیئے۔ علاوہ اس نقطہ کے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ اس قسم کے Clauses کو کسی بل میں ڈالنا بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہائی کورٹ باوجودیکہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ کوئی عدالت اس میں دخل نہیں دے سکتی، ضرور مداخلت کریگی۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی قانون جس میں بنیادی حقوق پر حملہ کیا جائے۔ ہائی کورٹ اس میں مداخلت کرنے کی مجاز ہے۔ ہمارے سامنے ایسی مثالیں موجود ہیں، جن میں ہائی کورٹ نے مداخلت کی ہے۔ جناب اسپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عبوری آئین میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن کی ترمیم لانی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ عبوری آئین ہے۔ اگر وہ مستقل آئین ہوتا، تو پھر اسکو دوبارہ بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مارشل لاء سے ہم اب آہستہ آہستہ جمہوری نظام کی طرف جا رہے ہیں۔ پہلے مارشل لاء کی دھاندلیاں تھیں۔ اب مارشل لاء اور جمہوریت کی درمیانی راہ سے گذر کر ہم جمہوریت کی طرف جا رہے ہیں۔ ہمارے ایسے بھی ممبر ہیں، جو نیشنل اسمبلی کے ممبر ہیں۔ انکے بھی بیانات آتے

ہیں ۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو بالکل پابند کیا ہُوا ہے ۔ کہ ہم عوام کو بنیادی حقوق دلائیں گے ۔ ہماری اپنی پیپلز پارٹی پابند ہے کہ بُنیادی حقوق دیئے جائیں گے ۔ اور جس دن وُہ بُنیادی حقوق آئے ۔ کوئی بھی ہائی کورٹ اِس بل کو کھڑکی سے باہر پھینک دے گی ۔ مگر اِس سے ہمارے صُوبے کے وقار کو ٹھیس لگے گی ۔ ہم ایک گندی روایت عوام کیلئے چھوڑ جائیں گے ۔ یقین جانئے اِس کے باوجود کہ ہم حزبِ اختلاف میں ہیں ۔ جہاں تک عوامی حکومت کا سوال ہے ' ہماری ہمدردیاں ہر وقت اُن کے ساتھ رہتی ہیں ۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اِس علاقے میں جمہوریت کامیاب ہو ۔ ہم اپنا وُہ فرض ادا کرتے رہتے ہیں ۔ جب ہم نکتہ چینی کرتے ہیں ' تو ہمیں یہ پتہ ہوتا ہے کہ ہم چار بیٹھے ہوئے ہیں ۔ کیا ہمیں پتہ نہیں ہے کہ ہر حکومت پر بھی شکست ہوگی ۔ آپ کی طرف آٹھ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ کامیاب ہونے کی تو کوئی صُورت ہی نظر نہیں آتی ۔ مگر باوجود اِس کے ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں ۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم عوام کے حقوق کا فرض ۔ عوام کی نمائندگی کا فرض اور حزبِ اختلاف کا فرض ادا کریں ۔ آپ بھی بڑے کھلے دل سے ہماری باتیں سُن لیتے ہیں اور حزبِ اقتدار کو سُننا بھی پڑتا ہے ۔ حکومت کو جمہوریت کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے ۔ تو جناب اسپیکر میں یہ کہتا ہوں کہ آئین آنے والا ہے ۔ مختلف سیاسی پارٹیاں مل کر خواہ کوئی معاہدہ کریں ۔ آپکو ہر حال میں عوام کو بُنیادی حقوق دینا ہی پڑیں گے ۔ آخر یہ ایمرجنسی کا زمانہ کب تک رہے گا ۔ ہندوستان میں ایمرجنسی ہے ۔ حالانکہ وُہ ایک بڑا جمہوریت پسند مُلک ہے ۔ چاہے ہم اُس کے متعلق کتنے ہی اعتراضات کریں ' لیکن یہ تو ہم کہتے ہیں کہ وُہ ایک جمہوری مُلک ہے ۔ وہاں پر بھی اُنہوں نے Laws کو suspend کیا ہُوا ہے ۔ اُس کی بھی ایک حد ہے ۔ آخر اُسے ایک دن ختم ہونا ہے ۔ تو جناب عالی جس دن ایمرجنسی ختم ہوگی ' اُس دن اِس قانون کی موت واقع ہو جائے گی ۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی :۔ جناب اسپیکر ! اِس کلاز کی مخالفت فرض سمجھ کر کرتا ہوں ۔ جو آدمی عدالت کے دروازے بند کریگا ' میں اُس کی مخالفت کرونگا ۔

وزیر اوقاف :۔ جناب اسپیکر ! مجھے پشتو میں بولنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر :- پشتو میں ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں ہے۔

وزیر اوقاف :- ہمارے سردار صاحب نے میرے متعلق ابھی یہ کہا ہے کہ میں نے یہ کہا کہ کیونکہ مرکز میں اسلامی نظام نہیں ہے۔ لہذا ہم بھی نہیں مانتے۔ میں نے ایسا نہیں کہا ہے۔ جناب میں نے یہ کہا تھا کہ صوبے میں۔ اسکی حکومت میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ خود یہ نظام لائے۔ یا مرکز کو مجبور کرے۔ بلکہ ہم ان کا شکریہ ادا کریں گے۔ اگر وہ یہ نظام لائیں۔ میں نے وہ الفاظ نہیں کہے، جو میری ذات سے منسوب کئے گئے ہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ اگر مرکز میں اسلامی شریعت نہیں، تو ہم بھی نہیں مانتے اور ہم شریعت کے طالب نہیں ہیں۔ وہاں پر شریعت ہو یا نہ ہو۔ ہم ان شاء اللہ تمام مسلمان کو تلقین کریں گے کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو۔ اس کے علاوہ ہمارے نواب صاحب نے جو کچھ میرے بارے میں کہا ہے، وہ درست نہیں ہے۔ ہمارے مسلم باغ میں پہلے سے ایسے لوگ موجود ہیں، جو بہت دکھی ہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پوری قوم بہت غریب ہے۔

مسٹر اسپیکر :- مولوی صاحب! آپ کلاز ۱۵ کے بارے میں بولیں۔ اس قصے کو آپ چھوڑیں۔ اگر کلاز آپ کی سمجھ میں نہیں آیا ہے، تو بات نہیں کریں۔

قائد حزب اختلاف :- جناب چونکہ وہ کلاز کے حق میں نہیں ہیں، اس لئے وہ بول رہے ہیں۔

وزیر اوقاف :- اس کے بارے میں میں نے آپ کو اسلامی دفعات اور اسلامی نکات بتائے ہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ میں اس کے حق میں نہیں ہوں۔ میں اس کے حق میں ہوں۔ چھوٹی اور بڑی تمام عدالتوں میں انسانی قانون چلتا ہے۔ اگر انسانی قانون میں کوئی ترمیم ہوتی ہے یا اس میں نئی دفعات شامل کی جاتی ہیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ جو کہتے ہیں کہ اسلامی قانون کے خلاف ہے۔ یہ بالکل خلاف نہیں ہے۔ قانون کے اندر رہ کر ہم لوگوں کو حقوق

دیں گے۔ ہم انشاء اللہ اتنا ظلم نہیں کریں گے کہ لوگوں کو قانونی حقوق سے محروم کر دیں۔ جو لوگ صحیح کام نہیں کرتے ہیں اور ان کے پاس پچاس میل تک زمینیں ہیں یا بغیر صاف نیت کے ہیں۔ ہم یہ قانون ان کیلئے پاس کریں گے۔ ہم غریب عوام کی حق تلفی نہیں کریں گے۔ شراکت کے بارے میں جو انہوں نے کہا ہے کہ آدم جی شریک ہوگا تو میرا خیال ہے کہ میاں صاحب نے یہ کہا ہے کہ اس کے لئے زیادہ پیسوں کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ مائنز تھوڑے سرمائے سے نہیں چلتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے ہمیں پیسے والوں کی ضرورت ہوگی خانصاحب نے کہا ہے کہ اس میں بسم اللہ خان یا پشتون زلمے کو شریک کیا جائیگا۔ میرے خیال میں اگر اس میں یہ لوگ شریک ہو جائیں۔ تو کیا نقصان ہے۔ وہ بھی اس صوبے کے لوگ ہیں کیا حرج ہے اس میں۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر پشتون زلمے کو شریک کیا جائے یا ہم میں سے کوئی شریک ہو جائے یا بلوچستان کا کوئی آدمی شریک ہو جائے۔ یا سرکاری کوئی آدمی شریک ہو جائے۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ رہا نیشنلائزیشن کا مسئلہ تو میرا خیال ہے کہ یہ حکومت کا کام ہے اور انشاء اللہ میرا بھی خیال ہے کہ یہ ہو جائیگا۔ اور ضرور ایسے لوگوں کو اس میں شریک کیا جائیگا، جو اس کام میں ماہر ہوتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں عوام کے مفاد کیلئے کی گئی ہیں۔ اور جو کچھ انکا حق بنتا ہے، وہ انہیں ضرور دیں گے۔ اور جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے، جو زخمی ہو گیا تھا۔ وہ میرا عزیز ہے اور اس کو 93 روپے ابھی تک ملتے رہے ہیں۔ میاں سیف اللہ صاحب نے اپنی مائنز سے صرف 60 روپے دیئے ہیں۔ اس سے کام پورا لیا جاتا ہے۔ لیکن اس کو 93 روپے دیئے جاتے ہیں۔ تو آپ خود سوچیں کہ اگر ہم ایسے لوگوں کی مخالفت نہ کریں، تو ہم عوام کی خدمت کس طرح کریں گے۔

Mr. Speaker : Now the question is -
That Clause 10 stands part of the Bill.

The motion was carried

سوا چھ بجے تک کیلئے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس، جو 5-55 پر ملتوی ہو گیا تھا، سوا چھ بجے دوبارہ زیر صدارت سپیکر شروع ہوا۔)

CLAUSE 11

Mr. Speaker: The question is -
That Clause 11 stands part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 12

Mr. Speaker: The question is -
That Clause 12 stands part of the Bill

میاں سیف اللہ خان پراچہ: جناب سپیکر [illegible]

"The provisions of this acts, shall prevail, notwithstanding any thing contained to the contrary in any other law."

اس کا مطلب یہ ہے کہ "اگر کسی اور قانون کے تحت کسی کو تحفظ ملتا ہو، تو اس قانون کو لاگو نہ کیا جائے۔ یا اس قانون کو ان چیزوں سے جو اس ایکٹ کے ساتھ تعلق رکھتی ہوں، مستثنیٰ قرار دیا جائے۔" یہ ایک اور مثال ہے اس بات کی کہ لوگوں کو اُن لوگوں کو جو اس ایکٹ سے متاثر ہونگے، اُن کو عدالت تک پہنچنے سے روکا جائے۔ جناب والا سپیکر! اس کلاز کی کیا ضرورت ہے۔ جو آپ نے عدالتوں کے دروازے پہلے ہی بند کر دیئے ہیں، جب آپ نے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی Jurisdiction ختم کر دی ہے۔ تو پھر یہ کلاز تو کم از کم نہ ہونا چاہیئے۔ اگر مقصد یہ ہے کہ ہر حال میں اس شخص کو عدالتی کارروائی سے محروم رکھنا ہے، تو ٹھیک ہے۔ بات سمجھ میں آتی ہے جناب اسپیکر! جیسا کہ میں کلاز ۱۰ کے سلسلے میں عرض کر چکا ہوں، یہ بنیادی حقوق پر حملہ ہے۔ اور جس دن ہمارا آئین تبدیل ہو جائیگا۔ اور بنیادی حقوق بحال ہو جائیں گے، تو یہ تمام کا تمام بل بے معنی ہو کر رہ جائیگا۔ لہذا میں اس معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ متاثرین کو عدالتوں تک پہنچنے سے روکنے میں تو کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن کم از کم اس چیز کو تو ہٹا دیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! میرے دوست پراچہ صاحب

نے کہا ہے کہ جب آپ نے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے راستے بند کر دیئے ہیں، اور جب باقی تمام راستے بھی آپ لوگوں نے بند کر دیئے، تو پھر یہ قانونی حق آپ نے کیوں بند کیا۔ یہ وہ کسی اور قانون سے بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا ہے۔ تو میں اپنے دوست کو بتا دوں کہ اگر وہ یہاں اس چیز کو لا سکتے۔ کہ Human Rights یعنی انسانی حقوق کو بھی ختم کر دیا جائے۔ تو وہ یہ بھی لاتے۔ لیکن کیونکہ وہ یہ نہیں لا سکتے ہیں، اس لئے وہ صرف اسی چیز کو لائے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی

حکومت کی عادت کے مطابق ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ پہلے کوئٹہ شہر کے لوگوں کو مساوات میں شریک کرنے کیلئے ایکٹ کا [illegible] کر دیا تھا کہ وہ سب پر Supreme ہے۔ اب میرے خیال میں وہ عادت پوری کرنے کیلئے انہوں نے یہاں پر یہ کلاز رکھی ہے کہ یہ ایکٹ بھی ہمارے سر پر Supreme ہو۔

Minister for Mineral Resources: Sir, I would like to submit that this clause has no legal safeguard into it. It is generally inserted in the enactments in order to remove ambiguity. It is there only for that purpose and not for any other purpose, I think the Advocate Generel will be in a better position to explain about this provision.

M. Speaker: Now I put the question again. The question is -
That Clause 12 stands part of the Bill.

The motion was carried

CLAUSE 13.

Mr. Speaker: The question is -
That Clause 13 stands part of the Bill.

Malik Saifullah Khan Piracha: I oppose it.

جناب اسپیکر۔ وہ ترامیم، جو میں نے پیش کی تھیں، [illegible] کہ مجھے اُمید تھی کہ ہمارے حزبِ اقتدار والے ہماری [illegible] کو مان لیں گے۔

اور قابلِ اعتراض دفعات کو نامنظور کر دیں گے۔ تو اس صورت میں ان دفعات کی Re-numbering ضروری تھی۔ مگر شاید میرے محترم دوست میر احمد نواز بگٹی نے اسپیکر کی وہ بات نہیں سنی کہ ترمیم پر میں اب نہیں بول رہا ہوں۔ اب میں کلاز پر بول رہا ہوں۔ بظاہر تو یہ کلاز ٹھیک ہے مگر اس میں اب گنجائش کیا چھوڑی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تقریباً ہر دروازہ، تقریباً ہر کھڑکی، غرضیکہ کوئی چیز انہوں نے نہیں چھوڑی کہ اگر کوئی شخص متاثر ہو، تو وہ عدالت تک پہنچ سکے۔ اب اگر اس کے علاوہ بھی کوئی گنجائش ہے، تو اس کلاز کے تحت رولز بنائے جا سکتے ہیں۔ اور اس بنا پر میں یہ کہتا ہوں کہ دیکھنا ظاہراً یہ تو ٹھیک ہے۔ رولز بننے چاہئیں، مگر کاش کہ وہ خطرے جو Victimization کے ہیں، ان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان چیزوں کو روکا جاتا۔ مگر وہ تو نہیں ہوا۔ لہٰذا یہ میرے خیالات ہیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔

Minister for Mineral Resources
Mr. Speaker: I would like to submit that honourable Mian has said that

کہ دروازے بھی بند کر دیئے، کھڑکیاں بھی بند کر دیں، خوراک بھی بند کر دی ہے۔ اور خدا معلوم کیا کیا بند کیا ہے۔ مگر میں کہوں گا کہ راستے بند نہیں ہوئے۔ اگر ہم نے کبھی آئین کے دائرے سے باہر کام کیا ہو، تو ابھی تک کورٹس کے راستے کھلے ہیں۔

This is what I have to say so that people should not be misleaded in their thinking.

Mr. Speaker: Now I put the question The question is—
That Clause 13 stand part of the Bill.
The motion was carried.

CLAUSE 14

Mr. Speaker: The question is—
That Clause 14 stands part of the Bill.
The motion was carried.

PREAMBLE

Mr. Speaker: The quesaion is —
That the Preamble be the Preamble of the Bill.
The motion was carried.

SHORT TITLE

Mr. Speaker : Short title. There is an amendment. Minister for Mineral Resources to move his amendment.

Minister for Mineral Resources : Sir, I beg to move—

That in Clause 1 (1) for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, the amendment moved is —

That in clause 1 (1) for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

As there is no opposition. The amendment is carried.

Mr. Speaker. Now the question is—

That the Short Title be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Minister for Law : Sir I beg to move—

That the Baluchistan Mining concessions (Acquisitions) Bill, 1972, as amended, be passed.

Mr. Speaker : The motion is—

That the Baluchistan Mining Concessions (Acquisitions) Bill, 1972, as amended, be passed.

The question is— NO opposition

That the Baluchistan Mining concessions (Acquisition) Bill 1972, as amended be passed.

The motion was carried.

کل صبح اجلاس شروع کرنے کے لئے مجھے آپ کا مشورہ مطلوب ہے۔

(آوازیں — دس بجے)

قائدِ حزبِ اختلاف :۔ تو دس بجے ہی سہی۔

مسٹر اسپیکر :۔ کل دس بجے تک کیلئے ایوان کا اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(ایوان کا اجلاس 6-35 بجے شام کو ۱۱ جنوری ۱۹۷۳ء دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہوگیا)

Appendix 'A'
Question No.223 (L & C)

LIST SHOWING THE NUMBER OF ARMS LICENCES ISSUED DURING THE PERIOD FROM 15-6-72 TO 31-10-72 IN THE SIBI DISTRICT. MARRI/BUGHTI SUB DIVISION.

S. No.	Name and address of Licencee.	Rev/Pis	Rifle	Shot-gun	Name of the person recommended
1.	Jafer s/o Ali Murad of Dera Bughti			1	Nawabzada Salim Akbar Bugti
2.	Garu s/o Sohbat of Dera Bughti		1		
3.	Haliyan s/o Thega Bughti of Dera Bughti				
4.	Morla s/o Shah Bakhsh Bugti of Dera Bughti		1		Salim Akbar Bugti
5.	Budha s/o Golan Bugti of Dera Bugti		1		-do-
6.	Abdul Karam s/o Lal Khan Nasir of Dera Bugti			1	—
7.	Doteen s/o Pir Bakhsh Bughti of Dera Bugti		1		Salim Akbar Bugti
8.	Safar Khan s/o Khuda Bux Bugti of Sui		1		-do-
9	Nasiban Zamindar of Bugti			1	-do-
10.	Saido Khan Khalper of Sui		1		-do-
11.	Moran Khalper of Sui		1		-do-
12.	Abdur Rehman Nauthani of Dera Bughti		1		-do-
13.	Mandost Zamindar Sui		1		—

No.	Name and address of Licensee	Rev/Pis.	Rifle	Shot-gun	Name of the person recommended
1	2	3	4	5	6
14.	Mir Hasan Zamindar Sui		1		Salim Akbar Bugti
15.	Ali Nawaz Zamindar Sui		1		-do-
16.	Abdul Rehman Khalper Sui Dera Bughti		1		-do-
17.	Abdul Majid Khalper Sui		1		-do-
18.	Kadir Khan Khalper Sui		1		-do-
19.	Hajathan Khalper Sui		1		-do-
20.	Khan Muhd Masoori Phalwagh	1			Haji Nihal Khan Masoori
21.	Taj Muhammad Marri Baber Kach		1		
22.	Peeri Marri of Kudmandai		1		
23.	Muhammad Sharif Naulangani Marri Jhatpat		1		
24.	Lal Bakhsh Bugti Sui			1	Private Secy: Chief Minister
25.	M. Khan Bugti Sui		1		-do-
26.	Mewa Khan Bugti Sui		1		-do-
27.	Karban Bugti Sui		1		-do-
28.	Ranja Bugti Sui			1	-do-
29.	Zahro Bugti of Sui.			1	Private Secty Chief Minister
30.	Maulu Bkhah Bugti of Sui			1	-do-
31.	Lal Baksh ,, ,,			1	-do-
32.	Nek Mohd ,, of Jhatpat.			1	-do-
33.	Khuda Bakhsh Bugti Sui.			1	-do-
34.	Mohd Sharif ,, ,,			1	-do-

1	2	3	4	5	6
35.	Umar Marri Kahan		1		Wadera Dost Ali
36.	Khan Mohd Marri Kahan.		1		-do-
37.	Isa Khan ,, ,,		1		-do-
38.	Meerkhan Bugti of Sui.		1		Salim Akbar Bugti
39.	Mohd Khan ,, ,,		1		-do-
40.	Yaha Khan ,, ,,		1		-do-
41.	Mohd Akbar Marri Kholu	1			—
42.	Dilshad Marri of Duki		1		—
43,	Oudho Marri of Kholu		1		—
44.	Mian Khan Marri ,,		1		—
45.	Nawab Khair Bakhsh Marri Kahan	1			—
46	Nawab Khair Bakhsh Marri		1		—
47.	Nowab Khair Bakhsh Marri		1		—
48.	Mir Sher Mohd Khan Marri Kohlu	1			—
49.	Mir Sher Mohd Khan Marri Kohlu,		1		—
50.	Mir Sher Mohd Khen Marri Kohlu		1		—
51.	Ghulamo Marri of Kohlu.		1		—
52.	Sattar Khan Marri ,,		1		—
53.	Mohd Fazil Bugti, Sui.	1			A.C. Bugti.
54.	Sher Mohd, Marri, JhatPat.			1	Nawab Zada Ali Ahmed Shah.
55.	Gulzar Marri Kholu		1		—
56.	Bar Mohd Marri ,,		1		—

1	2	3	4	5	6
57.	Sireeni Marri Bugti		1		—
58.	Mohd Noor ,, ,,		1		—
59.	Brhim Khalil ,, ,,		1		—
60.	Isa Khan ,, ,,		1		—
61.	Karim Khan ,, ,,		1		—
62.	Kala Khan ,, ,,		1		—
63.	Jan Mohd ,, ,,				—
64.	Azam Khan ,,		1		—
65.	Shadi Khan ,, ,,		1		—
66.	Karam illahi Post Man of Tehsil Sui.	1	1		A. C. Bugti
67.	Meeran Khan Marri, Kohlu.		1		—
68.	Shingi Marri, Kohlu		1		—
69.	Mir Mohd Bugti Dera Bugti.		1		Salim Akbar Bugti.
70.	Mohsin Ali Bugti Dera Bugti			1	-do-
71.	Inyatullah Bugti Dera Bugti.	1			-do-
72.	Mohim Khan Bugti of Sui.			1	Wadera Khan- Mohd Khaiper.
73.	Ghulam Haider Bugti of Sui.			1	-do-
74.	Maigo Khaper Bugti of Sui.		1		-do-
75.	Ghulam Hussain Bugti of Sui.		1		-do-
76.	Khuda Bakhsh Bugti of Sui.			1	-do-
77.	Ghulam Mohd Bugti of Sui.			1	-do-

1	2	3	4	5	6
78.	Din Mohd Bugti of Sui.		I		Wadera Khan-
79.	Gul Sher Khan Bugti of Sui.		I		Mohd Khalper
80.	Lashkaran Bugti of Sui.		I		-do-
81.	Asadullah Bugti Dera Bugti.		I		-do-
82.	Mir Shah Nawaz Bugti Dera Bugti.		I		-do-
83.	Miramza Bugti of Sui.		I		-do-
84.	Bacho Khan Bugti of Sui.		I		-do-
85.	Nihalan Bugti of Sui.			I	-do-
86.	Gul Mohd Bugti of Sui.		I		-do-
87.	Mirak Bugti of Sui.		I		-do-
88.	Jalalul Rehman Bugti of Sui.		I		-do-
89.	Khair Bakhsh Bughti of Sui.			I	-do-
90.	Mohd Ayub Bugti Dera Bugti.			I	Salim Akbar Bugti.
91.	Rahim Bakhsh Bugti of SUI		I		Wadera Khan-
92.	Amir Jan Bugti Dera Bugti			I	Mohd Khalper. Salim Akber Bugti.
93.	Baluch Jan Bugti of Sui.		I		Wadera Khan-
94.	Mohd Ashraf Bugti of Sui.		I		Mohd Khalper.
95.	Bagh Ali Bughti of Sui.		I		-do-
96.	Jamal Din Bnghti of Sui.		I		-do-
97.	Murad Ali Bughti of Sui.		I		Private Secy;
98.	Mehboob Khan Bughti of Sui.			I	Chief Minister. -do-
99.	Mohd Amin Bughti of Sui.			I	-do-
			I		Salim Akbar

1	2	3	4	5	6
100.	Abdul Samee Marri Sibi			1	—
101,	Bhoral Bughti Sui		1		Wadera Nhialan-Nauthani
102.	Mohd Murad Marri Sibi.		1		A. C. Sibi
103.	Sardar Ali Bugti Sui.		1		Salim Akbar Bugti.
104.	Abdul Haq Bugti Sui.		1		-do-
105.	Raham Ali. Bugti Sui.		1		-do-
106.	Mohd Qasim Defedar Levies Sui.		1		-do-
107.	Bhawal Bugti Sui.			1	-do-
108.	Juma Khan Bugti, Dera Bugti.		1		Salim Akbar Bugti
109.	Mohd Nawaz Bugti Sui.		1		Abdul Hay Baluch, MNA.
110.	Ganan Khan Bugti Sui.		1		-do-
111.	Hayat Mohd Bugti Dera Bugti,		1		—
112.	Dhangana Bugti Dera Bugti		1		—
113.	Mehrullah Bugti Dera Bugti	1			—
114.	Mohd Niam Syed Sibi	1			Mohd Khan Barozai
115.	Jhanda Khan Bugti Dera Bugti		1		—
116.	Lal Mohd Bugti Dera Bugti		1		Mir Lal Mohd Khan Rahija Marri
117.	Samander Khan Bugti Sui	1			—
118.	Ghulam Rasul Bugti Sui	1			—
119.	Gul Khan Bugti Dera Bugti			1	—
120.	Said Khan Bugti Sui	1			—
121.	Dur Mohd Khan Bugti Sui	1			—

1	2	3	4	5	6
122.	Tota Khan Bugti Sui		1		Hayat Khan Bugti.
123.	Ghulam Hussain Bagti Sui		1		A.C. Bugti.
124.	Sultan Mohd Awan Sui		1		—
125.	Mohd Iqbal Bugti Sui.		1		Wadera Pir Bakhsh Bugti
126.	Sher Khan Bugti Sui			1	Hayat Khan Bugti
127.	Ghulam Bahadur Bagti Sui		1		-do-
128.	Mohd Ali Bugti Sui.		1		-do-
129.	Mohd Saeed Bugti Sui		1		-do-
130.	Mohd Ishaq Bugti Dera Bugti		1		Salim Akbar Bugti
131.	Papa Khan Bugti Sui		1		Salim Akbar Bugti
132.	Illahi Bux Bugti Sangsila		1		Salim Akbar Bugti
133.	Thakht Ali Bugti Sui		1		-do-
134.	Mohd Nawaz Bugti Sui		1		-do-
135.	Nasibullah Bugti Sui		1		Hayat Khan Bugti.
136.	Ghulam Hussain Bugti Sui			1	Hayat Khan Bugti
137.	Yaqub Bugti Sui		1		Tehsildar Sui.
138.	Ghulam Mohd Bugti Sui			1	Hayat Khan Bugti.
139.	Bahadur Khan Bugti Sui			1	-do-
140.	Pathu Khan Bugti Sui		1		Wadera Pir Bux Bugti
141.	Qadir Bakhsh Bugti Sui			1	Hayat Khan Bugti.
142.	Faiz Mohd Bugti Sui	1			-do-
143.	Khawand Bux Bugti Sui		1		—

1	2	3	4	5	6
144,	Tariq Hussain Bugti Khost Harnai	1			—
145,	Mir Ghulam Hussain Khost Harnai	1			—
146,	Abdul Mujid Bugti, Quetta.			1	Inspector Schools Quetta.
147,	-do-	1			-do-
148,	Mir Khalid Hussain Bugti, Harnai.	1			—
149,	Mir Behram Khan Marri, Kohlu.	1			—
150,	Sojald Khan Bugti of Sui.		1		Salim Akbar Bugti,
151,	Usman Bugti of Sui,			1	Wedra Pir Bakhsh.
152,	Manju Khan Bugti of Sui.			1	-do-
153,	Sabzal Khan Bugti of Sui.			1	-do-
154,	Shahjahan Bugti of Sui.		1		Dr. Abdul Hay MNA.
155,	Mubarak Khan Bugti Dera Bugti			1	Saleem AkbarBugti
156,	Mahmood Khan Bugti Dera Bugti.			1	-do-
157.	Alo Khan Bugti Dera Bugti			1	-do-
158,	Hassan Khan Bugti Dera Bugti		1		Tabour Officer & Lehsildar Sui.
159,	Khera Bugti Dera Bugti		1		-do-
160,	Lakmir Bugti Dera Bugti			1	Salim Akbar Bugti
161,	Erjumand Marree Kahan		1		—
162,	Meeto Marree Kahan		1		—
163,	Raza Mohd Marree Kahan		1		—
164,	Meeran Khan Bugti Ziarat			1	SDO Zaiarat
165,	-do-	1			-do-

1	2	3	4	5	6
66,	Hazur Bakhsh Bugti Sui.			1	Salim Akber Bugti
167,	Maula Khan Bugti Sui		1		-do-
168,	Imam Bakhsh Bugti Sui			1	-do-
169,	Haji Mohd Sharif Bugti Sui		1		-do-
170,	Shaukat Ali Bugti Sui			1	-do-
171.	Mir Fazal Hussain Khan Bugti Sui	1			—
172,	Masud Khan Bugti Sui			1	Salim Akbar Bugti
173,	Goher Khan Bugti Sui			1	-do-
174,	Habibullah Bugti Sui			1	-do-
175,	Abdul Haq Bugti Sui			1	-do-
176,	Mohd Ayub Bugti Sui		1		-do-
177,	Haji Hidayatullah Bugti Sui		1		-do-
178,	Bahar Khan Bugti Sui		1		-do-
179,	Sikander Khan Bugti Sui		1		-do-
180,	Mir Qaiser Khan Marree Kahan	1			—
181,	Nihalan Khan Bugti Dera Bugti			1	WaderaMewaKhan Nauthani.
182,	Rehmatullah Bugti Sui		1		Wadera Nihalan Nauthani.
183,	Abdul Aziz Bugti Dera Bugti		1		Wadera Mewa Khan Nauthani.
184,	Wadera Mewa Khan Bugti, Dera Bugti		1		Wadera Mewa Khan Khalpar
185,	Sabz Ali Bugti Dera Bugti		1		-do-
186,	Khudan Bux Bugti Sui			1	Wadera Nihalan Nauthani.

1	2	3	4	5	6
187,	Taj Mohd Marree Sibi	I			A. C. Marree
188.	Khalwa Khan Bugti Dera Bugti			I	—
189,	Tilo , Marri Kahan		I		Wadera Dost Ali Marree.
190,	Bilal Khan, Marri Kahan	I			-do-
191,	Fateh Khan, Marri Kahan	I			—
192,	Gul Mohammad, Marri Kahan		I		—
193,	Shah Nawaz, Marri Kahan		I		Qaisar Khan
194,	Phelu Khan Bugti Sui			I	Jamil Akber Bugti
195,	Dur Mohd Bugti Loop	I			—
196.	Rasul Bux Bugti Khanki			I	Dr. Abdul Hay MNA.
197.	Shahau Khan Bugti Sibi			I	-do-
198,	Mir Mohd Ibrahim Khan, Marree Jhatpat	I			—
199.	Wali Khan Maree Kahan	I			Wadera Dost Ali & ADC, Sibi.
200,	Bhai Khan Marree Kud Mundai		I		-do-
201,	Said Ali Bugti Dera Bugti			I	Salim Akber Bugti
202,	Haji Gul Bahar Marree Jhatpat		I		—
203,	Maunder Khan Maree Jhatpat		I		Qaiser Khan
204,	Sher Mohd Maree Jhatpat	I			—
205,	Rasul Bux Bugti Dera Bugti			I	Salim Akber Bugti
206,	Abdullah Khan Bugti Sui		I		-do-
207.	Ali Nawaz Bugti Sui		I		-do-
208.	Faiz Mohd Marree Kahan		I		—

1	2	3	4	5	6
209,	Umer Khan Marree Kohlu	1			Mir Mohd Nawaz Bugrani
210.	Ali Gul Bugti Dera Bugti			1	Jamil Akber Bugti
211,	Sukka Khan Bugti Sui			1	-do-
212,	Wali Jan Bugti Sui			1	-do-
213,	Zer Khan Marree Jhatpat		1		—
214,	Nazar Ali Marree Jhatpat		1		—
215.	Mohd Hayat Marree Jhatpat		1		—
216,	Wali Mohd Marree Kahan		1		—
217,	Bakhtiyar Khan Marree Kahan		1		—
218.	Arbab Khan Marree Kahan		1		Mir Qaiser Khan Marree
219,	Bahar Khan Marree Kohlu			1	—
220,	Afzal Marree Kahan		1		Mir Qaiser Khan Marree
221,	Wali Jan Marree Kahan	1			—
222,	Said Mohd Zerkoon Kohlu	1			—
223,	Dad Mohd Bugti Dera Bugti	1			Mir Lal Khan Rahija Marree A. C. Marri
224,	Pir Bux Bugti Sui		1		
225,	Abdul Hamid Bugti Sui		1		-do-
226,	Shabaq Bugti Sui			1	-do-
227,	Shafi Mohd Rind Dera Bugti		1		S. P. Sibi
228.	Hussain Bux Bugti Sui			1	Salim Akber Bugti
229,	Faqir Bux Bugti Dera Bugti			1	-do-
230,	Shahadad Bugti Sui			1	SP, Sibi

1	2	3	4	5	6
231,	Kalu Khan Rind Sui			I	Salim Akber Bugti
232,	Mohd Usman Rind Sui		I		-do-
433,	Karam Khan Rind Dera Bugti			I	-do-
334,	Ghulam Qadir Sumra Sui			I	-do-
235,	Shah Nawaz Gola Sui			I	-do-
236,	Bahar Khan Sawand Sui			I	-do-
237.	Mir Ali Khan Rind Dera Bugti		I		-do-
238,	—do—			I	-do-
239,	Wasu Khan Bugti Sui		I		S.P. Sibi
240,	Sherjan Marri Sibi	I			Syed M Ayub Khan N/Saddar NAP Sibi & AC, Marri
241,	Jiwan Khan Bugti Sui			I	—
242,	Haji Hajihan Marri Kohlu			I	AC, Marri & Mir Qaiser Khan Marri
243,	Rehmdil Bugti Sui		I		A. C. Marri
244,	Atta Mohd Bugti Sui	I			-do-
245,	Saifuddin Marri Kahan			I	Wadera Dost Ali Khan
246,	Pathan Khan Marri Kahan		I		-do-
247.	Karam Khan Marri Kahan			I	-do-
248,	Peeri Khan Jatui Sibi			I	-do-
249,	Durak Khan Ramezai Sui			I	SP, Sibi.
250,	Azmat Khan Marri Kahan		I		Wadera Dost Ali Khan Marri

1	2	3	4	5	6
251,	Motan Khan Bugti Sui		1		—
252,	Umer Khan Shalwani Sui		1		—
253.	Musa Khan Bugti Jhatpat			1	Salim Akber Bugti
254,	Hassan Bux Bugti Jhatpat			1	-do-
255,	Ahmed Khan Bugti Jhatpat	1			Tehsildar Jhatpat
256,	Perya Khan Bugti Sui		1		AC, Bugti
257,	Thangai Bugti Sui		1		Tehsildar & AC Bugti.
258,	Bahar Khan Bugti Sui	1			—
	(GOVERNMENT SERVANTS)				
1,	Mohd Umer Bungulzai Asstt: Qta	1			—
2,	Mohd Khan Driver Sui	1			Hayat Khan Bugti
3,	Raza Mohd Electric PW, Sibi			1	Sardar Mir Chaker Khan Dumki.
4,	Murad Bux Teacher Sibi	1			Mir Ahmed Khan Rissaldar Levies.
5,	Nazir Ahmed Ghazi J. C. D. C. office Sibi	1			—
6,	—do—			1	—
7,	Syed Abbas Driver, Sui		1		AC, Bugti.
8,	Abdul Hamid Babar Supdt : Animal Husbandry Sibi.	1			ADC, Sibi.
9,	Mehrab Khan Game Inspector, Sibi		1		DFO, Sibi.
10,	Abdul Lateef, Sui Gas Field, Sui	1			SHO, Sui.
11,	Murad Bakhsh Peon, Jhatpat	1			Dr. Abdul Hay MNA.
12,	Mailk Taj Mohd Khan DC, Sibi			1	—

1	2	3	4	5	6
13.	Mohd Sharif Store Clerk, Sui Gas			1	Tehsildar Sui
14.	Wakil Ahmed Sui Gas			1	-do-
15.	Badshah Khan Naib Subedar Sibi Scout, Bugti.		1		Wing Commander Sibi Scout. & DC, Sibi.
16.	Sabz Ali Khatak JC -do-		1		Wing Commander Sibi Scout. Sibi.
17.	Ali Murad Naib Subedar Zhob Militia.			1	Major Zhob Militia.
18.	Shah Muhammed. Havaldar Sibi Scout			1	-do-
19.	Ali Murad, Naib Subedar, Zoob Militia.		1		-do-
	(NASIRABAD SUB DIVISION)				
1.	Arbab Khan Baluch Usta Mohd.			1	—
2.	Abdul Nabi Lehri Sibi			1	—
3.	Ghulam Farooq Baluch Sibi			1	—
4.	Nazar Mohd Lehri Sibi			1	—
5.	Amir Bakhsh Burohi Sibi			1	—
6.	Mohd Alam Lehri Sibi			1	—
7.	Mohd Rahim Lehri Sibi			1	—
8.	Jalal Din Lehri Sibi			1	—
9.	Mohd Khair Lehari Sibi			1	—
10.	Mohd Arif Lehri Sibi			1	—
11.	Mari Khan Lehri Sibi			1	—
12.	Jabar Lehri Sibi		1		—

1	2	3	4	5	6
13.	Malik Gul Mohd Lehri Sibi		1		—
14.	Ali Sher Lehri Sibi		1		—
15.	Mohd Alam Lehri Sibi	1			—
16.	Sakhi Mohd Lehri Sibi	1			—
17.	Pathan Lehri Sibi	1			—
18.	-do-		1		—
19.	Dilshad Lehri Sibi		1		—
20.	Amanullah Lehri Sibi		1		—
21.	Rasul Bakhsh Lehri Sibi		1		—
22.	Meerad Lehri Sibi		1		—
23.	Abdul Wahid Lehri Sidi	1			—
24.	Bashir Ahmed Lehri Sibi		1		—
25.	Muhd Yusuf Lehri Sib		1		—
26.	Alamdar Lehri Sibi	1			—
27.	Bela Khan Lehri Sibi		1		—
28.	Shah Dost. Baluch Sibi	1			—
29.	Khan Mohd Lehri Sibi	1			—
30.	Ali Sher Lehri Sibi	1			—
31.	Mohd Hanif Lehri Sibi	1			—
32.	Abdul Ghafar Brohi Usta Mohd		1		Sardar Yar Mohd Jamali.
33.	Abdul Hakim Jamali Sobhawa Usta Mohd	1	2	4	P, S, Chief Minister
34.	Mohd Sadiq Umrani Usta Mohd	1		1	Dr, Abdul Hay

1	2	3	4	5	6
35,	Ghulam Sarwar Usta Mohd		I		Dr, Abul Hay
36,	Yar Mohd Smaja Usta Mohd		I		-do-
37,	Zafar Akhtar Mughal Usta Mohd	I			-do-
38,	Asghar Ali Randhawa Usta Mohd	I			-do-
39,	Mirza Amir Ali Mughal Usta Mohd		I		-do-
40,	Haji Mohd Rafiq Usta Mohd	I			-do-
41,	Abdul Wahab Khan Khosa Jatpat			I	-do-
42,	Haji Lal Mohd Silachi Sibi. Jadeed	I			DSP Nasirabad Tehsildar Usta &ADM Nasirabad,
43,	Abdur Rahim Rind Baluch Usta Mohd	I			SP, Sibi,
44,	Fateh Ali Baluch Usta Mohd	I			-do-
45,	Sharbat Khan Chandia Usta Mohd		I		Dr, Abdul Hay Baluch,
46,	Pir Baksh Brohi Lehri Jhatpat.		I		DSP, Nasirabad,
47,	Mohd Bakhsh Khan Khosa Allahabad		I		S Mir Chaker Khan MPA,
48,	Maula Bakhsh Mugassi Jhatpat			I	—
49,	Khuda Baksh Mugassi Jhatpat			I	—
50,	Qamer Din SDO Baluch Jhatpat	I			—
51,	Ali Murad Doomki Jhatpat			I	Allahdad Khan
52,	Mohd Saleh Brohi Lehri Jhatpat			I	SDM Nasirabad,
53,	Abdul Aziz Brohi Lehri Jhatpat			I	-do-
54,	Shahan Khan Baluch Jatpat	I			-do-
55,	Ranjho Bhanger Jhatpat			I	-do-
56,	Mehboob Kori Jhatpat	I			NT Jhatpat,

1	2	3	4	5	6
57.	Abdul Khaliq Jatak Usta Mohd		1		—
58.	Mohd Usman Banuglzai Usta Mohd		1		—
59.	Mohd Aziz Memon Usta Mohd	1			Sardar Yar Mohd Jamali,
60.	Ghulam Hussain Umrani Jhatpat		1		N,T, Jhatpat
61.	Sona Khan Lehri Jhatpat			1	Ali Ahmed
62.	Ghulam Nabi Lehri Jhatpat			1	General Secy; NAP
63.	Samand Khan Marri Jhatpat		1		—
64.	Jumand Khan Marri Jhatpat		1		—
65.	Lal Mohd Marri Jhatpat		1		—
66.	Mohd Waris Bhanger Jhatpat			1	Tehsildar Jhatpat
67.	Biland Brohi Jhatpat	1			EAC Jhatpat,
68.	Azad Gahani Jhatpat		1		-do-
69.	Darya Khan Khosa Jhatpat	1			-do-
70.	Noor Hassan Bajkani Jhatpat	1			-do-
71.	Sikandar Khosa Jhatpat		1		-do-
72.	Zahur-ul-Hassan Khoker Baluch Jhatpat	1			DSP, Nasirabad.
73.	Sadaruddin Jamali Usta Mohd			1	Sardar Yar Mohd Jamali
74.	Sohbat Khan Jamali Usta Mohd.		1		Mohd Murad Jamali & APA, Nasirabad.
75.	Sikandar Gola Jhatpat.			1	NT Jhatpat.
76.	Mohd Qasim Khosa Jhatpat.		1		EAC, Jhatpat.
77.	Abdul Rehman Khosa Jhatpat.		1		APA, Nasirabad.
78.	Faiz Mohd Khosa Jhatpat.		1		SHO, Jhatpat.

1	2	3	4	5	6
79.	Dilawer Khan Brohi Jhatpat.		I		NT. Jhatpat.
80.	Mohd Salah Brohi Usta Mohd		I		—
81.	Wazir Mohd Umrani Usta Mohd	I			SP, Sibi.
82.	Safar Khan Jamali Usta Mohd		I		APA Nasirabad
1.	Malik Ghulam Nabi s/o Malik Sultan Mohd Bagrani Machhiko.		I		Malik Ghulam Nabi Machi.
2.	Habibullah s/o Haji Rind Ali Lehri of Sibi.	I			—
3.	Rind Ali s/o Mewa Khan Lehri Diyal Sibi.	I			—
4.	Haji Mohd Uayat s/o Haji Abdul Rahim Lehri Diyal Sibi.			I	—
5.	Haji Sultan Khan s/o Hussain Khan Diyal Sibi.	I			—
6.	Lal Mohd s/o Faiz Mohd Sarangzai, Ziarat.	I			Sardar Murad Khan Sarangzai.
7.	Dad Ali s/o Pehlawan Lehri Sibi.		I		—
8.	Mewa Khan s/o Imam Bux Lehri Diyal Sibi.	I			—
9.	Shadi Khan s/o Takari Juma Khan Lehri Diyal Sibi.		I		—
10.	Khiar Jan s/o Haji Ali Beg Lehri Sibi.		I		—
11.	Shahbaz Khan s/o Dost Mohd, Sanfer zai, Ziarat.			I	—
12.	Dad Mohd s/o Abdur Rehman Panezai Ziarat.		I		Malik Pista Khan ASST: COMR. SIBI

1	2	3	4	5	6
13.	Malik Rehmatullah Khan s/o Malik Ahmed Khan Ziarat		1		—
14.	Abdul Giyaz s/o Mulla Nek Mohd, Sarangzai, Ziarat.		1		WaderaKhan Mohd Khalpar Bugti
15.	Mohd Khan s/o Kakul Khan Panazai Cheena. Ziarat.		1		Malik Pista Khan/ NT. Haranai
16.	Shahbaz Khan s/o Dost Mohd, Sanzerzai, Ziarat.	1			NT. Haranai
17.	Mohd Rahim Khan s/o Gul Khan, Ziarat.	1			Abdul Samad Achikzai MPA.
18.	Sher Jan s/o Hussain Khan Tarin		1		Tehsildar Harnai/ ADC Sibi.
19.	Mohd Siddiq s/o Niaz Mohd, Sanzer zai, Ziarat.	1			—
20.	Mohd Yaqub s/o Ghulam Nabi Bakrani, Machiko.	1			Speaker Baluhistan
21.	Amanullah Khan s/o Abdul Salam Khan Nasir.	1			AC, Sibi.
22.	Meero Khan s/o Karim Bux Gishkori, Sibi.	1			Mir, Mehrullah Khan Gishkori
23.	Abdul Hamid Khan s/o Sherbaz, Khan Panazai, Ziarat.		1		XEN Irrigation.
24.	Mohd Azam Khan s/o Mir Azar Khan Sarangzai Ziarat.			1	—
25.	Gul Mohd s/o Qadir Bux Machi Sibi.			1	—
26.	Ghulam Ali Shah s/o Gharib Shah Killi Kirani.			1	AC, Marri.
27.	Nazar Ali Shah s/o Gharib Shah Syed Kirani,		1		AC, Marri.

1	2	3	4	5	6
28.	Isa Khan s/o Mohd Hayat Bara Kotmari.	1			—
29.	Gulab Khan Sanerzai Ziarat.			1	AC, Sibi.
30.	Sultan Ahmed Shopkeeper Sibi.	1			—
31.	Ghulam Rasul Lehri, Sibi.	1			—
32.	Manzoor Ahmed, Baluch, Sibi		1		—
33.	Bashir Ahmed, Baluch Sibi.		1		—
34.	Sher Khan, Lehri, Sibi				—
	ISSUED BY A.C. SIBI/SHARIGH				
1.	Azizullah s/o Dur Khan, Brohi, Zamindar, Sibi			1	M. Abdur Rehman Disst: Jirga Member.
2.	Abdul Qadus s/o Maulavi Abdul Qadir, Khidrani, Harnai			1	N.T. Harnai.
3.	Abdul Hamid s/o Yaqub Ali Khan Rajpoott. Asstt: Director Animal Husbandry, Beaf Farm, Sibi			1	Supdt: Beaf Centre Sibi.
4.	Allah Waraya s/o Ahmed Khan, Silachi tracker, Sibi, Harnai			1	Tehsildar Sibi.
5.	Azmat Khan s/o Wali Mohd Silachi Talli,			1	Malik Mohd Umar Khan, Silachi.
6.	Amanullah s/o Imam Bux, Machi of Machhikoh, Sibi Tehsil.			1	Malik Ghulam Nabi Machhi/
7.	Abdul Rauf s/o Mir Mobin Khan, Tareen of Kawas, Harnai Tehsil			1	—
8.	Abdul Karim son of Issa Khan, Dyaa of Kurk.			1	Tehsildar Sibi.
9.	Baran Khan s/o Mohd Ali, Gorechani of Mall, Sibi Tehsil			1	Speaker Provincial Assembly.

1	2	3	4	5	6
10.	Dil Jan s/o Allo Khan, Zarkoon, Telephone Operator, Harnai			1	SHO, Harnai.
11.	Fazal Khan s/o Zallah Khan, Khidrani, Harnai Tehsil			1	Tehsildar Harnai;
12.	Gul Sher Khan s/o Pir Baksh, Machhi of Mall			1	—
13.	Hazoor Bakhsh s/o Karim Dinna, Khosa Sibi			1	—
14.	Hazoor Bakhsh s/o Mir Khuda Bux Shahwani, Sibi			1	Speaker Provincial Assembly.
15.	Mohd Baqa s/o Raza Mohd, Barohi Killi Usmani, Sibi Tehsil.			1	Malik Ali Jan, Khajjak & Mr. Imam Bux, Usmani, Sibi
16.	Mahmood s/o Madat Khan, Remezai Bugti, Zamindar, Deh Mazoi Jhatpat Tehsil			1	Haji Mian Khan Masoori Bugti Muqaddam
17.	Muhammad Hayat s/o Luqman Lashari of Machhi Kooh			1	Tehsildar Sibi
18.	Mohd Yaqub s/o Mohd Manik, Macchi of Macchi Kooh, Sibi Tehsil.			1	Speaker Provincial Assembly
19.	Umer Shah s/o Ismail Shah, Woolen Mills, Harnai.			1	—do—
	ISSUED BY AD.M.Bugti				
1.	Tando s/o Gaind, Khalper Bugti.			1	Tehsildar Bugti.
2.	Mohd Yuosuf s/o Haji Abdullah Constable BPR, Sui			1	Wing Commander
3.	Mohd Hussain s/o Fazal Hussain Sui Gas Field.			1	—do—
4.	Ali Mohd s/o Abdul Ghani, Sui Gas Field.			1	Tehsildar Bugti

1	2	3	4	5	6
5,	Dawer Khan s/o Qalendar Khan, Driver Sui.			1	—.
6,	Wazir s/o Hamal Khan, Sui Gas.			1	Thesildar Sui
7,	Pathan s/o Bhago, Sui Gas:			1	— do—.
8,	Ghulam Hussain s/o Dur Mohd Bugti Sui Gas.			1	—
9,	Rahim Bakhsh s/o Belo Bugti, Sui.			1	Tehsildar Sui
	ISSUED BY SDM NASIRABAD				
1,	Ali Murad s/o Qader Bux, of Kharez Tehsil Jhatpat.			1	—
2,	Abdul Wahab s/o Haji Jiya Khan, Rind of Kot Noor Mohd Tehsil Usta			1	Dr. AbdulHay/Tehsildar Usta Mohd
3,	Abdul Karim s/o Karim Bux, Lashari, of Tehsil Rohjhan, Jhatpat.			1	—do—
4,	Mohd Panna s/o Abdullah Doomki of Goth Mohd Murad Khan, Tehsil jhatpat.			1	Mir Allah Yar Khan Khosa Jhatpat
5,	Shaukat Ullah s/o Qudratullah of Khairdin Tehsil, Jhatpat.			1	—
6.	Abdul Hamid s/o Abdul Majid, Khosa. Deh Ghazi Tehsil Jhatpat.			1	—
7.	Zulfiqar s/o Abdul Majid, Khosa, Deh Ghazi.			1	—
8,	Haidir s/o Rabun Tanori, Goth Abdul Majid Tehsil Jhatpat.			1	—
9,	Mohd Saifal s/o Ghulam Mohd, Khosa, Goth Fazal Mohd, Tehsil Jhatpat.			1	—do—
10,	Nabi Bux s/o Dhani Bux, Umrani resident of Khidner Tehsil Usta Mohd.				Sardar Yar Mohd Khan Jamali of Usta Mohd

1	2	3	4	5	6
11,	Kand Mero s/o Shah Zano			I	Sardar Yar Mohd Jamali ofUstaMohd
12,	Abdul Aziz s/o Mohd Umer Mengal			I	—do—
13,	Raza Khan s/o Amir Bux Jamali of Gandakha, Tehsil Usta Mohd			I	—do—
14,	Mohd Umar s/o Shafi Mohd Khosa resident of Hamel Tehsil Jhatpat			I	Mir Taj Mohd Khan Jamali of Rojhan Jhatpat
15,	Meero s/o Ghulam Hussain Hajana of Tehsil Jhatpat,			I	Dr. Abdul Hay Baluch MNA.
16,	Taja s/o Mubhan Rajkani resident of Deh Sanzi Tehsil Jhatpat			I	Mir Abdul Hamid Khan/Mir Nabi Bux Khosa, Khair Din.
17,	Khamisa s/o Lashkri r/o Deh Sanzi Tehsil Jhatpat.			I	-do-
18,	Giyandar s/o Asad Khan r/o Deh Sanzi Tehsil Jhatpat.		I		-do-
19,	Faqir Mohd s/o Nihal Gamani r/o Deh Sanzi Tehsil Jhatpat.			I	SDM.
20,	Haji Mohd Bux s/o Sabz Ali Khosa resident of Deh Dheern Tehsil Jhatpat.			I	SDM.
21,	Ismail s/o Bhora Bambal r/o Khair Din Tehsil Jhatpat.			I	—
22,	Nazir Ahmad s/o Shakal Gamani Deh Khair Din Tehsil Jhatpat.			I	—
23,	Adam Khan s/o Mi Azar Rajkani r/o Khair Din Tehsil Jhatpat.			I	SDM Jhatpat.
24,	Allah Bux s/o Saifel Pthan resident of Rojhan Tehsil Jhatpat.			I	Mir Zafrullah Khan Jamali.

1	2	3	4	5
25,	Lutuf Ali s/o Hamal Ali resident of Rojhan Tehsil Jhatpat.		1	Mir Zafrullah Khan Jamali
26'	Paind Khan s/o Khar Khan of Deh Gazi Tehsil Jhatpat,		1	Mir Nabi Bux Khose.
27,	Mazar Khan s/o Abdur Rehman Brohi Deh Gazi Tehsil Jhatpat		1	—
28,	Mohd Murad s/o Qadir Bux Brohi, Goth Azam Khan Tehsil Jhatpat.		1	NT Jhatpat Haji Azar Khan Khosa.
29,	Mohd Karim s/o Wazir, Brohi, Goth Azam Khan Tehsil Jhatpat.		1	—
30,	Pir Mohd s/o Wazir Brohi Goth Azam Khan Tehsil Jhatpat		1	—
31,	Tariq Iqbal s/o Abdur Rehman, Khosa, Jhatpat.		1	NT, Jhatpat, MirAzarKhanKhosa
32,	Mohd Usman s/o Lutuf Ali, Khosa Raji of Tehsil Jhatpat.		1	Azar Khan Khosa. NT. Jhatpat/Khan Mohd Khosa.
33,	Gul Beg s/o Bheram, Humwani Dangda of Tehsil Jhatpat.		1	-do-
34,	Khan Mohd s/o Haji Faiz Mohd, Khosa Nauzbanda Tehsil Jhatpat.		1	-do-
35,	Sohba s/o Allah Dina Jamali of Rojhan Tehsil Jhatpat		1	NT. Jhatpat/Mir Taj Mohd Khan Jamali.
36,	Wali Mohd Hassan Kazani, Deh Kazani, Tehsil Jhatpat		1	Mir Nabi Bux Khan Khosa.
37,	Mubhan Khan s/o Bhar Khan, Gajani, of Tehsil Jhatpat.		1	-do-
38,	Mitha s/o Ali Sher Bambal Deh Gazi Tehsil Jhatpat		1	-do-
39,	Ghulam Qadir s/o Qadir Bux, Gola Chowkidar Mioro Jhatpat.		1	Addl. Engineer Mioro Sukkur.

1	2	3	4	5	6
40,	Haji Nawab s/o Andal Jamali of Usta Mohd.			1	—
41,	Shah Ali s/o Lashkar Gajani Deh Goranari, Jhatpat.		1		—
42,	Abdul Karim s/o Shaban Deh Goronari, Jhatpat.		1		—
43,	Rustum s/o Khabar Khan Deh Goranari, Jhatpat.		1		—
44,	Abdul Ghani s/o Mengla, Deh Goranari, Jhatpat.		1		Mir Nabi Bux Khan Khosa.
45,	Chanan Shah s/o Qurban Hussain Shah H. C. Police Jhatpat			1	DSP. Jhatpat.
46,	Badala Khan s/o Amir Bux of Usta Mohd.			1	Mir Abdul Nabi Khan Jamali
47,	Rahim Bux s/o Mohd Bux Goth Jalal Khan, Usta Mohd.			1	XEN Feeder Canal Div:
48,	Kohi Khan s/o Fazal Mohd Goth Khairullah, Usta Mohd.			1	Mir Abdul Rehman Khan, Jamali
49,	Nek Mohd s/o Qameruddin, Gajani of Goranari, Tehsil Jhatpat			1	—
50,	Manzoor Ahmed Khan s/o Abdul Rashid, Khose Sohbatpur, Jhatpat.			1	Mir Abdul Rashid Gola, Jhatpat
51,	Rasul Bux Khan s/o Mir Gul Khan Sohbatpur, Tehsil Jhatpat.			1	-do-
52,	Mohd Ismail s/o Mufsaila Bundrani s/oGoth Dana Khan, Tehsil Jhatpat			1	—
53,	Asad Khan s/o Sharif Mohd Rind r/o Hamal, Tehsil Jhatpat.			1	—
54,	Aligul s/o Mundost Gajani of Goranari, Tehsil Jhatpat.			1	—

1	2	3	4	5	6
55.	Maulavi Nur Mohd s/o Maulavi Abdul Ghafur, Khose Usta Mohd.			I	—
56.	Gulzar Hussain s/o Umar Hayat, Khiljee, Jhatpat.			I	DSP, Jhatpat
57.	Sikander s/o Mohd Alam, Jamali, Rojhan Tehsil Jhatpat.			I	Mir Taj Mhhd Khan Jamali.
58.	Miandad s/o Jhanda lashari of Tajpur Tehsil Jhatpat.			I	Mir Taj Mohd Khan Jamali.
59.	Towakal s/o Ahmed, Magassi, r/o Aliabad Tehsil Usta Mohd.			I	Sardar Yar Mohd Khan Jamalj.
60.	Ghulam Akbar s/o Mohd Sharif, Jamali Goth Haider, Usta Mohd			I	Dr. Abdul Hay Baluch MNA/SHO Jhatpat.
61.	Mohd Bux s/o Mohd Ismail, Magassi Kotar Office ACO Jhatpat.			I	Asst. Colonization Officer Jhatpat.
62.	Khuda Bakhsh s/o Malung Bara r/o Deh Dheran Tehsil Jhatpat.			I	Tehsildar Jhatpat Mir Ahmed Khan Bugti.
63.	Sher Ali s/o Or Khan, Sandrani Tehsil Usta Mohd.			I	Tehsildar Usta Mohd.
64.	Bhawuddin s/o Sowali Brohi, r/o Lakhbara, Usta Mohd.			I	Sardar Yar Mohd Khan Jamali
65.	Ali Nawaz s/o Dhani Bux Bilal. Usta Mohd.			I	Tehsildar Usta Mohd
66.	Mohd Aslam s/o Ch. Ghulam Haider, Kalachi, Driver, Wazirabad Gujranwala.			I	Supdt: Bagh Cattle Baluchi Sheep Farm
67.	Mohd Bakhsh Mujahid s/o Behram Khan Abru of Usta Mohd.			I	—
68.	Saifullah slo Gul Mohd Jamali r/o Goth Haji Sobha Usta Mohd.			I	Mir Taj Mohd Khan Jamali Rojhan.
69.	Allahdad s/o Durrani Bilal, Teacher Rojhan Jhatpat.			I	District Inspector of Jacobabad

1	2	3	4	5	6
70.	Rehmat Khan s/o Imam Din, Pathan of Jhatpat.			1	—
71.	Karimina s/o Gandi Gajani r/o Goth Dana Khan, Jhatpat.			1	Mir Asad Khan Kazani
72.	Khawand Bakhsh s/o Noor Mohd Ramdani r/o Pinafi. Jhatpat.			1	Dr, Abdul Hay Baluch MNA/HO, Jhatpat
73.	Ismial s/o Allah Dad, Gajani r/o Goranari; Tehsil Usta Mohd.		1		—
74.	Mohd Ayaz s/o Mohd Hayat, Govt. Contractor, Jhatpat.			1	—
75.	Pir Bux s/o Gaman Khan, Khosa, r/o Hamel Jhatpat.			1	Mir Taj Mohd Khan Jamali
76.	Attaullah s/o Khaliqdad Kanwar of Kanwer, Jhatpat.			1	Mir Abdul Aziz Khan Gola Sohbat-pur,
77.	Allah Dina Khan s/o Khair Mohd Daya r/o Sohbatpur, Jhatpat.			1	Mir Abdul Aziz Khan Gola Sohbat-pur.
78,	Nasir Ahmed s/o Jam Khan, Khosa Deh Noorpur, Jhatpat.			1	Ghulam Rasul Khan Bambal, Jhatpat,
79,	Bango Khan s/o Rehan Khan of Goranari Tehsil Jhatpat.			1	Mir Zafrullah Khan Jamali.
80,	Abdul Qadir s/o Mir Mohd of Goranari, Tehsil Jhatpat			1	-do-
81,	Sardar Khan s/o Mohd Khan Pathan Tehsil Jhatpat			1	SHO Jhatpat,
82,	Mohd Amir Khan s/o Sher Mohd Khan, Pathan Niazi of Jhatpat.			1	-do-
83,	Murad s/o Allah Waraya Baghiri, Rojhan Tehsil Jhatpat			1	—
84,	Karam illahi s/o Ghulam Mohd, Araeen, Govt Servant, Chek No. 337, Bhawalnagar			1	DSP, Jhatpat/SHO Jhatpat.

1	2	3	4	5	6
85.	Ronaq Ali s/o Hakim Ali, Kohkar, Senior Clerk, Town Committee Usta Mohd			1	Secy; Town Committee
86.	Khargi s/o Hassain, Gajani of Goranari Tehsil Jhatpat			1	—
87.	Ibrahim Khan s/o Meeri Khan, Gajani Tehsil Jhatpat			1	—
88.	Sakhiya s/o Batoki Khan Gajani, Tehsil Jhatpat			1	—
89.	Mohd Ayub s/o Muradhan, Chauhan, Rajput Police Thana			1	SHO Usta Mohd.
90.	KR Islam Nabi Khan s/o Azam Ali Khan, Rajput, Manager ADBP Jhatpat			1	Manager Agriculture Bank Jhatpat.
91.	Khair Jan s/o Noor Mohd Jamali of Jhatpat		1		Dr. Abdul Hay Baluch MNA.
92.	Shahbaz s/o Maulidad, Umerani of Khartar Tehsil Jhatpat			1	Tehsildar Jhatpati
93.	Haji Mohd Umer s/o Somer Baluch Jhatpat			1	—
94.	Liaqat Ali Shah s/o Syed Ali Shah r/o Khairleed Tehsil Jhatpat			1	Sardar Yar Mohd Khan Jamali.
95.	Ali Nawaz s/o Bhail Khan, Nandwani Deh Bhati Tehsil Jhatpat			1	Mir Nabi Bakhsh Khosa.
96.	Ismail Khan s/o Bangul Khan Baleedi Jafferi, Jhatpat			1	-do-
97.	Saifur Rehman s/o Nek Mohd, Chauhan Chek No: 27—11 Distt: & Tehsil Saiwal			1	PSI Jhatpat.
98.	Mohd Zafar s/o Mohd Boota Chek No. 27—11 Distt: & Tehsil Saiwal			1	-do-
99.	Nahtel s/o Jalaluddin, Shopkeeper Mian Chunnu			1	—do—

1	2	3	4	5	6
100.	Kala Khan s/o Mohd Ali Para Chek 115 New Jhatpat			1	DSP Jhatpat.
101,	Mohd Zaman s/o Abdul Razaq Qureshi, Tehsil Haripur Hazara, HC Jhatpat			1	SHO Sonheri
102.	Nasir s/o Karam Din Butt, Shopkeeper, Jhatpat			1	NT Jhatpat.
103.	Ghulam Haider s/o Pir Mohd Baluch Deh Ahmedleed Tehsil Jhatpat			1	—
104.	Alidad s/o Donger Mukrani of Gorwanari Tehsil Jhatpat			1	—
105.	Mir Mohd s/o Mehrab Khan, Lehri Deh Nasirabad Jhatpat			1	Haji Jam Khan Bhanger Jhatpat.
106.	Haji Taj Mohd s/o Haji Gul Mohd, Kinrani Deh Laee, Tehsil Jhatpat		1		Mir Nabi Bakhsh Khan Khosa.
107.	Ismail s/o Alladad Gajani, Tahsil Jhatpat		1		-do-
108.	Noor Khan s/o Garif Khan, Bhati BPR Police Line Quetta now Jhatpat			1	DSP. Quetta.
109.	Rahim Bux s/o Ghaus Bux Bhanger of Goranari, Tehsil Jhatpat			1	—
110.	Ali Mohd s/o Sorab Khan Dag r/o Goth Karam Khan Dag Tehsil Jhatpat			1	Mir Shahnawaz Khan Sahib Shelani. Mehrab pur.
111.	Mohd Siddiq s/o Mohd Ali, Head Constable Police Tahan Jhatpat.			1	PSI Jhatpat.
112.	Hidayatullah s/o Juma Khan Rind of Jhatpat.			1	Tehsildar Jhatpat.
113.	Ahmed Khan s/o Ghulam Mohd Awan, Constable Police Thana Jhatpat.			1	SHO Jhatpat.
114.	Haji Khan s/o Dil Murad, Brohi Deh Beron Tehsil Jhatpat.			1	-do-

1	2	3	4	5	6
115.	Fauj Ali s/o Karim Dad Hemwani Jamali r/o Tajpur Jamali Tehsil Jhatpat.			1	-do-
116.	Mohd Zarbakht Khan s/o Fateh Mohd HC Police Thana Jhatpat.			1	DSP. Jhatpat,
117.	Khadim Hussain s/o Mohd Fazil, Amdani r/o Deh Nauzband Tehsil Jhatpat.			1	Abdur Rashid Khan Kohsa.
118.	Mohd Bux s/o Mohd Hassan Samat resident of Deh Mohdali leed Jhatpat.			1	Tehsildar Jhatpat.
119.	Noor Mohd s/o Lashkar Khan Rind Sibi Jadeed, Usta Mohd.			1	Mir Shanawaz Khan Shelani Mehrabpur.
120.	Ghulam Mohd s/o Mohd Afzal, Rind Sibi Jadeed, Usta Mohd.			1	-do-
121.	Mehrulla s/o Piral, Sibi Jadeed Usta Mohd.			1	-do-
122,	Ellahi Bux s/o Mohd Nazer Rind Sibi Jadeed, Usta Mohd.			1	-do-
123,	Ikhtiar Khan s/o Lasjkar Khan Rind, Sibi Jadeed Usta Mohd.			1	-do-
124,	Abdul Fatha s/o Sewa Khan Jamali chek No. 1 Tehsil Jhatpat.			1	—
125,	Nasrullah s/o Mohd Ibrahim, Khosa rasident of Muradali Tehsil Jhatpat.			1	SHO Jhatpat.
126,	Abdur Rehman s/o Mithiyan Gola. Goth Abdur Rashid Tehsil Jhatpat.			1	Mir Nabi Bux Khan Khosa Khair Din Jhatpat.
127,	Miral Khan s/o Khoee Khan, Gajani of Goranari, Jhatpat.			1	-do-
128,	Sultan s/o Imam Bux Khosa r/o Garonagr, Jhatpat.			1	—
129,	Somer Khan s/o Behram Khan, Bjagar, Goth Mir Nabi Bux Khan, Jhatpat			1	Mir Nabi Bux Khan

1	2	3	4	5	6
130,	Mohd Ali s/o Khuda Bux, Lashari, Goth Hamel, Jhatpat.			1	SHO Jhatpat mir Allah Yar Khan.
131,	Lal s/o Raees Ghanwar Khan Panhar Deh Zada gadh Usta Mohd.			1	—
132,	Ali Hassan s/o Ghulam Nabi Gishkori of Jadheer, Jhatpat.			1	Tehsildar Jhatpat. Dusanain Khan Gishkori
133,	Fazal Din s/o Qamer Din Khosa, Deh Nurever Jhatpat.			1	Mir Nabi Bux Khan Kohsa.
134,	Haji Mian Dad s/o Jodaba Khan, Somro Deh Ahmed Khan Gola, Jhatpat.			1	SHO Sanheri.
135,	Shah Bux s/o Nabi Bux Khosa, r/o Hamel Jhatpat.			1	Mir Nabi Bux Khan Kohsa.
136,	Mohd Salah s/o So Khan Gola Deh Bero, Jhatpat.			1	SHO Jhatpat.
137,	Rehmatullah s/o Dilawar Khan Gajani of Goranari, Jhatpat.			1	Mir Nabi Bux Khan Kohsa
138,	Mir Mohd s/o Oat Lashari, Chowkidar Irrigation, Jhatpat.			1	EAC Jhatpat.
139.	Abdul Latif s/o Haji Lobat Khosa Deh Nasirabad Jhatpat.			1	SHO Jhatpat/ Wadera Dilmurad Khan.
140,	Arz Mohd s/o Dil Murad Rind, Deh Nasirabad, Jhatpat.			1	Tehsildar Jhatpat/ SHO/Jhatpat.
141,	Mohd Ramzan s/o Faqir Mohd Raoja, Jhatpat.			1	NT Jhatpat.
142,	Abdur Rahim s/o Gul Mohd Gishkori Deh Jadheer Tehsil Jhatpat.			1	—
143,	Master Mir Mohd s/o Amir Baksh Bial School Master, Deh Danb Tehsil Jhatpat.			1	SHO Jhatpat.
144,	Mohd Usman s/o Awal Khan Brohi Deh Jadher Jhatpat.			1	Tehsildar Jhatpat

1	2	3	4	5	6
145,	Mohd Khan s/o Saleh Mohd Gishkori r/o Mul Tehsil Sibi, Now Jhatpat,	1	-do- / Tehsildar		
146,	Haji Khan s/o Ali Mohd Lehri r/o Jadheer, Tehsil Rojhan.	1	SHO Jhatpat.		
147,	Mohd Ibrahim s/o Ali Mohd, Lehri r/s Jadheer, Tehsil Rojhan.	1	Tehsildar Jhatpat		
148,	Gulan s/o Atta mohd Dag, Goth Dag Tehsil Rojhan.	1	Sardar Yar Mohd Khan Jamali		
149,	Gulab s/o Maula Dad Jamali r/o Bakhra, Usta mohd.	1	Mir Zafrullah Khan Jamali.		
150,	Ghulam Mustafa s/o Abdul Aziz, Khosa Goth Khud Jhatpat.	1	SHO Jhatpat.		
151,	Ali Hassan s/o Mehrab Khosa, Goth Samandder Khan, Jhatpat.	1	SHO Jhatpat/ Abdul Hamid Khosa Sadar NAP.		
152,	Mir Haibat Khan s/o Mir Azada Khan Marri Shalwari now Usta	1	Tehsildar Usta.		
153,	Allah Waraya s/o Khair Mohd, Umerani Deh Nasirabad Tehsil Jhatpat.	1	SHO Jhatpat/Mir Allah Yar Khan Khosa		
154,	Mullan Danggala s/o Budha, Khosa, Goth Abdul Aziz, Jhatpat	1	Abdul Hamid Khosa Sadar NAP Jhatpat		
155,	Sada Bux s/o Allaho, Kirani, Goth Data Khan Jhatpat	1	SHOs. Sunheri & Jhatpat		
156,	Hazer Khan s/o Manjee Khan Gola, Jhatpat	1	SHO & Tehsildar Jhatpat		
157,	Mohd Ashraf s/o Samander Khan Gajani of Goranari, Jhatpat	1	Mir Zafrullah Khan Jamali		
158,	Ghulam Ali s/o Noor Mohd, Kirani Jhatpat	1	Mir Shahnawaz Khan Shelani		
159,	Mohd Alam s/o Lashkar Khan, Brohi, Deh Kharter, Jhatpat	1	Tehsildar Jhatpat/ Abdul HamidKhosa		

1	2	3	4	5	6
160,	Adam s/o Mohd Amin Brohi, Deh Kharter, Jhatpat			1	-do-
161,	Jalal Din s/o Taj Mohd Kirani, Deh Kirani Jhatpat			1	SHO Sunheri/Mir Nabi Bux Khosa
162,	Ali Sher s/o Imam Bux Panhar, Khairpur Jamali, Usta Mohd			1	SHO Usta/Mir Tair Khan Jamali Usta
163,	Nabi Dad s/o Ali Gul, Brohi, Rojhan, Jhatpat			1	NT Jhatpat SHO Jhatpat
164,	Gul Hassan s/o Wali Mohd, Brohi of Rojhan, Jhatpat			1	-do-
165,	Ali Dost s/o Wali Mohd Brohi, Rojhan. Jhatpat			1	-do-
166,	Qadir Dad s/o Mohd Khan Mengal, r/o Hamal Jhatpat			1	Tehsildar Jhatpat/ Sardar Yar Mohd Khan Jamali
167,	Alif s/o Honda, Kanrani Goth Dina Khan, Kirani Jhatpat			1	SHO Sunheri/Asad Khan Kirani
168,	Khair Mohd s/o Abdul Hameed Khosa, resident of Durgi Jhatpat			1	SHO Jhatpat/Mir Nabi Bux Khosa
169,	Khamisa s/o Lowang Abro of Sohbat pur Jhatpat			1	SHO Jhatpat/Mir Nabi Bux Khosa
170,	Maula Bux s/o Bahadur, Gola Govt. Servant, Jhatpat			1	Medical Officer, Jhatpat
171,	Tillo Khan s/o Gul Khan Hamwani, Deh Dangro Jhatpat			1	Mir Zafarullah Khan Jamali
172,	Abdul Karim s/o Walidad, Brohi of Tehsil Usta			1	SHO Usta
173,	Bhuta Khan s/o Darya Khan, Bhatti of Jhatpat			1	Tehsildar Jhatpat/ SHO Jhatpat
174,	Mohd Umer s/o Hussain Bux, Marri Jhatpat			1	-do-

1	2	3	4	5	6
175,	Ali Nawaz s/o Khaee Khan Bandrani r/o Kharter Jhatpat			1	-do-
176,	Abdul Majid s/o Aziz Gajani r/o Goranari, Jhatpat.		1		Mir Nabi Bux Khosa.
177,	Kashmir s/o Haji, Gajani Goranari, Jhatpat.			1	NT Jhatpat.
178,	Faqir Mohd s/o Kando Bambal r/o Khairdin Jhatpat.			1	—
179,	Lal Mohd s/o Dingo Bambal, r/o Khairdin Jhatpat.			1	—
180,	Alla Waraya s/o Mohd Khan, r/o Khairdin, Jhatpat.			1	—
181,	Taja s/o Somar Bambal r/o Khairdin Jhatpat.			1	—
182,	Habibullah s/o Mohd Rahim Kirani Deh Kirani.			1	—
183,	Jamal Din s/o Mian Dad, Berani, Goranari, Jhatpat.			1	—
184,	Mohd Nawaz s/o Mir Mohd Brohi, Goranari, Jhatpat.			1	—
185,	Abdul Bahri s/o Samander, Gajani, Goranari Jhatpat.			1	—
186,	Nabi Bux s/o Bhora Bamal Khairdin, Goranari, Jhatpat.			1	—
187,	Manjhi s/o Khabad Samat, Khair din, Jhatpat.			1	—
188.	Musa s/o Dhanimirta, Bambal, r/o Khairdin, Jhatpat			1	—
189,	Nek Mohd s/o Gulzar Nanuri, r/o Khairdin Tehsil Jhatpat.			1	—

1	2	3	4	5	6
190.	Mohd Ramzan s/o Bandast Samat, r/o Khairdin Jhatpat.			1	—
191.	Azar Khan s/o Rahim Bux, Brohi, Khairdin Jhatpat.			1	—
192.	Abdul Nabi s/o Mir Mohd Khosa, of Khairdin, Tehsil Jhatpat.			1	—
193.	Qadir Bux s/o Mohd Salah, Kanower Goranari, Jhatpat.			1	—
194.	Sewa Khan s/o Kiman, Humwani Jamali Usta Mohd.			1	SHO U ta.
195.	Mohd Yusuf s/o Lal Mohd Brohi, Khairado Jamali Usta Mohd.			1	—
196.	Faqir Shah s/o Sadiq Ali Shah, Bukhari, Police Thana Sunheri,			1	SHO Sunheri.
197.	Mafil s/o Yar Mohd Khosa of Goranai, Jhatpat			1	—
198.	Raees Jum s/o Phelawan Dushti r/o Manpur, Tehsil Usta Mhd.			1	Sardar Yar Mohd Khan Jamali.
199.	Khair Mohd s/o Haji Langani of Jaferabad Jamali, Usta Mohd.			1	Sardar Yar Mohd Kahn, Jamali.
200.	Rahim Bux s/o Mohd Issa of Daya Town Committee Usta Mohd.			1	"
201.	Allah Dinna s/o Bhota Khan, Bilal r/o Allahabad, Usta Mohd.			1	SHO Usta.
202.	Fauju s/o Beerak, Hajwani Jamali Goth Sobna Usta Mohd.			1	"
203.	Nur Khan s/o Bhora Khan Gajani Malapur, Jhatpat.			1	SHO Sunheri.
204.	Bhango s/o Rihan Khan, Gajani, Malapur Jhatpat.			1	"

1	2	3	4	5	6
205,	Bakhtiar s/o Faqir Mohd, Gajani Malapur Jhatpat.			1	,,
206,	Qasim Shah s/o Ghulaw Duran Shah Malapur Jhatpat.			1	,,
207,	Ghulam Hussan s/o Maula Bakhsh Lashari Check No. 1, Jhatpat.			1	—
208,	Khakan Shah s/o Syed Hussan Shah, Syed Bhag Narai Farm, Jhatpat.			1	Supdt. Farm Usta Mohd.
209,	Khan Mohd s/o Mohd Afzal, Brohi, of Jhatpat.			1	SHO Jhatpat.
210,	Ali Hussan s/o Haji Mohd Khan, Gajani of Goranari, Jhatpat.			1	SHO Sunheri
211,	Sodha s/o Sawal Gajani of Goranari Jhatpat.			1	,,
212,	Sabir s/o Ellahi Bux, Khosa of Mumal Tehsil Jhatpat.			1	SHO Jhatpat.
213,	Lal Bux s/o Qader Bux Kirani of Deh Kirani, Jhatpat.			1	,,
214,	Allah Dinna s/o H. Mirza of Kote Marri Usta Mohd.			1	SHO Sunheri/Mir Nabi Bakhsh Khosa
215.	Suleman Hussain s/o Dr Akhtar Hussain Raipur Kirani now Jhatpat.	6		1	—
216,	Mehrullah Khan s/o Sharbat Jatak Brohi Tehsil Usta Mohd.			1	Sardar Yar Mohd Khan Jamali.
217,	Haji Khan s/o Nabi Bux, Gondal Goth Shahida Usta Mohd.			1	Mir Shah Nawaz Khan Shelani.
218,	Piyaro Khan s/o Jamal Khan, Goth Shahida, Usta Mohd.			1	,,
219,	Mohd Hashim s/o Faiz Moud Joya Goth Shahida Usta Mohd.			1	,,

1	2	3	4	5	6
220.	Karam Ali s/o Jam Khan Goth Shahida Usta Mohd.			1	"
221.	Ghulam Akber s/o Ghulam Qadir Bhanger Goth Chandya, Usta Mohd.			1	Sardar Yar Mohd Khan Jamali.
222.	Nawab s/o Dosteen, Kabrani Jamali of Rojhan, Jhatpat.			1	"
223.	Farid s/o Shahdina Deh Kirani Jhatpat.			1	"
224.	Bandhi s/o Hura Khosa of Mumal Tehsil Jhatpat			1	SHO Sunheri
225.	Asad Khan s/o Wahid Bux Khosa of Hamul Tehsil Jhatpat			1	Sardar Yar Mohd Khan Jamali
226.	Mohd Ismail s/o Faqir Mohd Rakhshani Brohi Deh Noor Mohd, Jhatpat			1	—
227.	Abdul Khaliq s/o Shaker Khan, Brohi of Deh Noor Mohd, Jhatpat			1	—
228.	Shah Mohd s/o Abdul Chaliq Jamali of Rojhan Jhatpat			1	—
229.	Itabar s/o Sherbat, Kirani Banur, Jhatpat			1	SHO Sunheri/Asad Khan Kinrani
230.	Gul Hassan s/o Haji Ahmed Khan Jamali Goth Ahmed Khan Tehsil Usta			1	—
231.	Abdul Majid s/o Naurang Barru, of Gujj Tehsil Usta			1	NT Jhatpat/Mir Shahnawaz Khan Jamali
232.	Mir Gul Mohd Khan s/o Mir Mohd Khan Manjhai Khosa Manjhapur Jhatpat			1	—
233.	Murid Khan s/o Imam Bux, Gishkori Jadheer, Jhatpat			1	SHO Jhatpat/Tehsildar Jhatpat
234.	Ali Bux s/o Qadir Bux Gishkori Jadheer Jhatpat			1	SHO Jhatpat

1	2	3	4	5	6
235,	Mohd Shaban s/o Gulzar Mughari of Hamul Jhatpat			1	NT Jhatpat/Mir Allahyar Khan Khosa
236,	Mohd Alam s/o Sawan Khan, Panhar, Goth Khawa Jhatpat			1	SHO Sanheri
237,	Issa s/o Muradhan, Zerkani r/o Bager Jhatpat			1	-do-
238,	Gulah s/o Allah Dino, Goth Wali Mohd Usta			1	Mir Shah Nawaz Khan Selani
239,	Saeed Khan s/ Dhani Bux Rind Usta Mohd			1	-do-
240,	Dilawar Khan s/o Ali Bux Meerali of Jhatpat			1	Tehsildar Jhatpat
241,	Juma Khan s/o Fauj Ali Rozrani Jamali of Rojhan, Jhatpat			1	TehsildarJhatpat Mohib Ali Khosa
242,	Haji Khan s/o Meerajan Marri, allahbuzd Jhatpat			1	N/TehsildarJhatpat & Secy: NAP, Nasir-abad.
243,	Arbab s/o Abdur Rehman, Dig r/o Sikander Shakh, Tehsil Jhatpat			1	—
244,	Arz Khan s/o Qadir Bux Kizani Deh Kazani Jhatpat			1	SHO Sanheri
245,	Khamisa Khan s/o Mohd Azam, Khinar of Ghari, Tehsil Jhatpat.			1	Mir Abdur Razaq Gola, Jhatpat.
246,	Sohbat s/o Darown, Babar Jamali Tehsil Usta.			1	Tehsildar/SHO Usta,
247,	Mir Hassan s/o Maula Dad Tilgiyani Gandaskhs, Usta Mohd.			1	—
248,	Durrani Khan s/o Abdur Rehman, Dag Sikandar Shakh, Jhatpat.			1	—
249,	Mir Mohd s/o Lal Bux, Pilal, Ali-abad Tehsil Usta.			1	SHO Usta.
250,	Muhd Sharif s/o Budha Mirkhanzai, Brohi, Usta Mohd.			1	Mir Shah Nawaz Khan Shelani

1	2	3	4	5	6
251,	Miran Khan s/o Nauzband Shelwani Deh Baro, Jhatpat.			I	—
252,	Saindono s/o Bao Gajani, Deh Goranari Jhatpat.			I	—
253,	Qaimdin s/o Mirza Khan Marri, Patwari, now Usta Mohd.			I	—
254,	Imam s/o Kanoher, Sohbatpur, Jhatpat.			I	Mir Abdul Aziz Khan Gola Jhatpat.
255,	Mohd Sadiq s/o Mehtal Kathar Jhatpat.			I	,,
256,	Mohd Ayub s/o Haji Jhakra Kathar Jhatpat.			I	,,
257,	Hidayatullah s/o Mehran, Khosa Jamali Jhatpat.			I	Haji Mirdad Khan Jamali Rojhan
258,	Jaffar s/o Shah Murad Shalani Jamali Jhatpat.			I	—
259,	Khawand Bux s/o Habibullah Tunue Usta.			I	Mir Shahnawaz Khan Shelani.
260.	Haqdad s/o Madad Khan Humwani, Tajpur, Jhatpat.			I	NT Jhatpat.
261,	Allah Rakla s/o Khabra Kazani of Goranari, Jhatpat.			I	SHO Sunheri.
262,	Ghulam Rasul s/o Abdullah Lashari, Tehsil Jhatpat.			I	—
263,	Mohd Sharif s/o Haji Qabil Jamali, Goth Nur Mohd. Usta.			I	Mohd Murad Khan Jamali.
264,	Wahid Bux s/o Miral Jamali, Mohabatpur Jhatpat.			I	Sardar Yar Mohd Khan. Jamali.
265,	Mir Ghulam Ali Khan s/o Haji Faqir Bux Khan, Jamali Usta Mohd.			I	—

1	2	3	4	5	6
266.	Mir Raza Ali Khan Haji Faqir Bux Khan Jamali Usta Mohd			I	—
267.	Mir Jan Myhd Khan s/o Nur Mohd Khan Jamali Usta Mohd.			I	—
268.	Sanol Khan s/o Tgya Khan, Gajani Deh Goranari, Usta Mohd.			I	—
269.	Mir Abdul Nabi Khan s/o Haji Mir Faqir Bux Khan Jamali Usta Mohd.			I	—
270.	Juind s/o Mohd Bachal. Lund, Baluch Deh Shahbaz, Jhatpat.			I	—
271.	Yalya Khan s/o Abdullah Sasooli Naubatpur: Jhatpat.			I	Mir Zafarullah Khan Jamali
272.	Ali Hassan s/o Qadir Bakhsh,Brohi, Mengal, Kot Lashker. Usta Mohd			I	"
273.	Ali Goher s/o Mir Wli Mohd Khan, Jamali, Goth Khwa, Usta Mohd.			I	—
274.	Abdul Majid s/o Gul Khan, Brohi Mengal Deh Kirabanari, Usta Mohd			I	Mir Zaferullah Khan, Jamali.
275.	Azim s/o Said Khan, Brohi r/o Nihal Kote, Jhatpat.			I	Haji Mohd Murad Khan Jamali.
276.	Sachal s/o Mewa Khan Brohi r/o Nihal Kote, Jhatpat.			I	"
277.	Sher Mohd s/o Band Ali Brohi r/o Nihal kote, Jhatpat.			I	"
278.	Shaheen s/o Shabuddin r/o Manjhipur Jhatpat.			I	—
279.	Mohd Jumma s/o Mohd Bachal Pilal Manager National Bank Usta.			I	—
280.	Bakhtiyar s/oh Mohd Bux Abra Rahimabad, Tehsil Jhatpat.			I	Mir FazalurRehman Khan Gola Jhatpat,
281.	Maula Bux s/o Qabil Khan Rind, Baluch Reh Nasirabad, Jhatpat.			I	—

1	2	3	4	5	6
282,	Abdul Fatah s/o Qadir Bux, Malghani Sohbatpur, Jhatpat.			1	Mir Zaferullah Khan Jamali Rojhan
283,	Ali Nawaz s/o Mohd Ali, Inter, r/o Khairdin Jhatpat.			1	Mir Nabi Bux Khan Khosa.
284,	Rahim s/o Aban, Tanuri of Khairdin Jhatpat.			1	-do-
	Total :-	91	207	418	